سیاہ تتلیاں
SYAAH TITLYAN
عروج نواب کیانی
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

سیاہ تتلیاں

از

عروج نواب کیانی

www.novelsclubb.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور بہت رحم کرنے والا ہے

سیاہ تتلیاں

حقیقت وہی جانے جو متجسس ہوئے

قرار وہی پائے جو مضطرب ہوئے

www.novelsclubb.com

مٹ گئے وہ جو منکر ہوئے

جاویداں بنے وہ جو متشکر ہوئے

وہ بھٹک گئے جو تارک قرآں ہوئے

وہ سنور گئے جو تارک الدنیا ہوئے

دنیا کی چاہ میں بھٹکتے رہے لوگ

بخش دی انکو وہ جو سنیاسی ہوئے

سیاہ تتلیاں بھی اسی پہر کی ایک کڑی ہے

یہ کہانی ہے تارک الدنیا انسانوں کی

یہ کہانی ہے سنیاسیوں کی۔۔

کہانی سیاہ تتلیوں کی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پریزنٹ ڈے۔

رات نے گہرے سیاہ رنگ کی چادر اوڑھ کر ہر طرف تاریکی پھیلا رکھی تھی گھنے جنگل میں اس وقت ہو کا عالم تھا سخت سردی کے موسم میں کورے اور دھند نے

جیسے پورے جنگل کو لپیٹ میں لے رکھا تھا یخ بستہ ہوائیں اسکے جسم سے ٹکراتی تو وہ کانپ کے رہ جاتی وہ ننگے پاؤں کسی سنسان رستے پر بھاگتی جا رہی تھی اسکے ساتھ سیاہ تتلیوں کا ایک جھرمٹ تھا جو اسکے ساتھ اڑ رہا تھا۔ سردی کی سخت اندھیری رات گھنا جنگل یخ بستہ ہوائیں اور خوف سے تھر تھراتے ہونٹ اور کانپتا جسم وہ بھاگ رہی تھی مگر اس سے بھاگا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

"سیاہ تتلیاں نحوست کی نشانی بری قسمت کی نشانی انہیں اللہ نے نحس بنایا ہے مار ڈالو انہیں۔۔۔۔رکو۔۔۔۔۔"

لوگوں کا ایک ہجوم اسکے پیچھے دوڑ رہا تھا۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور ٹھوکر کھا کر گری تھی اٹھنا مشکل ہو رہا تھا ہجوم قریب آنے کو تھا۔

www.novelsclubb.com

"بھاگو ان سے یہ تمہیں مار دیں گے یہ لوگ نا سمجھ ہیں تم انکی باتوں پہ دھیان مت دو بھاگو۔۔۔۔"

اسکی پشت سے آواز آئی تھی وہ دیکھ نہیں پائی تھی کون بول رہا تھا وہ اس ہجوم سے نظریں نہیں ہٹا پا رہی تھی۔

"اللہ نے بنایا ہے مجھے منحوس سیاہ تتلی مجھے مر جانا چاہیے میں کب تک بھاگوں گی ان لوگوں سے۔۔۔۔۔۔"

وہ بے بس ہو کر بیٹھ چکی تھی۔

"غلط کہہ رہی ہو تم اپنے ساتھ ظلم مت کرو یہ لوگ غلط کہہ رہے ہیں بھاگو تم اٹھو بھاگو۔۔۔۔۔"

کوئی اسے مسلسل اٹھنے کا کہہ رہا تھا مگر وہ وہیں منجمد بیٹھی رہی ہجوم قریب آیا سب نے اس پر چڑھائی کر دی ایک تیز دھار آلے سے اسکے سر پہ وار ہوا تھا۔۔

"آہ۔۔۔۔۔"

وہ درد سے چلائی تھی۔اس نے چلا کر کہا خوف کے مارے اسکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا کمرے میں ایک سکوت چھایا تھا ہوا کی شائیں شائیں کرتی آواز اور کمرے میں گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز کے علاوہ خاموشی تھی۔وہ اٹھ کر بیٹھ گئی وہ اپنے بستر پر موجود تھی اس نے خواب دیکھا تھا اور خواب میں سیاہ تتلیاں۔اسے جلدی سے ان سیاہ تتلیوں کا خیال آیا جو اس نے اپنے گھر میں پال رکھی تھی لیکن جیسے ہی موسم سرد ہونے لگا تھا ایک ایک کر کے وہ سب مر گئی تھیں لیکن ایک آخری تتلی ابھی بھی باقی تھی کیا وہ بھی؟اسکا دل ڈوبا تھا وہ سوال جھٹک کر ننگے پاؤں کمرے سے باہر نکلی اسکے کمرے کا پچھلا دروازہ لان میں کھلتا تھا وہ دروازے سے باہر آئی اور ایک نیٹ سے بنے پنجرے میں گھس گئی یہ اسکا بٹر فلائی ہاؤس تھا جو اس نے اپنے لان میں تیار کر رکھا تھا اپنے موبائل کی لائٹ آن کر کے اس نے پودوں اور پھولوں پر گہری نظر ڈالی اور انہیں ٹٹولنے لگی بہت سے پودے چھانٹنے پر اسے ایک پتے کے اوپر سے سیاہ تتلی ملی لیکن وہ مر چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میری آخری تتلی بھی مر گئی۔"

اس نے سوچا اور اداس ہو کر وہیں بیٹھے دل برا کرنے لگی۔

"اسمارہ کیا کر رہی ہو اس وقت یہاں؟ اندر آؤ جلدی کافی ٹھنڈ ہو رہی ہے" دادی نے اسکے کمرے سے اسے آواز دی تھی اور وہ اندر آ گئی اکتوبر کا مہینہ شروع تھا لیکن رات کے وقت موسم سرد ہو جاتا تھا۔

"دادی آپ اس وقت؟"

وہ مرجھائے چہرے کے ساتھ آتے ہوئے بولی

"تہجد کے لیے اٹھی تھی تمہارے کمرے کی لائٹ آن دیکھی تو آ گئی جانتی تھی میں وہیں ان کیڑے مکوڑوں کی تحقیق میں لگی ہو گی۔ انہوں نے تو تمہیں پاگل کر دینا ہے۔۔۔" دادی کہتے ہوئے اسکے ساتھ اندر آئی۔

اسمارہ آکر اپنے سٹڈی ٹیبل پر بیٹھ گئی اور تتلی کو میز پر رکھ کر دیکھنے لگی"۔دادی میری آخری تتلی بھی مر گئی۔"وہ رونے کو تھی۔

"اچھا ہوا مر گئی کتنی بار سمجھایا ہے یہ کالی تتلیاں نحس ہوتی ہیں جب سے گھر میں پالی تھی تم نے حالت دیکھو اپنی"

دادی نے اسکے سر پر چپت لگائی

"اب اٹھ گئی ہو تو وضو کر لو فجر کی نماز پڑھ کے سونا۔"

"میرا دل نہیں کر رہا دادی"

وہ منہ بنا کر بولی

www.novelsclubb.com

"استغفار کم عقل لڑکی دنیا کے ساتھ ساتھ اللہ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھی ہو تم تو اللہ رحم کرے تم پر تو نہ جانے کیسا زمانہ آگیا ہے ٹھیک کہتی ہے صفا تمہیں سمجھانا ہمارے بس کا کام نہیں رہا۔۔۔"

وہ یہ کہتے ہوئے باہر آگئی تھیں۔

"اللہ رحم ہی تو نہیں کرتا مجھ پر!"

اسمارہ اتنا سا ہاں لے کر اپنی تتلی کا ماتم کرتی رہ گئی۔لیمپ کی روشنی تلے مری تتلی رکھ کر میز پر سر ٹکا کر وہ اس تتلی کو دیکھنے لگی۔

اس تتلی کو دیکھتے ماضی کی کچھ یادیں اس کی آنکھوں کے سامنے جھلملانے لگیں۔

"تتلی دیکھو میں تمہارے لیے کیا لایا ہوں؟" اسکے بابا احمد صاحب گھر میں داخل ہوتے ہی بولے تھے۔

"تتلیاں؟" اداس بیٹھی تتلی جو دوسرے بچوں کو کھیلتا دیکھ رہی تھی تتلیاں دیکھ کر دوڑی چلی آئی۔

www.novelsclubb.com

"ارے احمد یہ سیاہ تتلیاں لے آئے تم فوراً آزاد کرو انہیں جانتے ہو کتنی نحس ہوتی ہیں کچھ عقل ہے میاں؟" اسکی دادی آتے ساتھ ہی دھاڑی تھیں۔

"اماں اب یہ نازک سی تتلیاں کیسے نحس ہو گئی" احمد نے ہاتھ باندھ لئے۔ "کالے رنگ کی ہر چیز بھاری ہوتی ہے یاد نہیں بچپن میں تمہیں ایک بار کالے کپڑے پہنا دیئے تھے کیسے ٹانگ ٹوٹی تھی تمہاری!"

دادی بہت سپر سٹیشئس تھیں۔

"چلو اسمارہ اڑاؤ انکو۔"

۔اسمارہ نے جالی سے بنا باکس قابو کیا ہوا تھا نہ جانے وہ سیاہ تتلیاں اسے اپنے جیسی لگیں تھیں سیاہ رنگ بد صورتی کی علامت بد شگونی کی علامت اور اپنے رنگ کی وجہ سے دھتکاری ہوئی۔

www.novelsclubb.com

احمد حسین اسمارہ کے والد انکو تتلیاں بہت پسند تھیں تین بڑی بیٹیوں کی پرورش کرتے انہیں احساس ہوا تھا کہ بیٹیاں بھی تو تتلیوں کی طرح ہی ہوتی ہیں خوبصورت نازک اور خوشیاں بانٹنے والی سو انہوں نے چوتھی بیٹی یعنی اسمارہ کا نام بڑا سوچ سمجھ کر رکھا اسمارہ خوبصورت تتلی۔ لیکن انکی یہ بیٹی خوبصورت تتلی یعنی اسمارہ بڑی بیٹیوں کی طرح خوبصورت پیدا نہیں ہوئی تھی بلکہ سانولے رنگ کے ساتھ پیدا ہوئی تھی ہمارے معاشرے میں لڑکی ہونا ہی بہت بڑا عذاب ہے اور اسکے ساتھ ایسی کوئی انفرادیت جو اسے لوگوں سے الگ کرے یہ لوگوں کو مشکل سے ہضم ہوتی ہے اسمارہ کو بھی یعنی تتلی کے جیسے اس کے والد نے اسکا نام بہت دل سے رکھا تھا اور وہ اسے اب بھی پیار سے تتلی کہتے ہیں باپ کے لیے اسکی بیٹی بدصورت کہاں ہوتی ہے سو وہ اپنی اس بیٹی سے سب سے زیادہ پیار کرتے تھے۔

"بابا میں انہیں اپنے گارڈن میں رکھوں گی میں نہیں اڑا سکتی ایسے۔۔۔"

چار سال کی اسمارہ نے رونا شروع کر دیا

www.novelsclubb.com

"بہت ہی ضدی اور ہٹ دھرم ہے یہ لڑکی مجال ہے جو کسی کی بات سن لے یہ سب تمہارے لاڈ کا نتیجہ ہے احمد!"

دادی غصہ ہو کے اندر چلی گئی اور باپ بیٹی دونوں گارڈن ایریا کی طرف۔

اسمارہ ماضی کی یادوں سے نکلی اور گھڑی پہ ٹائم دیکھا تو پانچ بجنے والے تھے اسکی آخری تتلی بھی اسے چھوڑ کے جا چکی تھی اسکا بٹر فلائی ہاؤس خالی ہو چکا تھا۔ کہتے ہیں ارد گرد کا ماحول تتلیوں پر بہت گہرا اثر کرتا ہے ہوا میں ذرا سی شدت یا موسم کی ذرا سی شدت انکے لئے خطرناک ہوتی ہے مگر اسمارہ نے ایک اور بات بھی نوٹ کی تھی انسان کی ذات بھی ان پر گہرا اثر کرتی تھی پہلے اسمارہ کا بٹر فلائی ہاؤس تتلیوں سے بھرا رہتا تھا وہ خوش تھی تو اسکے ساتھ تتلیاں بھی خوش تھیں لیکن جب سے یہ اندر سے مر گئی تھی اسکا بٹر فلائی ہاؤس بھی دم توڑنے لگا تھا۔ اسکا درد اس کے اپنوں سے زیادہ اسکی تتلیوں نے محسوس کیا تھا۔ اسمارہ اداس چہرہ لیے پھر سے اپنے بستر میں

www.novelsclubb.com

گھس گئی تھی۔ سونے کے لیے آنکھیں بند کیں تو اذان کی آواز کانوں میں گونجی اسکی آنکھیں کھلیں تھیں مگر دل نہیں وہ کروٹ بدل کر سو گئی تھی۔

اسمارہ کے والد احمد حسین ایک پڑھے لکھے انسان تھے یہاں کچھ خاص نوکری پیشہ نہ ملا تو انہوں نے بیرون ممالک میں قسمت آزمائی کی دبئی، بحرین، ملائشیا کے بعد اب وہ پچھلے انیس بیس سالوں سے ساؤتھ کوریا میں مقیم ہیں وہاں انہوں نے ایک بیوہ سے شادی کر لی تھی وہ ضرورت مند تھی اسے اپنے بزنس اور بچوں کو سنبھالنے کے لیے سہارے کی ضرورت تھی اور احمد حسین اسکے شوہر کے ریسٹورنٹ کے بزنس میں کافی عرصہ انکے ساتھ رہے تھے تو اس نے احمد حسین سے درخواست کی تھی کہ وہ ان سے شادی کر لیں اور ہمیشہ کے لیے انکے بزنس کو دیکھیں ورنہ اسکا دیور اس سے سارا کاروبار چھین لے گا۔ احمد حسین نے کافی سوچ بچار کے بعد اپنا

بھی فائدہ دیکھا تھا تو راضی ہو گیا البتہ اس سے اسکی پہلی بیوی سے تعلقات تھوڑے خراب ہوئے تھے مگر وہ بھی پہلی بیوی کی بے جا ناراضگی کی وجہ سے ورنہ احمد حسین نے اپنی پہلی بیوی یا بیٹیوں کے پیار میں کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی چھ ماہ بعد چکر لگا لیتے تھے فیملی کی ہر ضرورت ہر خواہش کو بخوبی پورا کرتے ہیں اور جب ضروریات کے ساتھ خواہشات بھی پوری ہو رہی ہوں تو اپنوں کی کمی ذرا کم ہی محسوس ہوتی ہے یہی صورتحال تھی احمد حسین کی فیملی کی بھی جسکی چار بیٹیاں ہیں سب سے بڑی عرشیہ جسکی شادی دو سال پہلے ہو چکی تھی وہ کینیڈا میں مقیم تھی۔ وہ یہاں کبھی کبھار ہی آتی تھی۔ اس سے چھوٹی آئلہ تھی بہت خوبصورت اور نازک سی جس نے بمشکل بی اے کیا تھا اور اب گھر میں ہی ہوتی تھی بننا سنورنا نت نئے کپڑے جوتے بس یہی اسکا مشغلہ تھا پھر امل جو تیسرے نمبر پہ آتی ہے امل احمد بی ایس سائیکولوجی کی سٹوڈنٹ تھی۔ اور ایک پرائیویٹ یونیورسٹی میں فائنل ائیر میں تھی۔

www.novelsclubb.com

سب سے چھوٹی اسمارہ جو گلوں شکوں سے بھری ایک سانولی رنگت کی لڑکی ہے جسے معاشرے کے رویے نے بہت سخت دل بنا دیا ہے دوست تو آج تک کوئی نہیں بنا بہنوں سے بھی کٹ کے رہ گئی تھی اسکی سیاہ رنگت اسکے سنہری دماغ پہ بھاری پڑتی تھی ہمیشہ اپنا مذاق بنتے دیکھا تھا ابھی ایک دو سال پہلے کی بات ہے جب اسکی بڑی بہن کی شادی ہوئی ڈے لائٹ میں فنکشن تھا اسی حساب سے سب نے ہلکے رنگوں کے کپڑے بنوائے تھا تھیم کے لحاظ سے اسکی بہنوں اور کزنز نے لیکن اسکی امی نے اسے منع کر دیا یہ کہہ کر کہ ہلکے رنگوں میں اسکا رنگ اور گاڑھا دکھے گا اور رشتہ دار طرح طرح کی باتیں کریں گے کون اس سے منہ لگائے گا کون شادی کرے گا اسے اور پھر اسے ڈارک رنگ کا جوڑا بنوا کر دیا جس کی وجہ سے وہ باقی سب سے الگ لگ رہی تھی اور شادی کے فوٹو شوٹ میں اسی وجہ سے اسکی گنی چنی تصویریں بنی تھی کہ یہ تھیم کے ساتھ میچ نہیں کر رہی۔

www.novelsclubb.com

اس کے پاس کہنے کے لیے صرف شکوے شکایتیں اور سننے کے لئے طعنے اور مشورے تھے سانولی رنگت چہرے پہ اداسی ذہین ترین لیکن اپنوں سے کوسوں دور جسکا مقصد صرف ایک تھا بی ایس ذولوجی کے بعد لیپیڈیار ٹسٹ بننا یعنی تتلیوں اور موتھز کی پڑھائی کرنا ان پر ریسرچ کرنا۔ اسمارہ سب سے چھوٹی تھی مگر حالات نے اسے وقت سے پہلے بڑا کر دیا تھا جبکہ امل گھر بھر کی لاڈلی اور چہیتی ہونے کے باعث سب سے چھوٹی لگتی تھی اور خود اسمارہ بھی اسے چھوٹی بہنوں کی طرح ٹریٹ کرتی تھی۔

بچپن سے اس نے اپنی سانولی رنگت کے باعث خود کو مذاق بنتے دیکھا تھا کوئی کالی کہہ کر بلاتا تو کوئی کلموہی اس کا دل بھی عام لوگوں جیسا تھا جسے تکلیف ہوتی تھی مگر کبھی کسی نے اسکی جگہ خود کو رکھ کر سوچا ہی نہیں تھا اسکے بابا اسے تتلی کہتے تھے وہ چھوٹی ہوتے پوچھتی کہ اسکے بابا نے اسکا یہ نام کیوں رکھا تتلیاں تو بہت خوبصورت ہوتی ہیں وہ تو خوبصورت نہیں ہے تو اسکے بابا کہتے کہ بیٹیاں تتلیاں ہی تو ہوتی ہیں

www.novelsclubb.com

جو ماں باپ کے آنگن کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی ہیں ہلکی سی نرم گرم یا سرد رویے انکو ریزہ ریزہ کر دیتے ہیں جیسے تتلیوں کو ہلکی سی ٹھنڈی ہوا لگ جائے تو وہ زندہ نہیں رہ پاتی لیکن اسمارہ اس جواب سے مطمئن نہیں ہوتی تھی یہ بات اسکی دوسری بہنوں کے لیے تو کہی جا سکتی تھی وہ بہت نازک اور خوبصورت تھیں مگر اسکے لئے ؟؟؟ وہ چپ ہو جاتی لیکن ایک بار ایسا ہوا کہ اس نے بٹر فلائی ہاؤس کی خواہش ظاہر کی تو احمد حسین نے فوراً سے پہلے مان لی اور گارڈن ایریا میں بنوا کر دے دیا وہ اسکے لئے تتلیاں بھی لے کر آئے جن میں کچھ سیاہ رنگ کی تھی تو اسکی دادی اور ماں نے شور مچا دیا کہ یہ تو نحس ہوتی ہیں کالی تتلیاں موت کی علامت بری قسمت کی نشانی انہیں فوراً اڑا دو لیکن اسمارہ نے ایسا نہیں کیا کیونکہ آج اسے وہ سیاہ تتلیاں اپنے جیسے نظر آ رہی تھیں جو اپنے رنگ کی وجہ سے دھتکاری جا رہی تھی

"تم میرے جیسی ہی تو ہو دھتکاری ہوئی دلوں سے نکالی ہوئی سیاہ تتلیاں"

www.novelsclubb.com

اس نے پھولوں کے ارد گرد گھومتی بھاگتی دوڑتی تتلیوں کو دیکھ کر زیر لب کہا تھا۔

صفا بیگم اسمارہ کی امی تھیں وہ اسمارہ کو کچھ خاص پسند نہیں کرتی تھی پہلی وجہ تو یہ تھی کہ اسکی پیدائش کے بعد احمد حسین نے ایک بیوہ کورین عورت سے دوسری شادی کرلی تھی اور صفا بیگم اسکا ذمہ دار اسمارہ کو ٹھہراتی تھیں کہ چوتھی بیٹی اور وہ بھی ایسی تو یہ انکی بری قسمت کا باعث بنی نحس ثابت ہوئی محلے داروں اور رشتے داروں نے ہمیشہ کی طرح مختلف کہانیاں بنائی تھی کہ بیٹے کے لیے دوسری شادی کی کوئی کہتا دولت دیکھ کر بیوہ عورت سے شادی کرلی اور صفا بیگم کانوں کی کچی شوہر پر بھروسہ کرنے کے بجائے اسکی سائیڈ کی کہانی کی بجائے لوگوں کی باتوں کو دل پر لے کر بیٹھ گئی اور شوہر سے تعلقات خراب کر رکھے تھے۔ مرد جب دوسری شادی کرتا ہے تو سب یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ انسان بھی ہے اسکے دل میں بھی کسی کے لیے ہمدردی ہو سکتی ہے کسی کی مدد کا جذبہ پیدا ہو سکتا ہے بس معاشرہ اسے مرد سمجھ کر کہہ دیتا ہے کہ مرد تھا دوسری شادی کی خواہش ہوئی یا پہلی بیوی سے تنگ آیا تو

www.novelsclubb.com

دوسری شادی کرلی۔صفا بیگم آس پاس کی خواتین کی باتوں اور رائے کو بہت غور سے سنتی اور ان باتوں کو ٹھیک بھی سمجھ لیتی اور لوگ احمد حسین نے جو کیا اس کو بھول کر اب اسمارہ کے لیے فکر مند تھے کہ اس بچاری کا کیا بنے گا شکل تو ویسے نہیں دی اللہ نے عادتیں بھی ایسی ہیں کسی سے ملتی نہیں بات نہیں کرتی وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ اسمارہ کو ایسا بنانے میں انہی لوگوں کا ہاتھ تھا۔

صفا بیگم لوگوں کے ڈر سے بیٹیوں کو بس تاکیدیں کرتی یہ کرو وہ کرو ایسا نہ کرو ویسا نہ کرو ورنہ محلے میں باتیں بنیں گی یہ سب باتیں وہ کرتی تھی اور بیٹیوں کے معاملے میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں برتی تھی انہوں نے کبھی کسی بیٹی کو کہیں آنا جانا ہو کوئی کام ہو ساتھ جاتی تھی البتہ اسمارہ کا معاملہ اور تھا وہ اس پر توجہ ذرا کم دیتی تھی لیکن اسمارہ کی دادی وہ پوتیوں میں کوئی فرق نہیں کرتی تھی بلکہ اسمارہ اور امل سے وہ سب سے زیادہ پیار کرتی تھیں اور ہمیشہ اسمارہ کے لیے فکر مند رہتی تھیں۔

فلیش بیک۔

"شخصیت کیا ہے؟

آپ کی شخصیت اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ جب آپ دنیا کے ساتھ تعامل کرتے ہیں تو آپ کیسے سوچتے، محسوس کرتے اور برتاؤ کرتے ہیں۔

زندگی کے بارے میں آپ کا انوکھا انداز ایک کافی مستقل نمونہ بناتا ہے جو دوسروں کے لیے قابل شناخت ہوتا ہے وہ آپکو اس نمونے کی بنیاد پر جانچتے اور آپکے بارے میں تصور قائم کرتے ہیں۔"

بھاری آواز، نرم لہجہ، متناسب جسم جس پر گرے رنگ کی شرٹ پہنے ایک لڑکا سامنے بیٹھے سٹوڈنٹس کو بریفنگ دے رہا تھا۔

"آپ نے کسی کو آپ کے بارے میں کہتے سنا ہو گا کہ وہ "بہت خاموش" یا "گفتگو کرنے والا" ہے، شاید، یا یہ کہے کہ آپ "پر جوش" یا "پر سکون" ہیں۔ وہ بیان کر رہے ہیں کہ وہ آپ کی شخصیت کو کیسے سمجھتے ہیں—آپ کے مخصوص برتاؤ اور

اعمال کو دیکھتے ہوئے۔ جسکی بنیاد پر وہ آپ سے تعلق قائم کرتے ہیں یا آپ سے دوری اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

شخصیت سوچ اور رویے دونوں کو متاثر کرتی ہے۔ کچھ لوگ فرض شناس ہوتے ہیں، اس لیے وہ زندگی میں اپنی ذمہ داریوں کو سنجیدگی سے لیتے ہیں، اور ہمیشہ تیار اور وقت پر دکھائی دیتے ہیں۔ دوسرے زیادہ بے ساختہ اور "بہاؤ کے ساتھ جانے" کو تیار ہیں۔ وہ زندگی کے بارے میں ایک لاپرواہ نقطہ نظر رکھتے ہیں، لیکن بعض اوقات اس میں غیر ضروری خطرات مول لینا یا ذمہ داریوں کو نظرانداز کرنا شامل ہوتا ہے۔"

کلاس میں گہری خاموشی تھی سب سٹوڈنٹس جیسے اسکی باتوں اور اسکی شخصیت میں محو تھے۔

"شخصیت آپ کی سماجی زندگی پر بھی نمایاں اثر ڈال سکتی ہے۔ آپ شاید کچھ ایسے لوگوں کو جانتے ہیں جو ضدی یا جھگڑالو ہیں، جس قسم سے آپ بچ سکتے ہیں کیونکہ وہ

www.novelsclubb.com

آپ کو ہمیشہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ آپ انڈے کے چھلکوں پر چل رہے ہیں۔ پھر ایسے لوگ ہیں جو بالکل برعکس ہیں۔ وہ صبر کرنے والے، سمجھنے والے، اور مدد کے لیے بے تاب ہیں—— جن لوگوں سے مدد کے لیے آپ رجوع کرتے ہیں۔

اس بارے میں سوچیں کہ آپ کی اپنی شخصیت آپ کے سماجی تعلقات میں کیسے کردار ادا کرتی ہے۔ کیا آپ کسی اجنبی کے ساتھ بات چیت کرنے والے شخص کی قسم ہیں؟ یا کیا آپ تعاملات کے لیے زیادہ غیر فعال انداز اختیار کرتے ہیں؟ اس جواب کے آپ کی مجموعی صحت کے لیے وسیع مضمرات ہو سکتے ہیں۔

شخصیت کے آپ کی زندگی، دماغی صحت اور رشتوں کو متاثر کرنے کے بہت سے مختلف طریقوں کو سمجھنے کے لیے، شخصیت کی اقسام اور شخصیت کے خصائص کے درمیان فرق جاننا مفید ہے۔ میں امید کرتا ہوں آپ کو میری پریزینٹیشن سے شخصیت کے تعارف میں مدد ملی ہو گی تھینک یو!"

www.novelsclubb.com

اس نے دیئے گئے ٹاپک پر اپنا جواب دیا تھا اور پوری کلاس میں ہمیشہ اسی کا جواب منطقی تصور کیا جاتا تھا اسکے بعد کسی اور سٹوڈنٹ کے جواب دینے کی گنجائش باقی نہیں رہتی تھی۔ پیچھے کھڑے پروفیسر کم kim پاس آئے اور اسکا کندھا تھپکایا۔ وہ سائیکالوجی میں پی ایچ ڈی کا سٹوڈنٹ تھا اور پروفیسر کم کے ساتھ ریسرچ ورک کرتا تھا تو پروفیسر کم اسکو بی ایس اور ایم ایس لیول کی کلاسز میں بریفنگ کے لیے بلاتے تھے کلاس کا وقت ختم ہو چکا تھا اور وہ کلاس روم سے جلدی نکلا۔ سیول نیشنل یونیورسٹی کی بلڈنگ نمبر 16 جو سوشل سائنسز کی بلڈنگ تھی اور اس یونیورسٹی کا سب سے بڑی اور مشہور ڈیپارٹمنٹ بھی یونیورسٹی کے باقی بلڈنگز کی نسبت یہاں سٹوڈنٹس کا رش بہت زیادہ ہوتا تھا اور دنیا بھر سے سٹوڈنٹس یہاں سوشل سائنسز کی تعلیم کے لئے بہت زیادہ آتے تھے بلڈنگ کا سامنے والا حصہ گول تھا جو شیشے سے بنا تھا وہ بلڈنگ سے باہر نکلا اور انہی شیشوں کے سامنے کھڑا ہو کر بال سیٹ کرنے لگا سٹوڈنٹس کے رش سے گزرتا جے ہان مین گیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا وہاں

www.novelsclubb.com

سے مین گیٹ تک جاتے پانچ منٹ لگتے تھے وہ بھاگتے ہوئے یونیورسٹی گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی وہ گرے رنگ کی شرٹ پہ کالے رنگ کی سویٹر پہنے باقیوں سے بہت الگ لگ رہا تھا ان دنوں یہاں یہ فیشن عام نہیں تھا وہ کافی اولڈ سکول لگ رہا تھا چہرے پہ مسکراہٹ سجائے کندھے پہ بیگ لٹکائے وہ اندر ہی اندر شرماتا ہوا سیول نیشنل یونیورسٹی کے مین گیٹ کی جانب بڑھ رہا تھا گزرتے گزرتے لڑکیاں اسے ہاتھ ہلا کر ہائے ہیلو کرتی تو وہ مسکراتے ہوئے تھوڑا سا جھک جاتا اور پھر آگے چل دیتا یونیورسٹی میں وہ فلاور بوائے کے نام سے مشہور تھا کیونکہ وہ اکثر یونیورسٹی آتا تو اسکے ہاتھ میں ایک پھول ہوتا تھا جو اسکی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی لڑکیوں کے ہاتھوں اچک لیا جاتا تھا اور وہ نرم دل انسان کچھ کہے بنا مسکراتا رہ جاتا۔

ایک کا دلعزیز ہر ایک کا پسندیدہ جے ہان! وہ بہت نرم دل اور بہت رحم دل تھا۔

وہ سب سے تھوڑا مختلف تھا

www.novelsclubb.com

کچھ کرنے سے زیادہ ہو جانے کا

حاصل کرنے سے زیادہ مل جانے کا

سمجھنے سے زیادہ سمجھ آجانے کا

یاد رکھنے سے زیادہ یاد رہ جانے کا

اور۔۔

خیال کرنے سے زیادہ خیال رکھنے کا

قائل تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!

اسکے ساتھ سائیکولوجی کا بہترین سٹوڈنٹ جسکی وجہ سے لوگوں کے جذبات کو اچھے سے سمجھنا شروع ہو گیا تھا یونیورسٹی میں کسی کا کوئی مسئلہ ہوتا کسی کو کوئی مدد درکار ہوتی تو وہ سب سے پہلے حاضر ہوتا کسی لڑکی کی آنکھ میں آنسو دیکھتا تو اسے ہنسانے کے لیے طرح طرح کے کرتب کرنے لگتا لیکن وہیں اگر محفل سنجیدہ ہوتی ایسی

www.novelsclubb.com

سنجیدگی دکھاتا کہ خود حیران رہ جاتا۔ بارہ کی بریک جو ایک گھنٹے کے لیے ہوتی تھی اس میں سارے سٹوڈنٹس اپنی ڈورمیٹری یا باہر کے کیفے وغیرہ میں چلے جاتے تھے لیکن یہ فلاور بوائے روز دس منٹ پہلے تکونی شکل میں بنی سیول نیشنل یونیورسٹی کی انٹرنس پہ کھڑا ہو جاتا جہاں سے سیول یونی کی شٹل بس سٹوڈنٹس کو پک اور ڈراپ کرتی تھی وہ وہاں پہنچتا اور نظریں یونیورسٹی کی طرف ٹکائے رکھتا جہاں سے سیاہ رنگ کے عبایا اور حجاب میں اوپر سے نیچے ڈھکی ماہاطیب نکلتی تھی جسے وہ پچھلے دو سال سے ایسے ہی دیکھتا تھا اسے وہ عام لوگوں سے بہت منفرد نظر آتی تھی اس نے ایسی لڑکی کبھی نہیں دیکھی تھی وہ اسے مون کہتا تھا کیونکہ اسکا چہرہ سیاہ عبایا میں بالکل کالے آسمان میں کسی چاند کی طرح چمکتا تھا جانے کیوں یہ نام اسکے ذہن میں آیا تھا مگر اسے لگتا تھا مون بھی تو کبھی کسی کی دسترس میں نہیں آتا وہ جب اسے دیکھتا تو بس دیکھتا رہ جاتا۔ دو سال پہلے اس نے ماہاطیب کو اپروچ کیا تو اسے معلوم ہوا وہ بہت سختی سے دین کو فالو کرنے والی لڑکی ہے اسکی دوستی کی درخواست اس

www.novelsclubb.com

نے فوراً ہی ریجیکٹ کر دی جے ہان کو بہت عجیب لگا تھا کہ ایسا بھی کونسا سخت دین ہے جو دوسروں سے بات کرنے سے بھی منع کر دیتا ہے لیکن یہی تجسس اسے اسلام کی طرف اٹریکٹ کرنے لگا۔جے ہان ابھی بھی دور کھڑا ماہاطیب کو دیکھ رہا تھا جو مین گیٹ کے پیچھے انتظار گاہ میں لگے ایک بینچ کے ساتھ کھڑی ہاتھ میں ٹرانسپیرنٹ چھتری اٹھائے بس کا انتظار کر رہی تھی۔بارش کی وجہ سے پوری یونیورسٹی جیسے دھل گئی تھی اور ہر منظر نکھرا نکھرا نظر آتا تھا اور اس نکھرے منظر کے سامنے کھڑی ماہاطیب۔۔۔

ماہاطیب کے بارے میں مشہور تھا کہ جب سے وہ اس یونیورسٹی میں آئی تھی اسکی ایک ہی دوست تھی دونوں انڈین تھی اسکی دوست پھر بھی سوشل تھی لیکن وہ نہ تو کسی سے بات کرتی اور نہ اپنے بارے میں بتاتی تھی۔اور خاص طور پر لڑکوں سے تو بالکل بات نہیں کرتی تھی اسکی دوست عائشہ نے بتایا تھا کہ وہ پردہ کرتی ہے اور بنا عذر کے کسی سے بات نہیں کرتی جے ہان بھی اسی لیے ہچکچاہٹ محسوس کرتا تھا اور

www.novelsclubb.com

وہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس پر کوئی برا تاثر ڈالے کیونکہ وہ دل سے اسے بہت پسند کرتا تھا اور اسکو جاننے کے لیے بہت متجسس تھا کیونکہ وہ اسے باقی سب سے بہت الگ اور مختلف لگتی تھی ماہا طیب بہت خوبصورت تھی جس پر حجاب چار چاند لگا دیتا تھا۔ اور اس پر اسکی یہ پراسرار شخصیت جے ہان کو مزید اسکی طرف مائل کرتی تھی۔ کیونکہ وہ سائکولوجی کا سٹوڈنٹ تھا اور بہت سے سوال تھے جو اسے مضطرب کیے رکھتے تھے۔ جے ہان نے دو سال پہلے جو بات کرنے کی ناکام کوشش کی تھی اسکے بعد اس نے کبھی ماہا طیب سے بات نہیں کی تھی وہ ماہا طیب جیسا چاہتی تھی ویسا بننے کی کوشش میں لگا تھا وہ آج پھر سے کسی اچھے وقت کا کہہ کر وہاں سے نکل آیا اور دل ہی دل میں خود پر ہنس بھی دیا کہ ایک لڑکی سے بات کرتے ہوئے وہ پچھلے دو سال سے بس سوچے جا رہا ہے۔ کچھ ہی دیر میں اسکی بس آ گئی تو وہ بس میں بیٹھ کر وہاں سے آ گئی تھی اور جے ہان بھی واک کرتا ہوا آگے بڑھا۔

www.novelsclubb.com

جے ہان ایک INFJ تھا یہ

شخصیت کی ایک قسم ہے، جسے "The Counselor" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ INFJ مردوں میں پائی جانے والی پوری آبادی میں نایاب ترین شخصیت کی قسم ہے، جو صرف 2% آبادی میں پائی جاتی ہے یہ مردوں میں نایاب ترین شخصیت کی قسم ہے۔ INFJ کا مطلب ہے Introversion, Intuition, Feeling, Judging. یہ انوکھا امتزاج زیادہ تر لوگوں میں تلاش کرنا مشکل ہے اور وہ بھی مردوں میں کیونکہ عام طور پر مرد زیادہ حساس ، جذباتی، انٹیوٹو، اور انٹروورٹ نہیں ہوتے وہ جارحانہ انداز کے حامل ہوتے جذبات چھپا کر نہیں رکھتے انٹیوشن سے زیادہ پریکٹیکل ہونے پہ بھروسہ کرتے ہیں

اسی لیے یہ قسم مردوں میں نایاب ہوتی ہے۔INFJ شخصیت کی قسم ان کی سالمیت کے گہرے احساس اور ان کی فطری بصیرت سے نمایاں ہوتی ہے۔ INFJS دوسروں کے جذبات اور محرکات کی ترجمانی کرنے میں ماہر ہوتے ہیں اور وہ اپنے آس پاس کے لوگوں کی مدد کے لیے سخت محنت کرتے ہیں۔وہ اپنے جذبات اور احساسات کو نظر انداز کر کے دوسروں کے لیے باعث مسرت بننے کی کوشش کرتے ہیں شخصیت کی یہ قسم مثالی ہوتی ہے اور لوگوں کے ساتھ گہرے، بامعنی روابط تلاش کرتی ہے۔وہ اکثر خاموش اور نرم مزاج کے طور پر آ سکتے ہیں۔تاہم صورتحال واضح نہیں اگرچہ INFJs کو عام طور پر نایاب ترین شخصیت سمجھا جاتا ہے، لیکن ذہن میں رکھنے کے لیے کچھ اور عوامل بھی ہیں۔ شخصیت کی قسمیں جغرافیائی طور پر مختلف ہو سکتی ہیں کچھ شخصیت کے ساتھ ملک، علاقے یا ماحول کے لحاظ سے زیادہ کثرت سے اور زیادہ شاذ و نادر ہی پائے جاتے ہیں۔ جیسے کہ مغربی ممالک میں اس قسم کو نسوانی خصلتوں کے طور پر جانتے ہیں مگر ایشین

www.novelsclubb.com

ممالک چائنہ، جاپان اور کوریا جیسے ممالک میں یہ خصلتیں مرد INFJs جو باقاعدہ مردانہ شخصیت کے حامل ہوتے ہیں ان میں بھی پائی جاتی ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے لیے نایاب شخصیت کی قسم کے درمیان بھی کچھ فرق ہیں۔ عورتوں کے لیے INFJ ہونا حیرت کی بات نہیں کیونکہ ان میں یہ خصائص فطری طور پر موجود ہوتے ہیں ج۔MBTI ٹیسٹ جو کہ شخصیت کا ٹیسٹ ہوتا ہے اس میں جے۔ہان کو اپنے INFJ ہونے کا پتہ چلا تھا اسی لیے وہ سافٹ بوائے کہلاتا تھا کیونکہ باقی لڑکوں کے مقابلے اسکی پرسنیلٹی بہت الگ تھی۔ وہ کسی کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا اور ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کرتا وہ اپنے لاکھ دکھ درد چھپا لیتا تھا مگر دوسروں کو دکھی دیکھنا اسکے بس کی بات نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

جے ہان جب آٹھ سال کا تھا تو اسکے باپ کی ڈیتھ ہو گئی تھی اور اسکی ماں نے ایک پاکستانی سے شادی کر لی تھی۔ شادی کے لیے اسکی ماں مسلمان بھی ہوئی تھی لیکن اس پر کسی نے مذہب کی تبدیلی کے لیے زور نہیں ڈالا تھا اسکی بڑی بہن بھی تھی

سومن جس وقت اسکی ماں نے دوسری شادی کی اسکی بہن کی عمر دس سال تھی اسکی بہن بہت بیمار رہتی تھی اور جے ہان بھی اس وقت سات آٹھ سال کا تھا لیکن جے ہان شروع سے اپنی ماں سے دور ہو گیا تھا وہ اپنی ماں کو کسی دوسرے مرد کے ساتھ دیکھ کر برداشت نہیں کر پاتا تھا وہ اپنی نانی کے پاس چلا گیا تھا اور یونیورسٹی لیول تک وہ انہی کے ساتھ تھا مگر پھر انکی وفات کے بعد اب جے ہان اکیلا تھا۔ اسکے دوسرے باپ نے اسے اپنے ساتھ رہنے کے لیے بارہا کہا تھا مگر وہ اپنی ماں کو کسی اور مرد کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا تھا سو وہ اکیلا رہا۔ شاید اسی نے اسے حساس بنا دیا تھا۔ البتہ اسکی بہن ماں اور سوتیلے باپ کے ساتھ بہت خوش تھی وہ بھی مسلمان ہو چکی تھی جس پر جے ہان کو اکثر فکر ہوتی کہ کہیں اسکے دوسرے باپ نے اس پر زبردستی تو نہیں کی کہ وہ مسلمان ہو اور حجاب کرے جس پر اسکی بہن سومن اسے ہمیشہ غلط قرار دیتی تھی اور وہ بتاتی تھی وہ کتنی خوش اور مطمئن ہے۔ ماہا طیب کو

www.novelsclubb.com

دیکھنے کے بعد وہ کئی اور الجھنوں کا شکار ہوا تھا مگر کہیں نا کہیں وہ اپنے سوتیلے باپ یعنی احمد حسین اور باقی لوگوں کے قریب بھی ہوا تھا۔

پریزنٹ ڈے۔

"اسلام علیکم بابا!" اٹھتے ساتھ ہی وہ پہلا کام یہی کرتی تھی واٹس ایپ پہ وڈیو کال صبح کے سات بجے تھے اس وقت سیول میں دن کے گیارہ بجے تھے اور اس وقت اسکے بابا گھر میں ہی موجود ہوتے تھے۔

"وعلیکم اسلام میری تتلی کیسی ہے؟"

وہ خوشی سے بولے۔

"اداس۔۔۔۔" یہ کہہ کر وہ کچھ لمحے رکی تھی۔

"آپکو پتہ ہے میری آخری تتلی بھی کل رات مر گئی میرا بٹر فلائی ہاؤس پورا خالی پڑا ہے سنسان ویران بالکل میری زندگی کی طرح!"

وہ شکایتی انداز میں بولی۔

"تتلی! تم جانتی ہو تم ایسی باتیں کرتی ہو تو مجھے کتنی تکلیف ہوتی ہے۔" احمد حسین کمرے میں گھومتے اپنی تیاری کرتے ہوئے بات کر رہے تھے۔

"! لیکن آپ جانتے ہیں تتلیوں کو دیکھ کر میں پر سکون ہو جاتی تھی مگر اب وہ سکون کا واحد ذریعہ بھی چھن گیا ہے۔"

وہ بہت دکھی تھی۔

"تتلی بیٹا کب تک ایسے زندگی سے ناراض رہو گی؟ جانتی ہو کتنا دکھ ہوتا ہے تمہیں ایسے دیکھ کے؟ کب تک ایسے خود پہ ظلم کرو گی میں خود کو بہت بے بس محسوس کرتا ہوں کہ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکا ایک باپ ہو کے میں تمہیں گھٹتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور میں کچھ نہیں کر پا رہا۔"

احمد حسین کرسی پر بیٹھے تھے انکی آواز میں درد تھا اور آنسو بمشکل آنکھوں میں رکے تھے

"بابا میں آپکو اپنی تتلی کے مرنے کا بتا رہی ہوں آپ اپنی تتلی کا ماتم منانے لگ گئے۔"

وہ مسکرا دی۔

"تم کیوں ایسی ہو گئی ہو تتلی؟ پہلے تو ایسی نہیں تھی لوگوں کے رویے کے باوجود سب نظر انداز کر دیتی تھی تم۔۔۔"

"تب لوگ صرف میری ظاہری بدصورتی کا مذاق اڑاتے تھے بابا لیکن جب سے میری ذات میری روح کا مذاق بنا ہے اس نے مجھے توڑ دیا ہے روح تو سبکی ایک جیسی ہوتی ہے نا وہ تو بدصورت نہیں ہوتی پھر میرا ظاہر باطن کیسے بدصورت ہوا؟"

وہ جذبات سے خالی آنکھیں لیے سوال کر رہی تھی۔

وہ ایسی ہی تھی نہ اونچے خواب دیکھتی

نہ خوشیوں کی تمنا رکھتی

نہ محبت کی پیاس رکھتی

نہ جھوٹی تسلی دل کے پاس رکھتی

نہ وقت کے بدل جانے کی آس رکھتی

نہ درد کے مٹ جانے کے خواب دیکھتی

نہ روشنیوں کے دیے کی راہ تکتی

وہ ایک ایسی لڑکی تھی

www.novelsclubb.com

وہ واقف تھی یہ سب نہ میرے پاس ہے اور نہ مجھے راس ہے

پر پھر بھی خود کو مٹانے کی جرت رکھتی تھی کسی کی آس رہ جانے کی خاطر

کسی کو راہ دکھانے کی خاطر

"تتلی تم میرے پاس آجاؤ بیٹا ضد چھوڑ دو وہ لوگ تمہیں ذہنی مریض بنادیں گے یہاں آؤ تم میرے پاس یہاں تمہاری ضرورت ہے وہاں کسی کو تمہاری ضرورت نہیں۔۔ یہاں تمہاری بہن ہے ماں ہے انکو تمہاری اور تمہیں انکی ضرورت ہے "۔۔۔احمد حسین نے جیسے التجا کی۔

"وہاں میری کیا ضرورت ہے بابا؟ وہاں بھی تو ایسے ہی لوگ ہونگے بابا۔۔۔اور یہاں میری ماں ہے بہنیں ہیں دادی ہیں وہاں کون ہے؟" وہ جذبات سے خالی بس لفظ ادا کر رہی تھی۔

"یہاں میں ہوں اور تمہاری فکر کرنے والے لوگ۔۔۔جانتی ہو تمہاری سگی ماں اور بہنوں سے زیادہ یہ لوگ تمہارا پوچھتے ہیں مجھ سے فکر کرتے ہیں تمہاری۔۔"

www.novelsclubb.com

"آپ نے بتایا ہوگا میں کتنی مظلوم اور بچاری ہوں۔۔۔"

اسمارہ طنزیہ انداز میں بولی۔

"نہیں کیونکہ وہ مجھے تڑپتا ہوا دیکھتے ہیں تمہارے لیے اس لیے فکر مند ہوتے ہیں۔۔۔"

"بابا آپ جانتے ہیں میں وہاں کبھی نہیں آؤں گی بار بار کیوں منتیں کرتے ہیں آپ میری؟اور آپ کیوں نہیں آجاتے یہاں میرے پاس؟؟بیس سال ہو گئے آپکو وہاں۔۔۔"اسمارہ نے چڑ کر کہا۔

"تم جانتی ہو تتلی سیول نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔کتنی مجبوریاں ہیں میری۔۔۔"

احمد حسین ہمیشہ یہی کہتے مگر کوئی انکا یقین کرے تب نا۔۔۔

"بابا صاف صاف کہیں سیول سے اور سیول والوں سے آپکو ہم سے زیادہ محبت ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ جانتی تھی دنیا میں سب سے زیادہ پیار اسکے بابا اسی سے کرتے تھے لیکن اسے اپنے بابا کی محبت میں کوئی رقیب اگر نظر آتا تھا تو وہ تھا سیول۔۔۔اسکے بابا اس سے

محبت کرتے تھے لیکن وہ سیول کو بھی چھوڑنے کے قائل نہیں تھے اور انہوں نے ہمیشہ اسمارہ اور سیول میں سے سیول کو ہی چنا تھا اس لیے اسمارہ سیول سے جیسے چڑتی تھی۔

"تم خود بھی تو نہیں نکل رہی ماضی سے ہمت کرو اللہ پہ بھروسہ رکھو اللہ سب بہتر کرے گا"

احمد حسین نے ہمت جمع کر کے کہا۔

"اللہ کہاں بہتر کرتا ہے میرے لیے؟ اللہ نے ہی تو مجھے بدصورت بنایا ہے اسی نے میری قسمت میں زلیل ہونا لکھ دیا ہے تو اب اسکے آگے کسی کا زور تھوڑی چلتا ہے۔" اسمارہ نے استہزایہ انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"ایسی باتیں مت کیا کرو تتلی کسی دن میرا دل خوف کے مارے بند ہو جائے گا کہ میری بیٹی اللہ سے ناراض ہے نعوذ باللہ!" احمد حسین تڑپ کر رہ گئے تھے۔

"آہم آہم!"

احمد کی پشت سے کسی کے گلہ صاف کرنے کی آواز آئی تھی۔احمد حسین نے گردن گھما کر دیکھا سامنے ایک نوجوان کھڑا تھا گھنے بال جو ماتھے تک پڑے تھے ہاتھ میں اٹھائی جیکٹ سفید رنگ کی شرٹ اور بلیک جینز پہنے مضبوط جسامت والا ایک لڑکا کھڑا تھا۔احمد نے اسمارہ کو اللہ خافظ کہہ کر فون رکھا۔

"سلام احمد صاحب"۔

اس نے اپنی بھاری آواز میں کہا احمد حسین نے پہچاننے کی کوشش کی۔

"وعلیکم السلام ارے جے ینگ بیٹا تم ارے ماشاءاللہ ماشاءاللہ تم کب آئے امیر کا سے؟آؤ بیٹھو۔"

www.novelsclubb.com

وہ ایک دم سے بہت خوش ہو گئے تھے۔

"دو دن پہلے ہی آیا ہوں آپ سنائیں ٹھیک ہیں؟"وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"تمہاری اردو تو بڑی صاف ہو گئی بھئی بالکل نہیں لگ رہا ایک کہ ایک کورین لڑکا بول رہا ہے بہت عمدہ! کتنے بدل گئے ہو ایک ہی سال میں ہاں؟"

وہ اسے اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے تبصرہ کرنے لگے۔

"میں تو کافی بدل گیا ہوں لیکن آپکی بیٹی ابھی تک ویسی ہی ہے بالکل نہیں بدلی۔"

وہ انکی باتیں سن چکا تھا۔

"جانتے جو اسکے ساتھ ہوا وہ اس دن کے واقعے سے نکل ہی نہیں رہی۔"

احمد کی خوشی غائب ہو چکی تھی اور وہ اس وقت ایک پریشان باپ جو اپنی بیٹی کو خوش دیکھنا چاہتا ہے وہ بن چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسمارہ اپنے کمرے سے نکلی اور باہر کی طرف چل دی۔

"رکو اسمارہ امل بھی جائے گی تمہارے ساتھ اسکی وین آج نہیں آئے گی" اسکی امی کچن سے نکلی۔

گھر میں ایک گاڑی موجود تھی جو ضرورت پڑنے پر اسمارہ یا آئلہ ڈرائیو کرتی تھیں امل یا آئلہ کو اکیلے جانے کی اجازت بھی نہیں تھی البتہ اسمارہ یونیورسٹی اسی گاڑی میں جاتی تھی وہ وین یا بس میں جا کر روز اپنے بارے میں نئے نئے القابات مزید نہیں سننا چاہتی تھی۔

"اف اسمارہ ڈھنگ سے تیار تو ہو جایا کرو امی دیکھیں تو کیسی حالت میں جا رہی ہے یونیورسٹی کیا کہتے ہوں گے سب۔۔"

آئلہ اپنے کمرے سے نکل کر کچن کی طرف بڑھی تھی۔اسمارہ نے ایک نظر خود پہ ڈالی اس نے گہرے سبز رنگ کا کوآرڈ سیٹ پہن رکھا تھا۔

"آج دیکھا تم نے؟ یہ تو روز یہی پہن کے جاتی ہے۔"

امل ناشتہ کرتے بولی تھی۔

"اسکی الماری میں سارے کوآرڈ سیٹز ہی ہیں اسی لیے تو میں اس سے پہننے کے لئے کچھ مانگتی نہیں"

وہ آئلہ کو مزید معلومات دے رہی تھی

"ایسا کیوں؟" آئلہ نے اسمارہ کو دیکھا۔

"اچھے لگتے ہیں مجھے کمفرٹیبل ہوتے ہیں"

اسمارہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔

"رہنے دو تم دونوں اس نے فیشن کر کے کیا ہی کرنا ہے ناشتہ کرو تم امل۔ تم کرو گی؟" وہ اسمارہ کی طرف متوجہ ہوئی۔

"نہیں۔۔۔" اس نے گردن ہلائی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بھیی تم تو باہر کا کھاؤ گی کچھ عادت جو ڈالی ہوئی ہے گھر کا تو ہضم نہیں ہوتا تمہیں!"

صفا بیگم اس پر ہمیشہ تپی رہتی تھی۔اسمارہ گھر سے ناشتہ نہیں کرتی تھی کیونکہ وہ صبح صبح اٹھ کر اپنی ماں کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی وہ جانتی تھی اسے دیکھتے ہی انکا پارہ ہائی ہو جاتا ہے اسی لیے چپ چاپ نکل جاتی تھی.

"کیا صفا ہر وقت اسکے پیچھے پڑی رہتی ہو؟"

دادی بھی آگئی تھی۔

"اماں آپ اسے نہیں سمجھاتی دیکھیں تو کیا حالت ہے اسکی کپڑوں کو تو چھوڑیں چہرہ دیکھیں اسکا بات یہ نہیں کرتی کسی سے ہر وقت سوگ منا رہی ہوتی ہے پتہ نہیں کس بات کا؟ کیا ہم نے کوئی کمی چھوڑی ہے یا ہمارا قصور ہے یہ دوسری بہنوں کی طرح خوبصورت نہیں لوگ اس پر آوازیں کستے ہیں مزاق اڑاتے ہیں؟؟؟خود اس نے اپنے اپنے آپ کو سب سے دور کیا ہوا ہے۔۔۔۔"

وہ دل کی بھڑاس نکالنے لگی۔

"اچھا اچھا چپ ہو جاؤ بچی ہے سمجھ جائے گی۔"

وہ بات گھمانے لگی۔

"یہی کہتے کہتے پہلے سے بھی بدتر ہوتی جا رہی ہے پتہ نہیں کیا ہو گا اسکا۔"

وہ پراٹھے بناتے بولے جا رہی تھی.

"میں گاڑی سٹارٹ کر رہی ہوں تم آجانا۔"

اسمارہ نے وہاں سے نکلنا ہی مناسب سمجھا۔

"دیکھا آپ نے ایک جواب نہیں دیا میری بات کا اس نے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ دادی سے شکایت کرنے لگی جو اسمارہ نے جاتے جاتے سنی۔

امل کو ڈراپ کرنے کے بعد اسمارہ نے گاڑی یونیورسٹی کی طرف دوڑا دی۔ صبح ہلکی ہلکی بارش ہوئی تھی خزاں نے اسلام آباد کی سڑکوں کے کناروں پہ۔ لگے درختوں پر سنہری روپ دھار لیا تھا بارش کے باعث سڑکیں گیلی تھی اور ان پر گرے ہوئے سوکھے پتے منظر کافی خوشگوار تھا مگر اسمارہ کے لیے سارے موسم ایک ہی جیسے ہوتے تھے۔ اسمارہ کا آج بھی یونیورسٹی جانے کا بالکل دل نہیں چاہ رہا تھا اور ایسا اس لیے نہیں تھا کہ اسے پڑھنے سے مسئلہ تھا بلکہ وہ تو پڑھنے کی شوقین تھی اور زہین بھی بہت تھی اسکی بہت خواہش تھی کہ اسکا داخلہ پاکستان ہی نہیں بلکہ جنوبی ایشیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں سے ایک یونیورسٹی یعنی قائدا عظم یونیورسٹی میں ہو جائے جسکے لیے اس نے بہت محنت بھی کی اور تینوں بہنوں میں سے صرف اسمارہ کو ہی داخلہ مل سکا تھا دو سال اس نے بہت اچھے اور محنت سے وہاں گزارے تھے مگر پھر کچھ ایسا ہوا تھا کہ اب یہی جگہ اسکو کاٹ کھانے کو دوڑتی تھی۔ جس یونیورسٹی میں پڑھنا اسکا خواب تھا اس یونیورسٹی نے اسکے سارے خواب توڑ دیئے تھے۔

www.novelsclubb.com

موسم بس اچھا ہی تھا نہ زیادہ سردی اور نہ گرمی اسلام آباد کی فضاؤں پہ خزاں کے ڈیرے تھے پھول پودوں نے سنہری روپ دھار لیا تھا کھلی کشادہ سڑکوں کے کنارے سنہری درختوں سے سجے بہت حسین لگتے تھے وہ گاڑی ڈرائیو کر رہی تھی اس نے میوزک سننے کے لیے ریڈیو چلا دیا چینل بدلنے پر اس نے تقریباً دو تین چینلز پر رنگ گورا کرنے والے اشتہارات کی آواز سنی تھی اور غصہ ہو کر ریڈیو بند کر چکی تھی۔ کچھ ہی دیر میں زیرو پوائنٹ کی پارکنگ ایریا میں پہنچ چکی تھی اور اس نے سائیڈ پہ گاڑی پارک کی۔ سٹوڈنٹس بہت زیادہ تعداد میں اکثر یہاں موجود رہتے تھے یہ وہی جگہ تھی جہاں سے یونیورسٹی کی بسیں سٹوڈنٹس کو پک اور ڈراپ کرتی تھیں کچھ سٹوڈنٹس وہ تھے جو ان بسوں میں آتے تھے مگر زیادہ تعداد ان کو دیکھنے جمع ہو جاتی تھی اسی لیے اس جگہ کو پونڈی پوائنٹ بھی کہا جاتا تھا یا پھر کچھ لڑکے ٹولیاں بنا کر یہاں پوائنٹ مارنے آجایا کرتے تھے جسکا مطلب وہ یہاں آنے جانے والی سٹوڈنٹس کو دیکھتے تھے اسمارہ کو کبھی بھی لڑکوں کے اس رویے کی سمجھ

www.novelsclubb.com

نہیں آئی تھی کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں اور انکو ایسا کر کے ملتا کیا؟ لیکن اسے کیا بھلا وہ اسے دیکھنے تھوڑی آتے تھے وہ بنا غور کئے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف بڑھنے لگی قائدا عظم یونیورسٹی بہت بڑی تھی یہاں کے سٹوڈنٹس اسے منی پاکستان کہہ کر بلاتے ہیں یہاں پاکستان سے متعلق ہر چیز مل سکتی تھی کیونکہ یہاں پڑھنے کے لیے پورے پاکستان سے لوگ آتے ہیں اور وہ ساتھ اپنا کلچر بھی لے کے آتے اسمارہ روازنہ جلدی آجاتی تھی اور اپنے ڈیپارٹمنٹ تک پہنچتے پہنچتے اسکی واک بھی ہو جاتی تھی وہ اپنی سوچوں میں مگن چلتی جاتی دنیا سے بے خبر اپنی دنیا کے خیالوں میں گم۔ چلتے چلتے وہ ڈیپارٹمنٹ سے پہلے کفیٹریا کی طرف چلی جاتی تھی قائدا عظم یونیورسٹی کے کیفے اور کینٹین عام یونیورسٹیوں جیسے نہیں تھے یہاں پہ ہٹس بنے تھے جنہیں ہم ڈھابے بھی کہتے ہیں اور ان ہٹس میں اسکا پسندیدہ مجید ہٹس تھا جو تاریخ کے لحاظ سے بہت پرانا تھا اور سٹوڈنٹس کا کہنا ہے کہ یہ ہٹ 1965 میں قائم ہوا تھا اسمارہ کی پسندیدگی کی وجہ اسکی قدامت یا اسکی تاریخ نہیں تھی بلکہ اسکی جگہ تھی اس ہٹ

www.novelsclubb.com

کے پچھلی طرف کرسیاں لگا کر بیٹھنے کی جگہ بنائی گئی تھی لیکن اس جگہ سے بھی باہر نکل کر گھنے درخت تھے جو جنگل کا منظر پیش کرتے تھے اس موسم میں وہ گھنے درخت پتوں سے خالی تھے لیکن انکی مضبوط ٹہنیاں اور تنے ابھی بھی بہت گھنے تھے۔اس طرف اور وہ بھی اس وقت مشکل سے ہی کوئی انسان نظر آتا تھا اسمارہ یہیں آکر اپنا ناشتہ کرتی تھی جنگل کے بیچ ایک بینچ پر بیٹھ کر چڑیوں کی چہچہاہٹ سنتے وہ مجید،ٹس کی مشہور ڈش کرائسس کھاتی تھی یوں تو مجید،ٹس کا مینیو کسی بڑے ریسٹورانٹ کی طرح طویل تھا جس میں ہر طرح کا کھانا ملتا تھا مگر شروع سے اسے کرائسس ہی پسند تھا یہ اس یونیورسٹی اور اس ہٹ کا اسپشل مینیو تھا کرائسس کی کہانی بھی دلچسپ ہے جو یہاں کے سٹوڈنٹس کی زبانی مشہور ہے کہ جب شروع شروع میں یونیورسٹی قائم ہوئی اور یہاں پڑھنے والے سٹوڈنٹس کو بھوک لگتی تو وہ یہاں اس ڈھابے پر آکر کہتے کہ کچھ بھی ہے تو کھانے کے لیے دے دو چونکہ اس وقت اتنے ٹس اور کھانے کی چیزیں دستیاب نہیں ہوتی تھی تو وہ ان سٹوڈنٹس کو

www.novelsclubb.com

رات کا بچا ہوا کوئی بھی سالن ہوتا وہ فرائی انڈے کے بیچ ڈال کے سیڈوچ بنا کر دے دیتے تب سے اسکا نام کرائسس crisis ہی مشہور ہے۔ مجید ہٹس پہ وہ روز یہی آرڈر کرتی اور روز اسے مختلف کرائسس کھانے کو ملتا تھا شاید اسی لیے وہ ابھی تک اس سے بور نہیں ہوئی تھی۔ اپنا ناشتہ کرنے کے بعد وہ بیگ کندھے پہ لٹکائے جیسے مرے ہوئے قدموں کے ساتھ وہاں سے نکلی۔

"کاش پوری یونیورسٹی مجید ہٹس کے بیک ایریا جیسی ہوتی جہاں صرف میں ہوتی اور کوئی دوسرا انسان نہ ہوتا میں سکون سے بیٹھتی اپنا کام کرتی اور واپس چلی جاتی۔"

اس نے دل ہی دل میں سوچا اور ایک ٹھنڈی آہ بھری۔ ڈیپارٹمنٹ کا رستہ اسے پل صراط لگتا تھا جسے وہ روز طے کرتی اور گر کر اپنی کلاس کے جہنم میں پہنچ جاتی ایسا اس لیے نہیں تھا کہ وہ پڑھائی سے بھاگتی تھی وہ وہاں پڑھنے والوں سے بھاگتی تھی اپنے ہی جیسے لوگوں سے ڈرتی تھی انسانوں سے ڈرنے لگی تھی کیونکہ انسان اتنا خطرناک اور زہریلا ہوتا ہے کہ اسکی زبان سے نکلا ایک لفظ کسی کی راتوں کی نیندیں اڑا دیتا ہے

www.novelsclubb.com

کسی دوسرے انسان پہ اسکا ایک وار اسکے دماغ اسکی شخصیت کو مفلوج کر کے رکھ دیتا ہے اسمارہ کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا۔

وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی انٹرنس تک پہنچ گئی تھی اس نے ایک گہری سانس لی اور جیسے چھپتی چھپاتی اپنی کلاس کی طرف چلتی گئی۔ کلاس میں دو لڑکیاں پہلے سے موجود تھی اسمارہ چپ چاپ سب سے پچھلی لائن میں جا کر بیٹھ گئی۔

"اسمارہ تم فرسٹ رو میں ہی آ کر بیٹھ جاؤ ویسے بھی پروفیسر فیاض نے تمہیں آ کر فرسٹ رو میں ہی بٹھانا ہے"

ایک لڑکی نے اسکی طرف مڑ کر کہا تھا۔

"ارے چھوڑو یار یہ روز آ کر پیچھے اسی لیے تو بیٹھتی ہے کہ پروفیسرز کی اٹینشن ملے اسکو"

لڑکی نے طنزیہ مسکراتے ہوئے کہا تھا دونوں نے ہاتھ ملا کر ایک قہقہہ لگایا تو اسمارہ اتنا سا منہ لے کر بیٹھ گئی وہ انہیں جواب نہیں دینا چاہتی تھی کیونکہ وہ اٹینشن نہیں چاہتی تھی وہ تو پیچھے بیٹھتی ہی اسی لیے تھی کہ چھپ سکے وہ دونوں غلط کہہ رہی تھی مگر اسمارہ نے صفائیاں دینا کب کا چھوڑ دیا تھا۔

آہستہ آہستہ سارے سٹوڈنٹس جمع ہونا شروع ہو گئے پروفیسر آئے لیکچر دیا اور چلے گئے۔ سٹوڈنٹس بھی گروپس میں باتیں کرتے نکلتے جا رہے تھے۔ جاتے جاتے ایک سٹوڈنٹ نے کہا

"چلو یار لو گارڈن میں چل کے کچھ دیر آرام کرتے ہیں"

یہ آواز یقیناً صائم کی تھی جو انگڑائی لیتے ہوئے یہ بات صرف اسمارہ کو سنانے کے لیے ہی کہہ رہا تھا۔ وہ وقتاً فوقتاً ایسی کوئی بات کر دیتا جس میں لو گارڈن کا ذکر آتا جس سے اسمارہ کے چہرے کے سبھی رنگ اڑ جاتے وہ روح سے خالی ایک بت نظر آتی جو باقی لوگوں کو بہت فنی لگتا اور وہ اس پر ہنستے آوازیں کستے کچھ کندھا تھپکا کر حوصلے

بڑھاتے اور کہتے "ارے اسمارہ ہم تو مذاق کر رہے تھے اور تم بھی بھول جاؤ اب اس بات کو دو سال ہونے والے ہیں عجیب ہو تم بھی دل پہ لے لیتی ہو"

اور کچھ اس کے غم میں شریک ہوئے کہتے

"برا کیا اسکے ساتھ بھلے پیاری نہیں ہے گوری نہیں ہے کسی سے بات نہیں کرتی مگر دل تو اسکے پاس بھی ہے جو عام انسانوں کی طرح دھڑکتا ہے بچاری جزبات میں بہہ گئی تھی" اور ساتھ ہنس دیتے۔

کبھی کبھی انسان کو ملنے والے دلاسے اور ہمدردیاں اسکی دل جوئی نہیں کرتے بلکہ اسکے زخم تازہ کرنے کے مترادف ہوتے ہیں اور اسمارہ کو بھی یہی محسوس ہوتا تھا جیسے ملنے والی ہر تسلی اور ہر ہمدردی کے ساتھ ہی اسکا زخم پھر سے کرید دیا جاتا پھر سے نیا کر دیا جاتا وہ روز اسی تکلیف سے گزرتی وہ اسی لیے انسانوں سے ڈرتی اور چھپتی پھرتی تھی۔

فلیش بیک

مارچ سترہ آج سے تقریباً ڈیڑھ سال پہلے کی بات ہے جب انکی یونیورسٹی میں ذولوجی ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے تئیس مارچ کی مناسبت سے ایک سیمینار کا اعلان ہوا جس میں ذولوجی ڈیپارٹمنٹ کے سٹوڈنٹس کو حصہ لینے کے لیے کہا گیا کہ وہ پاکستان میں موجود کچھ اینڈیجرڈ یا اینڈیجرڈ ہونے کے قریب سپی شیز پر اپنی اپنی رپورٹس تیار کریں انکی وجوہات اور انکے اثرات پاکستان کے لیے کیسے نقصان دہ ثابت ہوں گے اور اسکے لئے کیا اقدامات ناگزیر ہیں اس پر رپورٹ تیار کر کے سیمینار میں پیش کی جائے۔ جسکی رپورٹ بہترین ہو گی اسے اعزازی سند بھی ملے گی اور انعام کے طور پر اسے بیرون ملک بہترین یونیورسٹیوں میں ریسرچ پروگرام

میں حصہ لینے کا موقع بھی ملے گا۔ یہ بات سن کر سارے سٹوڈنٹس بہت ایکسائیٹڈ تھے ملکی اور غیر ملکی بہت سے نامور لوگ اس سیمینار میں شریک ہونے والے تھے۔

اسمارہ چونکہ اپنے بیچ کی ذہین سٹوڈنٹس میں سے ایک تھی تو اسکی بھی حوصلہ افزائی کی گئی کہ وہ بھی حصہ لے۔ اسمارہ ان دنوں بہت پر اعتماد اور باہمت تھی بچپن سے ہی رنگ کا مذاق بچاری سنتے سنتے اب یہ سب اسے عام لگتا تھا وہ ان باتوں پر توجہ بھی نہیں دیتی تھی اسکی توجہ کا مرکز بس اب ایک تھا اسکی سیاہ تتلیاں۔ وہ بی ایس سی ذولوجی کے بعد lepidopterolgy لیپیڈوپٹر ولوجی یعنی تتلیوں اور موتھز کی تعلیم حاصل کرنا چاہتی تھی یہ بات اسکے آس پاس موجود لوگوں کے لیے نئی تھی اسی لیے وہ اسے پاگل یا ایلین کی طرح دیکھتے تھے کہ جسکا کبھی نام نہیں سنا اور ان جیسی بلکہ ان سے کم تر ایک لڑکی وہ تعلیم لینے کا سوچ رہی ہے اسمارہ جب بھی اپنے اس خواب کا ذکر کسی پروفیسر کے سامنے کرتی تو اسکے کلاس فیلوز اسکا مذاق

www.novelsclubb.com

اڑاتے اب اسے رنگ کے ساتھ اسکی ذہانت کا مذاق بھی اڑایا جانے لگا تھا جو اسے پریشان کر دیتا تھا۔ خیر اسمارہ نے بھی حصہ لینے کا سوچا اور اس نے تتلیوں پر رپورٹ تیار کرنے کا فیصلہ کیا۔

کیونکہ اس نے پہلے سے سوچ رکھا تھا کہ لیپیڈوپٹرولوجی میں سپیشلائزیشن کرنی ہے جو پاکستان میں ممکن نہیں تھی اور اسے بیرون ملک ہی جانا تھا اگر یونیورسٹی اسے یہ موقع دے دے تو اور بھی اچھا ہو جائے گا اس نے پروفیسر فیاض جو اسکی ہمیشہ تعریف کرتے اور اسکی بہت حوصلہ افزائی کرتے تھے انکے پاس گئی اور ان سے اپنا آئیڈیا شئیر کیا۔

"بہت خوب اسمارہ بچے! مجھے اچھا لگا آپ نے یہ ٹاپک چوز کیا بلکہ I'm impressed اس بارے میں تو میں نے بھی کبھی نہیں سوچا۔"

پروفیسر نے اسکی بات سن کے یہ کہا تو اسمارہ خوشی سے پھولی نہیں سمائی۔

"تو سر میں اس پہ سولو ریسرچ شروع کر دوں؟"

اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"جی جی ضرور آپکو میری کوئی مدد چاہیے ہو تو مجھے بلا جھجک بتا سکتی ہیں۔"

انہوں نے پر سکون لہجے میں کہا۔

"تھنک یو سر!"

وہ خوشی خوشی آفس سے نکلی اور لائیبریری کی طرف بڑھنے لگی۔کچھ ہی دیر میں وہ رضی الدین لائیبریری کی عمارت کے سامنے تھی اس نے ایک گہری سانس لی وہ خوش تھی کیونکہ اسے زندگی میں پہلی بار اپنی من پسند چیز کے بارے میں کچھ کرنے کا موقع مل رہا تھا لائبریری کے اندر داخل ہوتے اس نے اپنی خوشی کنٹرول کی تھی۔اور پھر کتابیں ڈھونڈنے میں مصروف ہو گئی۔ایک گھنٹہ دو گھنٹے تین گھنٹے اور پھر چوتھا گھنٹہ کب شروع ہوا اسے پتہ ہی نہیں چلا۔

اسے لائبریری سے بمشکل مطلب کی دو چار کتابیں ملی تھی اور وہ لیپ ٹاپ پہ کب سے ریسرچ کر رہی تھی اور ساتھ پوائنٹ بناتی جا رہی تھی جن پر اسے پریکٹیکل ورک کرنا تھا۔ مجید ہٹس سے تھوڑا آگے چائے کا ڈھابہ تھا جہاں لکڑیوں کی اگ پہ چائے تیار ہوتی تھی جسے گڈو کی چائے کہا جاتا ہے وہ ڈسپوزیبل گلاس میں وہاں سے چائے لیتی تھی اور چسکیاں لیتے یونیورسٹی میں چلتی رہتی اور آس پاس کے ماحول میں جذب ہونے کی کوشش کرتی۔

شام ہو چکی تھی ہوا میں خنگی آ گئی تھی وہ چائے پیتے پیتے گاڑی تک پہنچی اور تھکے ہوئے انداز میں گاڑی کی پشت سے ٹیک لگا کچھ دیر کھڑی ہوئی۔ آنکھ کھول کر اس نے دیکھا تو بہت سے پرندے چہکتے ہوئے گھروں کی طرف لوٹ رہے تھے یہ اسکے بھی گھر لوٹنے کا وقت تھا۔ عام دنوں میں یونیورسٹی کے بعد وہ راول جھیل جسے لیک ویو پارک بھی کہتے ہیں کی طرف گاڑی دوڑا دیتی تھی جہاں ڈھلتے سورج کو دیکھتی یا جھیل کے بیک ایریا میں موجود گھنے جنگل میں جاتی اور دیکھتی کونسے جانور یا کیڑے

www.novelsclubb.com

مکوڑے پہلے یہاں موجود ہوتے تھے اور اب انکا نام و نشان نہیں۔ زیادہ وقت ہوتا تو پاکستان مونومنٹ چلی جاتی تھی جہاں سے ڈوبتا سورج بہت حسین لگتا تھا لیکن آج اسکی ہمت نہیں تھی کلاسز کے بعد اس نے تقریباً چار گھنٹے لائبریری میں گزار دیئے تھے اور اب گاڑی چلانے کی بھی ہمت نہیں تھی۔ خیر تھکی ہاری گھر پہنچی۔

دادی لان میں بیٹھی سبزیاں کاٹ رہی تھی۔ "سلام دادی۔۔"

اس نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔

"وعلیکم اسلام! اس وقت گھر لوٹ رہی ہو زمانہ دیکھا ہے کتنا خراب ہو گیا ہے صفا کو تو تمہاری پرواہی نہیں کب سے بیٹھی عذرا کے ساتھ گپیں ہانک رہی ہے۔"

دادی شاید پہلے سے تپی بیٹھی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اور وہ تمہاری بہنیں انہیں تو یاد بھی نہیں کوئی چوتھی بہن بھی ہے انکی کب سے کہہ رہی ہوں تمہیں فون کر کے پوچھ لیں لیکن مجال ہے جو کسی کے سر پہ جوں تک بھی رینگی ہو۔"

وہ بہت ناراض لگ رہی تھی۔

"اب تو آ گئی ہوں نادادی چھوڑیں آپ اور مجھے کیا ہونا ہے جانتی ہیں آپ بہت سخت جان ہوں کچھ بھی ہو جائے تو کچھ بھی نہیں ہوتا مجھے۔۔"

وہ ایک طنزیہ مسکراہٹ ہنسی تھی جو فضیلہ بی نے بھانپ لی تھی۔

"اسمارہ تم یہاں چھپی بیٹھی ہو تمہاری ماں تو کہہ رہی تھی گھر پہ نہیں تم؟"

www.novelsclubb.com

عذرا باہر آئی تھی اور آتے ساتھ ہی بولی تھی۔

"اسلام علیکم عانٹی!"

اسمارہ اٹھ کر انکی طرف آئی تھی۔

"ارے صفا اسکا رنگ تو پہلے سے زیادہ جل گیا دیکھو تو۔۔ وعلیکم اسلام۔"

انہوں نے اسکے رنگ پر تبصرے کے بعد سلام کا جواب دیا تھا۔

"اور کیسی مرجھا گئی ہے دیکھو تو اتنا سا منہ نکل آیا۔۔۔ بیمار ویمار تو نہیں یہ؟" عذرا نے ٹھوڑی پہ ہاتھ رکھ کر کن اکھیوں سے صفا کو دیکھا۔

لوگ ایسے ہی کرتے ہیں پہلے کسی انسان کو اس مقام پہ لے آتے ہیں کہ اسے اپنے وجود سے بیزار کر دیتے ہیں اور پھر پوچھتے ہیں اسکی یہ حالت کیوں ہے۔

لوگ پہلے زخم دیتے ہیں اور پھر انہی زخموں پر مرہم لگا کر خود کو مسیحا سمجھتے ہیں شاید اپنے ذات کی جھوٹی تسکین کے لیے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا کروں عذرا اب میں اب جو اللہ نے بنایا ہے وہی ہو گا۔"

صفا پریشانی سے بولی۔

"ہائے کیسی باتیں کر رہی ہو صفا کیوں نہیں کچھ کر سکتی اتنی کریمیں ہیں کوئی لگاؤ اسکو کون کرے گا اسکا رشتہ اس حالت میں جوان ہو گئی ہے اور تمہارا شوہر وہ وہاں کیا نام ہے اس ملک کا ہاں کوریا میں ہوتا ہے میری بیٹی بتا رہی تھی وہاں تو یہ سب بائیں ہاتھ کا کام ہے یہ ساری ٹی وی والی وہاں سے آئے رنگ گورا کرنے کے ٹیکے لگاتی ہیں تو تم کیوں نہیں بیٹی کے لیے کہتی اپنے شوہر کو؟"

اسمارہ سلام کے بعد اندر آ گئی تھی لیکن کچن سے پانی پیتے اسے عذرا کی ساری باتیں سنائی دے رہی تھیں۔

"آپا میں تو احمد حسین سے بات نہیں کرتی یہی اس سے چپکی رہتی ہے چوبیس گھنٹے خود کیوں نہیں کرتی اپنے لیے کچھ یہ خود اتنی ہٹ دھرم ہے مجال ہے جو کوئی بات سن لے میری اسکی یونیورسٹی ہے اور یہ ہے بس ہم سے تو بات بھی نہیں کرتی میں کیا ہی کروں"

www.novelsclubb.com

صفا نے شکایتوں کا پٹارا کھولا اور عذرا کو رخصت کرنے دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

اسمارہ کچن میں کھڑی انکی باتیں سن رہی تھی اور وہ انہیں بتا نہیں پا رہی تھی کہ انکی ایسی ہی باتوں کی وجہ سے وہ دن بدن مزید بدتر ہوتی جا رہی ہے۔

اسمارہ اپنے کمرے میں آ گئی تھی اور نہا دھو کر فریش ہونے کے بعد بٹر فلائی ہاؤس کی طرف گئی۔ جہاں تتلیاں نظر نہیں آ رہی تھی اندھیرا ہو چکا تھا تو وہ پتوں کے نیچے چھپ کر سو چکی تھی۔ مارچ میں بہار بھی اپنے عروج پر ہوتی ہے اور اس موسم میں تتلیاں پوری آب و تاب کے ساتھ کھلکھلا رہی ہوتی ہیں۔ مارچ سے لے کر ستمبر تک کے مہینے اسمارہ کے پسندیدہ تھے کیونکہ وہ ان مہینوں نیں تتلیوں کو بہت خوش دیکھتی تھی ایک پھول سے دوسرے پھول وہ خوشی سے جھومتی اڑتی دکھائی دیتی تھیں۔ اسمارہ کمرے میں آئی اور اس نے پریزینٹیشن بنانے کے لیے لیپ ٹاپ کھول لیا۔ اس نے ایک گھنٹے کے اندر تتلیوں کی پیدائش کے مراحل سے لے کر انکی

www.novelsclubb.com

ہماری زندگی اور ماحول میں اہمیت تک ساری انفارمیشن ترتیب دے دی تھی۔اب اسے کچھ پریکٹیکل ورک کرنا تھا جو وہ ترتیب دے رہی تھی۔اسکی سب سے بڑی مشکل یہ تھی کہ اسلام آباد میں کوئی بٹر فلائی گارڈن موجود نہیں تھا جہاں جا کر وہ خود تجزیہ کر سکتی کہ پہلے اور اب کی نسبت ہمارے ماحول نے انکی کون کون سی نسل پر کیا اثرات مرتب کیے ہیں۔بٹر فلائی گارڈن لاہور میں موجود تھا جہاں وہ اپنے بابا کے ساتھ بہت سال پہلے گئی تھی جسکے بعد اس نے یہاں آکر فرمائش کر کے اپنے گھر پہ بٹر فلائی ہاؤس چھوٹا سا بنایا تھا۔باپ کے بارے کہا جاتا ہے کہ

باپ وہ ہستی ہے جس سے دو ستارے مانگو تو پورا آسمان اٹھا لاتا ہے احمد حسین نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔اور اسمارہ کو اسکا چھوٹا سا بٹر فلائی ہاؤس بنوا کر دیا تھا پھر آسمارہ اسلام آباد کی تقریباً ہر نرسری چھان مارتی اور تتلیوں کے انڈے اکٹھے کرتی پچھلے کچھ عرصے سے اس نے جب بھی انڈے اکٹھے کرنے کی کوشش کی تھی اسے خاصی

www.novelsclubb.com

خواری ہوئی تھی کیونکہ انوائرمنٹ کی تبدیلی نے بہت سی چیزوں کی طرح تتلیوں پر بھی گہرا اثر چھوڑا تھا۔

"اسمارہ کیا ہر وقت ان کیڑے مکوڑوں میں گھسی رہتی ہو؟ کیا بنے گا تمہارا کچھ ہوش ہے دنیاداری کا؟" دادی نے آتے ساتھ ہی ڈانٹنا شروع کر دیا تھا اسمارہ گردن سیدھی کرتے خاموش رہی تھی۔

"گھرداری، دنیاداری اپنوں سے لوگوں سے بلکہ آدم زات سے ہی بیزار ہو گئی ہو کیا کر رہی ہو؟" دادی نے پاس بیٹھتے فکر سے کہا تھا۔

"تو دادی اور کیا کروں یہی تتلیاں میرا مستقبل ہیں انہی کے بہانے تو زندگی کٹ رہی ہے ورنہ جینے کے لیے تو میرے پاس اور کوئی وجہ ہی نہیں۔۔۔" اسمارہ نے یہ سخت بات انتہائی اطمینان سے کی تھی۔

"کل کو ہم نہ رہے تو سوچا ہے کیا بنے گا تمہارا؟ میں تمہاری ماں باپ۔۔۔۔ کتنا جی لیں گے مزید؟ اور بہنیں وہ اپنے گھروں کی ہو جائیں گی کون دے گا سہارا تمہیں

اسمارہ؟ کتنے رشتے آتے ہیں انکار کر دیتی ہو ان گونگی بہری تتلیوں کے پیچھے بھاگتے پہاڑ جیسی زندگی کاٹو گی کیا؟" اس بات پر اسمارہ گود میں سر دے کر ہنسی تھی۔

"رشتے؟؟؟؟ وہ جو میرے لیے آتے ہیں وہ رشتے ہیں؟؟؟" اسمارہ نے مذاق اڑایا۔

"تو تمہارے لیے کوہ قاف سے شہزادہ اترے گا؟" دادی نے برا منایا۔

"شہزادہ کون مانگ رہا ہے دادی؟؟؟ لیکن انسان بھی تو ہو کوئی دوسری شادی والا آجاتا ہے تو کوئی جاہل گنوار جنکو میری ضرورت ہوتی ہے مجھ سے محبت نہیں۔۔۔" اسمارہ نے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم سے کرے گا محبت کوئی۔۔۔" دادی دل کی صاف تھیں جو منہ میں آتا بول دیتی اسمارہ بچپن سے سنتی آئی تھی اسلیے اسے اتنا برا نہیں لگا تھا۔

"انکو تمہاری ضرورت ہے تو تمہیں بھی تو انکے سہارے کی ضرورت ہے نا ۔۔۔" دادی نے مزید بات بڑھائی۔

"دادی لوگ شادی پتہ نہیں سہارے ڈھونڈنے کے لیے کیوں کرتے ہیں۔۔۔ شادی تو محبت کے لیے کرنی چاہیے جس میں سہارے کی ضرورت ہی نہ پڑے دو لوگ خود بخود ایک دوسرے کو مکمل کر دیں۔۔"دادی نے حیرت سے اسمارہ کو دیکھا تھا۔

"سہارے تو کئی مل جاتے ہیں دادی محبت نہیں ملتی بس۔۔۔۔"اسمارہ نے دادی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کہا تھا۔

"اور مجھے شاید ملے گی بھی نہیں تو اسی لیے مجھے شادی نہیں کرنی۔۔۔۔۔میں ڈگری لوں گی اور اپنا ریسرچ ورک کروں گی بس۔۔۔"اسمارہ اٹھ کر باہر آئی تھی جبکہ دادی وہیں بیٹھے اسے تکتی رہ گئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

رات گہری ہو چکی تھی۔ گھنے درخت، تیز ہوا، پتوں کی سنسناہٹ کیڑے مکوڑوں کی آتی آوازیں یہ منظر اسکے لئے حسین نہیں خوفناک ہوتا جا رہا تھا گھنے جنگل میں وہ بیٹھی مدد کے لیے پکار رہی تھی اسکی پشت پہ سیاہ تتلی جیسے پر تھے لوگ اسکی طرف

بڑھ رہے تھے اور وہ خود کو سکیڑے بیٹھی تھی۔ "مجھے مت مارو پلیز مجھے مت مارو۔۔"

اور لوگوں کی آواز "تم منحوس ہو تم سیاہ تتلی ہو تم مارو اسے اللہ نے منحوس پیدا کیا ہے یہ بدقسمتی لے کر آتی ہے مار دو اسے۔"

سب اسکی طرف دوڑتے چلے آرہے تھے۔ "نہیں غلط کہہ رہے ہو تم رک جاو ایسا نہیں ہے"

اسکی پشت سے کسی کی آواز آئی تھی لیکن لوگ اس تک پہنچ چکے تھے اس سے پہلے کہ وہ گردن موڑ کر اس انسان کو دیکھتی کسی نے اس پر حملہ کیا اور وہ چیخ اٹھی۔

"آہ!" وہ چلائی اور اسکی آنکھ کھل گئی وہ خواب دیکھ رہی تھی اسے ان سیاہ تتلیوں کے خواب آتے رہتے تھے۔ لیکن آج اسے قدرے خوفزدہ کرنے والا خواب آیا تھا ویسے کوئی نارمل خواب آجاتا مگر آج وہ سمجھ نہیں پائی تھی

"میں سیاہ تتلی بنی بیٹھی تھی؟اور وہ انسان؟"وہ نہیں جانتی تھی اسے یہ خواب کیوں آتے ہیں دادی کو بتاتی تو وہ کہتی ضرور کچھ برا ہونے والا ہے جو کالی تتلیاں خواب میں آئی ہیں اور جن سیاہ تتلیوں کو وہ خود سے تشبیہ دیتی تھی وہ انکے بارے میں یہ سب نہیں سننا چاہتی تھی۔وہ پھر سے آنکھیں موند کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔

فلیش بیک

"ہادی ہیونگ!"

جے۔ہان نے آتے ہی اونچی آواز میں کہا(ہیونگ hyung کورین زبان میں لڑکے اپنے بڑے بھائی کو کہتے ہیں)۔

www.novelsclubb.com

"چہک رہے ہو! خیریت؟"

ہادی جو ایک کیفے میں بیٹھا پڑھ رہا تھا متوجہ ہوا

"دیکھ کے آرہا ہوں آپکی بھابھی کو!"

اس نے ٹوٹی پھوٹی ہندی میں جواب دیا۔

"کچھ نہیں ہو سکتا تمہارا۔"

ہادی مسکرادیا تھا۔

"ویسے اس لڑکی سے تم بات کرو نہ کرو میں ضرور کروں گا"

۔وہ پھر سے کتاب میں مصروف ہو گیا۔

"کیا تم کیا بات کرو گے"

"اسکا تھینک یو کروں گا اور کیا۔"

www.novelsclubb.com

ہادی نے کولڈ کافی کی ایک چسکی لی۔

"اس نے تمہیں جو پاگل کیا سو کیا لیکن ایک کام اچھا کر دیا دو بھائیوں کے بیچ فاصلہ ختم کر دیا اس نے تو تھینک یو تو بنتا ہے۔"

وہ مسکرایا۔

"اس نے فاصلہ کم نہیں کیا بلکہ ہندی نے کم کیا ہے آپ بھول رہے ہیں۔"

ہادی ہنسا۔

"مسٹر جے۔ہان ہندی بھی تو آپ اسی کے لیے سیکھ رہے ہیں نا؟"

ہادی نے اپنی کن پٹی اپنی شہادت کی انگلی سے ٹھکائی اور اپنی ذہانت کا اشارہ کیا۔

جے ہان ہنس دیا

"ویسے تمہیں نہیں لگتا تمہیں اس سے بات کر کے اپنی زندگی کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہیے میرا مطلب تم جانتے ہو وہ کس قسم کی لڑکی ہے ایک بار منع کر چکی ہے تمہیں اور تم ابھی بھی امید لگائے بیٹھے ہو؟"

ہادی سیریس انداز میں بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہادی ہیونگ!! اب وہ کیوں انکار کرے گی پہلے تو اسے یہ مسئلہ تھا میں مسلمان نہیں ہوں یہ بات بھی حل ہو گئی اور وہ دوستی نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لیے تو میں دو سال سے انتظار کر رہا ہوں کہ اسکو سیدھا نکاح کے لیے پروپوز کروں گا اسے کیوں انکار ہو گا بتائیں آپ؟"

اس نے کندھے اچکائے۔

"میری دعا ہے ایسا ہو جائے۔۔۔۔" ہادی نے ایک پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

ٹیبل پہ موجود ایک بیل بجی جو آنے والے کسٹمر کو دے دی جاتی ہے اور جب اسکا آرڈر تیار ہوتا ہے وہ بیل بجا کر کر اسے آرڈر لینے بلایا جاتا ہے۔"میں کافی لے آؤں۔"

جے ہان کافی لینے آ گیا تو ہادی مسکراتے ہوئے اسے دیکھتا رہا۔

ہادیل خان یعنی ہادی جے۔ہان کے سوتیلے باپ احمد حسین کے جگری دوست ساجد خان کا بیٹا ہے ہادی کے ماں باپ اسکے بچپن میں ہی کوریا سیٹل ہو گئے تھے احمد حسین اور ساجد خان کا مشترکہ انڈین اور پاکستانی کھانوں کا ریسٹورنٹ تھا جو اتیوان کے علاقے میں موجود تھا اور اسکا نام اتیوان کچن ہی تھا اس میں انڈین پاکستانی کھانے ملتے تھے ہادی بہت میچورا اور روبدار انسان ہے جے ہان سے دو سال بڑا ہے لیکن اس سے دس سال بڑا بن کر اسکا خیال رکھتا ہے فضول باتوں میں نہیں پڑتا اور زیادہ تر کام سے کام رکھتا ہے۔ہادی جے ہان کی بہن سومن کا منگیتر تھا ویسے تو انکا نکاح ہو چکا تھا مگر سب انکو ابھی منگیتر ہی سمجھتے تھے لیکن پھر بھی جے ہان ہادی سے بھی نہیں ملتا تھا کیونکہ جے ہان کو لگتا تھا اسکی بہن کا اسکے سوتیلے باپ نے اسکا برین واش کر کے اسکی جلدی شادی کر دی تھی تاکہ وہ اسے دوسری کورین لڑکیوں سے الگ کر سکیں لیکن بعد میں یہ غلط فہمی دور ہو گئی تھی جب یہ ہادی سے ملا تھا اور اسے ہادی اور سومن کی اصلی کہانی پتہ چلی تھی۔اور پھر جب سے اسے ماہا طیب کا پتہ چلا

تھا کہ وہ انڈین ہے اور کافی قدامت پسند بھی اور اس نے کورین بھی نہیں سیکھی تھی تو وہ اسکے لئے ہندی سیکھ رہا تھا تاکہ وہ ماہا طیب کو بتا سکے کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتا تھا تو اسکے لئے سومن نے اسے احمد حسین اور ہادی سے ملوا کر اسکی کئی غلط فہمیاں دور کیں تھیں۔

ہادی اتیوان ریسٹورنٹ میں باپ کی ہیلپ کرتا تھا اور شام کے بعد اکیڈمی میں کورین اور انگلش کی کلاسز دیتا تھا لیکن اب اسے کوریا میں ایک ہندی سیکھنے والا سٹوڈنٹ بھی مل گیا تھا۔ ہادی جے ہان کے پاگل پن پہ ہنس دیتا تھا یعنی جس لڑکی کو وہ جانتا نہیں بات نہیں کی وہ اسکے لئے کیسے کیسے خواب سجائے بیٹھا تھا۔

ہادی اور سومن اپنے دونوں والد کی مدد کے لیے فری ٹائم۔ میں اتیوان کچن چلے جاتے تھے جہاں ہادی انکی مدد کے لیے ان کے ساتھ کام کرتا تھا۔ ہادی وہاں اکثر بیٹھ کر گانے بھی گاتا تھا اور کسٹمرز لطف اندوز ہوتے تھے۔ ہادی نے ایک سائیڈ پہ اپنا چھوٹا سا بینڈ ایریا بنا رکھا تھا جہاں بیٹھ کر وہ جیمنگ کرتا تھا۔ سومن اور جے ہان

www.novelsclubb.com

بھی یونیورسٹی کے بعد یہیں آجاتے تھے اور پڑھائی کے ساتھ اچھی خاصی گپ شپ بھی لگا لیتے۔ سومن پچیس سال کی بہت نازک سی لڑکی تھی ویسٹرن طرز کے کپڑوں پہ ڈھیلا سا حجاب کرتی تھی اور اسکی وجہ تھی کہ وہ تین سال پہلے مسلمان ہو چکی تھی۔ حجاب اسکی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیتا تھا وہ بہت خوبصورت اور دل کی بہت صاف تھی۔

تقریباً دو سال پہلے کی بات ہے جب سومن اور ہادی نے ایک دوسرے سے محبت کا اظہار کیا اور ہادی نے سومن کو شادی کا کہا مگر سومن شادی نہیں کرنا چاہتی تھی اور اسکے پیچھے کی وجہ ہادی جانتا تھا مگر وہ بنا کسی رشتے کے سومن کے ساتھ تعلقات بنانے کے حق میں بھی نہیں تھا تو اس کے والد کی بات اسے یاد آئی۔

www.novelsclubb.com

یہ ان دنوں کی بات ہے جب ہادی کے والد ساجد نوجوان تھے انکے والد یعنی ہادی کے دادا دین کے معاملے میں بہت سخت دے۔ ساجد کو اپنی کلاس فیلو سے محبت ہو گئی اور وہ اسکے ساتھ رنگ رلیاں منانے لگے یہ بات ساجد کے والد صاحب کو

پتہ چلی اور انہوں نے خوب درگت بنائی اور پھر کان پکڑ کر مسجد کے ملع صاحب کے پاس لے گئے اور سارے گناہ کی تفصیل پیش کی۔ مولوی صاحب نے ساری بات سن کر کہا۔

"پسند کرنا کسی کو اپنے لیے منتخب کرنا الگ بات ہے اور ظاہری سی بات ہے ہم ایک دم سے تو پسند کر کے کسی سے اظہار محبت نہیں کرتے؟ اور اظہار ہی نہیں ہو گا تو بات اس سے آگے یعنی کسی بھی قسم کے گناہ تک پہنچنے کی یا حرام تعلق تک پہنچنے کی نوبت نہیں آتی ہاں البتہ اگر دو لڑکی لڑکا ہوش و حواس میں ایک دوسرے سے اظہار محبت کر دیں ایک دوسرے کے لیے جذبات کا زبانی اقرار کر لیں تو انکی بہتری اسی میں ہے کہ وہ جلد از جلد نکاح کر لیں۔" مولوی صاحب نے اپنی بات مکمل کی۔

www.novelsclubb.com

"نکاح؟ لیکن مولوی صاحب یہ تو ابھی بہت چھوٹے ہیں اور میں اتنی جلدی شادی بھی کروا سکتا کوئی دوسرا حل نہیں؟"

"کون کہہ رہا ہے لمبے چوڑے جھمیلوں میں پڑو میں نے تو نکاح کرنے کا کہا ہے جیسے منگنی کو رواج بنا رکھا ہے منگنی کہاں ہے ہمارے دین میں؟ تو اسی منگنی کی جگہ نکاح کر دو دونوں کے ماں باپ بہن بھائیوں کو بٹھا کے۔"

"ابھی یہ چھوٹے ہیں مولوی صاحب اگر کل کو بڑے ہو کر ایک دوسرے سے الگ ہونا چاہیں تو پھر؟ منگنی تو ٹوٹ جائے گی لیکن نکاح؟ اس میں تو طلاق استغفر اللہ!"

"دیکھو میاں! اللہ کے دین میں صرف عافیت اور آسانی ہے میں نے کہا نکاح کر دو وربل نکاح۔"

"وربل نکاح؟"

www.novelsclubb.com

وہ کیا ہے مولوی صاحب؟"

"دونوں کے ماں باپ کی رضامندی سے مولوی زبانی نکاح پڑھا دے تو نکاح ہو جاتا ہے میاں یہ کاغذی کاروائی تو دنیا کے لیے ہے اور اللہ نہ کرے اگر لڑکی لڑکے کی

نہیں بن پاتی تو ایسے نکاح میں اگر لڑکی اور لڑکے کے بیچ جسمانی تعلقات قائم نہ ہوئے ہوں تو زبانی طلاق دینے سے نہ صرف طلاق ہو جائے گی بلکہ اس لڑکی کو عدت کی بھی ضرورت۔ نہیں پڑے گی اور لڑکے کو مہر دینے کی۔ایسے جو منگنی ٹوٹتی ہے دو دو سال بعد تین تین سال بعد وہ جائز تعلق نہیں ہوتا وہ خدا کے ہاں ناجائز تعلق ہی ہوتا ہے۔اور نکاح اس مین تو اللہ خود اتنی برکت ڈال دیتا ہے کہ اسکے ٹوٹنے کی بہت کم توقع ہوتی ہے یہ ناجائز تعلقات سے دل بھر جاتے ہیں جائز تعلق سے نہیں۔۔"

"لیکن مولوی صاحب اگر زبانی کلامی نکاح ہو گا کوئی کاغذی ثبوت نہیں ہو گا تو اسکو بھی تو لوگ منگنی کی طرح سمجھیں گے لوگوں کو لگے گا لڑکی لڑکا بنا نکاح کے ساتھ ہیں دوسرے لفظوں میں ڈیٹ کر رہے ؟"

www.novelsclubb.com

"تو میاں تم فیصلہ کر لو تمہیں دنیا کی نظر میں سرخرو ہونا ہے یا اللہ کی نظر میں۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس بات کے بعد ساجد کے والد کچھ کہنے کے قابل نہیں رہے تھے کچھ کہنے کو ہوتا تو کہتے سو چل دیئے اور ساجد اور اس لڑکی کا نکاح ہو گیا۔

وہ لڑکی ہادی کی سگی ماں ہی تھی۔اس کے بعد انہوں نے یہ سبق ساجد کو بھی سکھایا اور اب ہادی بھی اسی اصول پر پابند تھا اسی لیے اس نے اور سومن نے گھر والوں کی موجودگی میں وربل نکاح کیا تھا جو دوسروں کو لگتا تھا کہ یہ دونوں ریلیشن شپ میں ہیں یا عام الفاظ میں ڈیٹ کر رہے ہیں۔

ہادی ایک نعت خواں بھی تھا ہادی کے گانے گانے،ایک طرف ڈیٹ کرنے اور پھر دوسری طرف نعتیں پڑھنے پر سب حیران ہوتے اور کچھ دل ہی دل میں اسے منافق تصور کرتے۔

www.novelsclubb.com

پریزنٹ ڈے

اکتوبر کے دن تھے اور سردی دن بدن بڑھ رہی تھی اور ان دنوں اسمارہ یونیورسٹی سے سیدھا گھر آجاتی تھی کہیں اور نہیں جاتی تھی۔۔اسمارہ تھکی ہاری گھر لوٹی تھی جب اس نے اپنے مین گیٹ سے صائم کی گاڑی کو نکلتے دیکھا۔صائم اپنی امی کے ساتھ تھا اسمارہ کے دل میں ایک کھٹکا سا پیدا ہوا اس نے جلدی سے گاڑی کھڑی کی اور تیز قدموں کے ساتھ دادی کے کمرے میں آگئی۔دادی ابھی ابھی اپنے کمرے میں داخل ہو رہی تھی دروازے میں ہی رک گئیں۔"اسمارہ کیا ہوا ہانپ کیوں رہی ہو؟"وہ اسمارہ کی سانس اکھڑتے دیکھ کر بولی تھی۔ "دادی یہ لڑکا؟"دادی جواب دیئے بغیر آگے چل دی تھی اور اسمارہ انکے پیچھے۔دادی سوال سننے کے بعد کمرے میں آگئیں تھیں اور آکر اپنے بیڈ کی ایک سائیڈ پہ بیٹھ گئی تھیں۔اسمارہ انکے پاس آکر بیٹھی اور جواب کا انتظار کرنے لگی۔ "آئلہ کا رشتہ طے کر دیا ہے تمہاری ماں نے"۔دادی نے قدرے مایوسی سے کہا تھا۔"ہاں وہ بات

جانتی ہوں میں کافی دن سے چل رہی بابا نے بھی بتایا تھا میں اس لڑکے کا" پوچھ رہی ہوں کون تھا یہ؟" وہ شاید سمجھ چکی تھی لیکن پھر بھی اسکی تردید سننا چاہتی تھی۔ """یہی لڑکا ہے صائم۔ دادی کچھ زیادہ خوش نہیں تھیں۔ اسمارہ کے چہرے کا رنگ اڑ چکا تھا۔ سارے منظر اسکی آنکھوں کے سامنے جھلملانے لگے تھے وہ اپنے کانوں پر یقین نہیں کرنا چاہتی تھی ایسا کیسے ہو سکتا تھا وہ جس نے اسے اس حالت میں پہنچا دیا تھا وہ اتنا بہادر کیسے ہو گیا اسکے گھر اسکی بہن کی زندگی میں آ گیا۔ "تمہارے بابا چاہتے تھے وہ جب پاکستان آئیں تو خود دیکھ بھال کر ہی کوئی مناسب جواب دیں لیکن صفا کو نہ جانے کونسی آگ لگی ہے اور اس لڑکے نے تو آئلہ پر کوئی جادو کر دیا ہے وہ بھی سننے کو تیار نہیں۔ کوئی اتہ پتہ نہیں کیسا لڑکا ہے کیسا نہیں بس اتنا بتا دیا تمہارے ساتھ یونیورسٹی پڑھتا ہے اور عذرا کے جاننے والوں میں سے ہے۔" دادی باتیں کرتی جا رہی تھی اور اسمارہ بے خودی کی حالت میں وہاں سے اٹھ کر کب آنے لگی اسے احساس نہیں ہوا۔ اسے اپنے ارد گرد کچھ محسوس نہیں ہو رہا

www.novelsclubb.com

تھا وہ اپنے کمرے میں آئی اور دروازے کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی۔"میں آئلہ کو سب سچ بتاؤں گی وہ سچ جان کر خود انکار کر دے گی ہاں کر دے گی انکار ۔۔۔۔۔"وہ سوچتے ہوئے جلدی سے اٹھی تھی اور آئلہ کے کمرے کا رخ کر لیا تھا آئلہ کے کمرے میں پہنچ کر وہ کچھ لمحے رکی تھی اور پھر ہمت کر کے اندر آئی تھی۔"صائم سے رشتہ ہو گیا تمہارا؟"وہ ڈرتے ڈرتے بولی تھی کیونکہ آج سے پہلے وہ کبھی کسی کی زندگی کے فیصلوں پہ اسطرح سے بات نہیں کرتی تھی وہ تو اپنے لیے بھی بات نہیں کرتی تھی دوسرے تو بہت دور کی بات ہے۔"ہاں ۔۔۔۔"آئلہ فون میں مصروف چہک کر بولی۔"صائم اچھا لڑکا نہیں ہے آئلہ۔۔۔۔۔"اسکی آنکھوں میں خوف،ڈر،اور دکھ ایک ساتھ امڈ آیا تھا۔"اب تم کہو گی بہت سی لڑکیوں کے ساتھ فرینڈ شپ ہے اسکی بہت فرینک سا ہے تو یہ سب میں پہلے سے جانتی ہوں اور تمہاری سوچ گھسی پٹی ہو گی میری نہیں ہے۔تو تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں میں بہت خوش ہوں"آئلہ موبائل سکرین پہ نظریں

www.novelsclubb.com

جمائے بولی تھی۔"آئلہ اسکی صرف دوستی نہیں ہوتی بلکہ۔۔۔۔۔"اسمارہ کہتے کہتے رکی تھی۔"اسمارہ! صائم نے پہلے دن ہی مجھے سب کچھ بتادیا تھااور صرف اپنے بارے میں ہی نہیں تمہارے بارے میں بھی۔"وہ اسمارہ کے قریب آئی تھی اور اسمارہ کو لگا وہ اسکے پاؤں میں گر کر ابھی بے ہوش ہو جائے گی۔"اور اس نے یہ بھی بتایا ہے وہ صرف ایک مذاق تھا اسے کیا معلوم تم سائیکو اس بات کو اتنا دل پہ لے لو "مسکرا کر پیچھے ہٹی تھی۔مذاق؟وہ صرف مذاق تھا؟جس واقعے نے اسمارہ سے جینے کی کچھ آخری وجوہات بھی چھین لی تھیں وہ مذاق تھا؟جس نے اسمارہ کو خود سے بیزار کر دیا تھا وہ مذاق تھا؟اسمارہ کے ذہن میں بیسیوں سوال ابھرے تھے۔"اور جانتی ہو جب اس نے بتایا تو میں کتنا ہنسی تھی تمہاری بے وقوفی پر۔۔۔"آئلہ ہنسی تھی؟وہ جس دن اسمارہ اتنا روئی تھی کہ اسکے بعد کبھی نہیں روئی اس دن کو یاد کر کے آئلہ ہنسی تھی؟وہ بے یقینی سے سامنے کھڑی بہن کو دیکھ رہی تھی اور اسکے الفاظ پر یقین کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔"اور پلیز بھول جاؤ تم بھی اس بات کو

www.novelsclubb.com

اب۔صائم کب سے بول رہا تھا وہ تم سے سوری کرے گا بٹ میں نے تمہاری طرف سے اسکی سوری ایکسیپٹ کرلی تھی۔سو اب تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔اور پلیز تم خود تو کبھی کسی بات سے خوش نہیں ہو سکتی میں جو چھوٹی موٹی خوشیاں حاصل کر رہی ہوں ان کے رنگ میں بھنگ مت ڈالنا۔۔۔۔۔"وہ اسکا گال تھپکا کر چلی گئی تھی۔اسمارہ اپنی جگہ جامد کھڑی تھی۔اسے لگ رہا تھا وہ بے ہوش ہو جائے گی مر جائے گی مگر اسے تو ہلکی سی جنبش بھی نہیں ہوئی تھی۔وہ لڑکا جسے دیکھ کر اسے اپنا آپ ایک تماشہ لگنے لگتا تھا وہ انکے خاندان کا حصہ ہو گا۔

"کیوں اللہ ہر بار کیوں جیسے مجھے لگتا ہے اس سے بڑھ کر آپ مجھے کیا دکھ دیں گے آپ اس سے بھی گہرا زخم لگاتے ہیں کیوں۔۔۔۔۔۔ایک ہی بار موت کیوں نہیں دے دیتے؟کیوں؟دنیا کے قابل تو میں نہیں ہوں کیا آپ اپنے قابل بھی نہیں سمجھتے مجھے؟پھر مجھے بنایا ہی کیوں؟"وہ بنا آواز کے چیخی تھی اسکا دل درد کی شدت سے جیسے پھٹ رہا تھا اسکے گلے شکوے بڑھتے جاتے تھے۔اسکے غموں کی فہرست

www.novelsclubb.com

کے ساتھ۔۔۔ کتنا مشکل ہوتا ہے نا مرنے تک زندہ رہنا۔۔۔۔۔۔؟ وہ کمرے کی طرف لوٹتے سوچ رہی تھی

فلیش بیک

"شخصیت کی اقسام شخصیت کی قسم کے ماڈل عام رویے کے نمونوں کی بنیاد پر لوگوں کو مختلف گروہوں میں درجہ بندی کرتے ہیں۔ایک مشہور ماڈل شخصیت کی چار اقسام بتاتا ہے: قسم A: انتہائی حوصلہ افزائی اور منظم، لیکن مسابقتی اور کمال پسند۔

قسم B: آرام دہ اور لچکدار، لیکن اتنا مہتواکانکشی نہیں۔

قسم C: بہت باضمیر، لیکن جذباتی اظہار میں مشکل ہے۔

قسم D: مایوسی، فکر مند، اور تنہائی اور پریشانی کا شکار

Myers-Briggs۔شخصیت کی اقسام ایک اور مشہور شخصیت کی قسم کا ماڈل Myers-Briggs Personality Type Indicator (MBTI)ہے۔یہ پیمائش کرتا ہے کہ آپ کس طرح کئی مختلف زمروں میں آتے ہیں:

انٹروورژن(I)یاایکسٹراورسیشن(E)سینسنگ(S)یاوجدان(N)سوچ(T) یااحساس(F)فیصلہ کرنا(J)یاسمجھنا(P)یہ نتائج متعدد طریقوں سے یکجاہو کر شخصیت کی 16اقسام تشکیل دیتے ہیں۔مثال کے طور پر اگر آپ ENFJ شخصیت کی قسم ہیں،تو آپ: دوستانہ اور باہمی تعاون کرنے کی کوشش کریں۔ تخلیقی ہیں اور "بڑی تصویر" کے بارے میں سوچنا پسند کرتے ہیں۔اپنے فیصلہ سازی میں احساسات اور اقدار کو ترجیح دیں۔ایک منصوبہ پر عمل کرنے اور منظم ہونے کو ترجیح دیں اگر آپ ISTP شخصیت کی قسم ہیں،تو آپ: محفوظ اور پرسکون رہنے کی کوشش کریں۔ ٹھوس حقائق اور اعمال پر توجہ دیں۔فیصلہ سازی

www.novelsclubb.com

میں معروضی معلومات اور منطق کو ترجیح دیں۔لچکدار ہیں اور بے ساختہ لطف اندوز ہوتے ہیں۔"

جے۔ہان بولتے بولتے رکا تھا جبکہ پوری کلاس میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔"

پرسنیلٹی پہ تمہاری ریسرچ اور اور تمہاری دلچسپی قابل تعریف ہے جے۔ہان!

لیکن سائیکولوجی صرف انسان کی شخصیت کو جانچنے کا نام نہیں تمہیں اس سے بڑھ کر کام کرنا ہوگا۔"پروفیسر کم آگے بڑھ کر بولے تھے۔

"جانتا ہوں سر! لیکن سائیکولوجیکل مسائل زیادہ تر شخصیت کی وجہ سے ہی جنم لیتے ہیں ہماری شخصیت ہماری سوچ پر اثر انداز ہوتی ہے اور میں چاہتا ہوں میں سائیکولوجیکل مسائل حل کرنے کی بجائے ایسا لائحہ عمل تیار کروں جو ان مسائل کو پیدا ہی نہ ہونے دے۔ہماری زندگی میں ہمارا ماحول اور اسکے رویے ہماری شخصیت بناتے ہیں ہماری شخصیت ہماری سوچ کو ترتیب دیتی ہے میں چاہتا ہوں سائکولوجی سے زیادہ پرسنیلٹی ڈویلپمنٹ پہ کام کروں تاکہ انسان کو اس نہج پہ جانے سے پہلے

اسکی مدد کر سکوں۔۔" یہ بات سن کر پروفیسر کم کے ساتھ سٹوڈنٹس کی بھی آنکھیں کچھ دیر کے لئے باہر آئی تھیں۔پروفیسر نے اسے تعریف بھری نگاہوں سے دیکھا جبکہ کلاس میں اس کے بارے میں چہہ مگوئیاں شروع ہو گئی تھی اور وہ مسکراتے ہوئے اپنی سیٹ پر آکر بیٹھ گیا تھا۔۔"ہان۔سو من شی!"(شی کورین زبان میں صاحب یا صاحبہ کے لیے استعمال ہوتا ہے)پروفیسر نے اسکے ساتھ بیٹھی لڑکی کو مخاطب کیا تھا۔آپ آئیں اور اگلے ٹاپک پر سٹوڈنٹس کو اپنی پریزینٹیشن پیش کریں۔ہان۔سو من جے۔ہان کی بہن تھی اور اسکی جونیئر بھی سو من اپنی ناساز طبیعت کی وجہ سے جے ہان سے پڑھائی میں پیچھے رہ گئی تھی۔سو من اپنی پڑھائی کے معاملے میں جے۔ہان پر بہت ڈیپینڈ کرتی تھی اور وہ بھی کھلے دل سے اسکی مدد کرتا تھا اور ابھی بھی جے۔ہان نے اسے پر اعتماد رہنے کا اشارہ کیا تھا تو وہ اٹھ کر سامنے جا کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

پریزنٹ ڈے

وہ لان میں بیٹھی ٹھنڈی ہواؤں کو محسوس کر رہی تھی کیونکہ اکتوبر کے بعد اسلام آباد کی ٹھنڈ میں ایسے باہر بیٹھنا اسکے لیے آسان نہیں ہوتا تھا۔اسکو میسج ریسیو ہوا اس نے کھول کر دیکھا۔"Hi this is me Jae Yeong here...."

"جے ینگ؟"اسمارہ نے دل میں سوچا۔"کون جے ینگ؟"اس نے انگلش میں جواب دیا۔"وہی جس نے آپکے بابا سے آپکے رشتے کی بات کی تھی۔"اسمارہ چونک گئی۔"کیا؟آپکو نمبر کس نے دیا میرا؟اور میں انکار کر چکی ہوں بابا نے بتادیا ہوگا آپکو۔۔۔"اسمارہ نے جلدی سے میسج ٹائپ کر کے سینڈ کیا۔"جانتا ہوں اور اسی لیے تو میں نے آپ سے بات کرنے کا سوچا کہ آخر آپ نے انکار کیوں کیا؟"

"آپ مجھے بنا دیکھے بنا جانے رشتہ بھیج رہے ہیں صرف اس لیے کہ میں مسلمان ہوں؟انسان نہیں سمجھتے آپ مجھے؟""آپ بھی تو مجھے نہیں جانتی اور یہی تو میں

www.novelsclubb.com

سوچ رہا ہوں کہ مجھے بنا جانے آپ نے انکار کیوں کیا؟اور رہی بات آپکو جاننے کی تو آپکو کس نے کہا میں میں آپکو نہیں جانتا؟اور صرف اسلئے شادی کرنا چاہتا ہوں کہ آپ مسلمان ہیں؟""آپ نے بابا سے یہی کہا""وہ تو میں نے آپ کے بابا کے سامنے کہا اب انکے سامنے اگر میں کہتا میں نے جب آپکی بیٹی کو پہلی بار دیکھا تو مجھے اس سے پیار ہو گیا میں چاہتا ہوں میں اس سے شادی کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے پاس رکھ لوں اب ایسا کہنا مناسب لگتا کیا؟"اسمارہ کو اس قسم کے جواب کی امید نہیں تھی "آپکو شرم نہیں آتی نہ جان نہ پہچان کیسی باتیں کر رہے ہیں؟اور خبردار جو دوبارہ میسج کیا"اس نے میسج سینڈ کر دیا۔پتہ نہیں بابا نے کیا سوچ کے اسکے لئے مجھے راضی کرنا چاہا عجیب فلرٹ انسان!اس نے دل ہی دل میں کوسا۔اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا اور ٹھنڈ بھی اسمارہ نے خود کو ڈھانپ لیا اور اٹھ کر اندر آ گئی۔

فلیش بیک

میں تینوں... سمجھاواں کی

نہ.... تیرے باجوں لگدا جی۔۔

تُو کی جانے.... پیار میرا

میں کراں انتظار..... تیرا

تُو دل تُو یوں جان میری

میں تینوں... سمجھاواں کی

نہ.... تیرے باجوں لگدا جی۔۔

www.novelsclubb.com

میرے دل وچ.... رہ کے میرے

دل دا حال نہ جانے...!

تیرے باجوں.... کلیاں بے کہ

روندے نین نمانے...!

جینا میرا... مرنا میرا نال تیرے سی

کر اعتبار میرا، میں کراں انتظار تیرا

تُو دل تُو یوں جان میری

میں تینوں... سمجھاواں کی

نہ.... تیرے باجوں لگدا جی۔۔

www.novelsclubb.com

سُنجھئیاں سُنجھئیاں دل دیاں گلیاں

سُنجھئیاں میری آں باوا آں

آجا تیریاں خشبو وآں نُوں

لب دئیاں میری اں ساواں

تیرے بنا۔۔۔کی ویں کراں دُور اُداسی

کر اعتبار میرا، میں کراں انتظار تیرا

تُو دل تُو یوں جان میری۔۔۔

میں تینوں... سمجھاواں کی

نہ.... تیرے باجوں لگدا جی۔۔۔۔

ہادی کی سریلی آواز نے اتیوان کی فضاؤں میں عجب سماں باندھ دیا تھا۔ہادیل خان یعنی کوئل کی کوک۔۔۔۔اسکا نام اسکے دادا نے بڑے پیار سے رکھا تھا اور اس نام کا اسکی پرسنیلٹی پر گہرا اثر ہوا تھا اور اسکی آواز واقعی کوئل کی کوک جیسی مدھر تھی۔

ہادی کے گائے ہر جملے کے ساتھ جے ہان کی نظروں کے سامنے سے ماہا طیب کی صورت گزر جاتی تھی۔اسکے دل کا حال یہ جملے بہت اچھے سے بیان کر رہے تھے وہ

اتیوان کچن کے ایک کونے میں دیوار سے سر لگائے اس گانے کو دل گہرائیوں سے محسوس کر پا رہا تھا۔

وہ صبح کے وقت راول جھیل آئی تھی مارچ کا مہینہ جا بجا پھول کھلے تھے موسم بہت خوبصورت تھا ٹھنڈی ہوائیں اور دھوپ راول جھیل کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔اس وقت رش تقریباً نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔اس نے اپنا موبائل نکالا اور ٹائم لیپس پہ لگا کر راستے کے درمیان لگے لنٹانا lantana کے پودوں کے سامنے رکھ دیا۔ لنٹانا کے پودے بٹر فلائز کو اٹریکٹ کرنے والے بہترین پودوں میں سے ایک پودا ہے جو راول جھیل کی پارک میں بنے رستوں کے درمیان فوٹ پاتھ پر لگائے گئے تھے۔ یہ پودے اسلام آباد میں بڑی تعداد میں اگتے تھے لیکن کنسٹرکشن اور زمینوں کو فرٹیلائز کرنے کے لیے پیسٹی سائیڈز کے استعمال نے

انہیں تقریباً ناپید کر دیا ہے۔اسمارہ اکثر اپنے والد کے ساتھ یہاں آتی تھی اور آج سے تقریباً دس سال پہلے بہار کے موسم میں اسے تتلیاں اڑتی دکھائی دیتی تھی لیکن آج اسے وہاں بیٹھے تین گھنٹے سے زیادہ وقت ہوا لیکن ایک بھی تتلی وہ کیپچر نہیں کر پائی۔وہ موبائل بند کر کے بیگ اٹھائے واپس گاڑی کی طرف بڑھی۔

بیس مارچ کا دن تھا اور اسکا کام تقریباً ہو چکا تھا۔ سبھی سٹوڈنٹس بہت محنت کر رہے تھے۔اسکے کلاس میٹس میں سے رابی نے بھی حصہ لیا تھا۔وہ بہت خوبصورت ہونے کے ساتھ ذہین بھی بہت تھی۔اسمارہ اپنا لیپ ٹاپ کھولے کام کر رہی تھی۔

"ہائے اسمارہ تم نے complete کر کی رپورٹ؟"رابی نے آتے ساتھ ہی پوچھا تھا۔"نہیں بس کچھ فائنل چیجنگز کرنی ہیں اور پروف ریڈنگ کے لیے پروفیسر فیاض کو دینا ہے وہ فائنل کریں گے تو میں satisfy ہونگی۔"اسمارہ نے مطمئین انداز میں جواب دیا۔"اچھا میں کہہ رہی تھی اگر تم پروفیسر فیاض سے مجھے وہ ریسرچ رپورٹ لے کر دے دو جو پچھلے سال انہوں نے ہمالئین براؤن بئیر پر تیار

www.novelsclubb.com

کی تھی اور کینیڈا کی یونیورسٹی سے انہیں ایوارڈ بھی ملا" اس نے آنے کی اصل وجہ بتائی۔ "تم کیا کرو گی اس رپورٹ کو؟ میرا مطلب وہ تو انکی پرسنل ریسرچ ہے وہ دیں نہ دیں" وہ سمجھی نہیں۔ "اوہو مجھے کچھ inspiration لینی ہے انکی رپورٹ سے۔ "تو تم خود کیوں نہیں مانگ لیتی؟" رابی نظریں چرا گئی۔ "میں جانتی ہوں تم وہی رپورٹ سیمینار میں اپنے نام سے پیش کرنا چاہ رہی ہو اسی لیے تم چاہتی ہو میں پروفیسر فیاض سے لوں تاکہ وہ منع بھی نہ کر سکیں اور تم پر بات بھی نہ آئے۔ "اسمارہ کو پلان سمجھ آیا" اسمارہ ڈارلنگ سمجھو بات کو تین دن گزر گئے تین دن باقی ہیں میں کیسے اتنے کم وقت میں ریسرچ تیار کروں گی خود سوچو!" وہ اسکے پاس بیٹھ گئی۔ "تو یہ بات پہلے سوچنی چاہیے تھی تمہیں میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتی۔۔" اسمارہ وہاں سے اٹھ کر آ گئی اور رابی غصے سے لال ہو گئی۔

"شخصیت کی خصوصیات

کچھ شخصیت کے نظریات وسیع شخصیت کی اقسام کے بجائے انفرادی خصلتوں پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ ہر ایک خصوصیت جیسے کہ ماخوذ یا رضامندی—ایک سپیکٹرم پر موجود ہے، اور وہ آپ کی شخصیت کی مزید مکمل تصویر بنانے کے لیے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

فائیو فیکٹر ماڈل (یا بگ فائیو) شخصیت کے پانچ خصائص پر توجہ مرکوز کرتا ہے:

1. تجربے کے لیے کشادگی۔ زیادہ کھلے پن کے حامل لوگ زیادہ متجسس ہوتے ہیں اور نئے تجربات کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ جو لوگ کھلے پن میں کم ہوتے ہیں وہ زیادہ روٹین پر مبنی اور روایتی ہوتے ہیں۔

2. دیانت داری۔ انتہائی باضمیر لوگ زیادہ منظم، خود پر قابو رکھتے ہیں اور اہداف پر توجہ مرکوز رکھتے ہیں۔ کم ضمیری والے لوگ غیر منظم، آرام دہ اور غیر متوقع ہوتے ہیں۔

3. اسراف۔انتہائی ماورائے ہوئے لوگ سبکدوش، جارحانہ اور اظہار خیال کرنے والے ہوتے ہیں۔انٹرووورٹس زیادہ محفوظ اور نجی ہوتے ہیں۔تاہم، جو لوگ انٹرووورٹ ہیں وہ ضروری نہیں کہ شرمندہ ہوں۔

4. رضامندی جو لوگ بہت زیادہ راضی ہوتے ہیں وہ پرہیزگار، بھروسہ کرنے والے اور تعاون کرنے والے ہوتے ہیں۔اس سپیکٹرم کے دوسرے سرے پر لوگ زیادہ تنقیدی اور دوسروں پر کم اعتماد کرتے ہیں۔

5. نیوروٹکزم۔انتہائی اعصابی لوگوں میں منفی جذبات کا زیادہ امکان ہوتا ہے اور وہ آسانی سے پریشان ہوتے ہیں۔جن لوگوں میں نیوروٹکزم کم ہوتا ہے وہ زیادہ جذباتی طور پر مستحکم اور محفوظ ہوتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"بگ فائیو کا نظریہ کس حد تک جامع تصور کیا جا سکتا ہے؟میرا مطلب MBTI کے ماڈل میں 16 قسم کی شخصیات بلکہ ان سے بھی زیادہ کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اور بگ فائیو؟"

سومن لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اب سامنے بیٹھے جے۔ہان سے متوجہ تھی جو اسے بریک کے دوران لیکچر سمجھا رہا تھا۔

"بگ فائیو کی تھیوری پانچ بڑی اقسام کی نشاندہی کرتی ہے اور MBTI ماڈل کی وہ سولہ اقسام انہی پانچ اقسام کی تفصیل ہیں۔جیسے ایک تھیوری پیش ہوتی ہے تو اس پر مزید مشاہدات کر کے ہم نئے مفروضوں تک پہنچتے ہیں ویسے ہی بگ فائیو کی تھیوری کو مد نظر رکھتے ہوئے ہی MBTI ماڈلز کو دیکھا جاتا ہے۔"

"جو بات تم نے کلاس میں کی کیا واقعی پرسنیلٹی ہمارے دماغ کو انفلوینس کرتی ہے یا دماغ پرسنیلٹی کو؟"

سومن اسکی اس بات پر ابھی بھی اٹکی تھی۔

"دیکھو سومن جتنا ابھی تک میں نے سیکھا اور مشاہدہ کیا میں اس علم کے لحاظ سے بات کر رہا تھا اب دیکھو شخصیت کی نشوونما کیسے ہوتی ہے۔؟

شخصیت کی نشوونما کے بارے میں بہت سے مختلف نظریات ہیں۔ان میں سے کچھ ابتدائی سماجی تعاملات، ماحول اور تجربات کی اہمیت پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر، اٹیچمنٹ تھیوری کے مطابق، بچپن کے دوران آپ کے بنیادی نگہداشت کرنے والے کے ساتھ آپ کے تعلقات کا تجربہ بعد کی زندگی میں آپ کے اٹیچمنٹ کے انداز کو متاثر کرتا ہے۔اس تصور کا تعلق شخصیت کی نشوونما سے بھی ہو سکتا ہے۔مثال کے طور پر، اگر آپ کی دیکھ بھال کرنے والے نے آپ کو محفوظ اور پیار کا احساس دلایا، تو ہو سکتا ہے کہ آپ زیادہ خود اعتمادی اور دوسروں پر بھروسہ کریں۔اگر آپ کا نگہداشت کرنے والا لاپرواہ تھا، تو ہو سکتا ہے کہ آپ پریشان اور چپکے ہوئے ہوں یا پیچھے ہٹ جائیں اور ناقابل اعتماد ہوں۔

www.novelsclubb.com

آپ کے بنیادی دیکھ بھال کرنے والے کے علاوہ دوسرے لوگ بھی آپ کی شخصیت کو متاثر کر سکتے ہیں۔ساتھی، دوست، خاندان کے اراکین، اور یہاں تک کہ اجنبی بھی آپ کے نقطہ نظر اور طرز عمل کو تشکیل دے سکتے ہیں۔

سماجی تعامل کا نظریہ بتاتا ہے کہ آپ دوسرے لوگوں کے رویے کے بارے میں اپنے مشاہدات سے متاثر ہیں اور آپ ان کے رویوں اور اعمال کے نتائج کو کیسے سمجھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اگر آپ کسی کو کامیابی سے دھونس کا استعمال کرتے ہوئے دیکھتے ہیں، آپ ان کے جارحانہ رویے کی نقل کرنے کے لیے حوصلہ افزائی محسوس کر سکتے ہیں۔ تاہم، اگر آپ دیکھتے ہیں کہ اس کے ساتھیوں کی طرف سے بدمعاشی کی جا رہی ہے، تو آپ یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ جارحانہ شخصیت کی خصوصیات کو سزا دی جاتی ہے، انعام نہیں دیا جاتا۔ اسی طرح، آپ اپنے رویے کا نمونہ کسی ایسے بھائی کے بعد بنا سکتے ہیں جو توجہ اور مقبولیت حاصل کرنے کے لیے مزاح کا استعمال کرتا ہے۔

www.novelsclubb.com

یہاں تک کہ جن لوگوں کو آپ صرف ٹیلی ویژن، فلم، یا سوشل میڈیا پر دیکھتے ہیں، وہ بھی شخصیت کے رول ماڈل کے طور پر کام کر سکتے ہیں۔ آپ نے ایک سپر ہیرو کی جرات مندانہ لیکن سنجیدہ خصوصیات کو اپنایا ہو گا جسے آپ نے بچپن میں ٹی

وی شو میں دیکھا تھا۔ یہ سب کچھ اس بات پر آتا ہے کہ آیا آپ کو یقین ہے کہ جس شخص کا آپ مشاہدہ کر رہے ہیں اسے اس کے رویے کی وجہ سے انعام یا سزا دی جا رہی ہے۔

شخصیت مکمل طور پر اس کا نتیجہ نہیں ہے جس طرح آپ کی پرورش ہوئی یا آپ نے زندگی بھر کیا تجربہ کیا۔ کہیں آپ کے مزاج کا 20 سے 60 فیصد کے درمیان جینیاتی عوامل سے تعین کیا جا سکتا ہے۔ مختلف ماحول میں پرورش پانے والے ایک جیسے جڑواں بچوں کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں افراد کی شخصیت کی بہت سی خصوصیات ملتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

اسی طرح، آپ کے جینز آپ کو شخصیت کے بعض عوارض یا اضطراب اور افسردگی جیسے حالات پیدا کرنے کے زیادہ خطرے میں ڈال سکتے رہی بات کہ شخصیت آپ کی دماغی صحت کو کیسے متاثر کر سکتی ہے۔ تو شخصیت کی قسم آپ کی ذہنی اور جسمانی

صحت دونوں پر بہت سے اثرات مرتب کر سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، جب کہ زیادہ تر لوگ وقتاً فوقتاً اضطراب کا تجربہ کرتے ہیں، کچھ لوگ اس کا تجربہ دوسروں کے مقابلے میں اکثر اور زیادہ شدت سے کرتے ہیں۔ اگر آپ فطرت کے لحاظ سے پریشان ہیں، تو آپ کو ایک ایسے چکر میں پڑنے کا زیادہ امکان ہے جس میں اضطراب مزید مسائل پیدا کرتا ہے، جیسے کہ بے خوابی اور موڈ میں تبدیلی۔

مخصوص شخصیت کی خصوصیات آپ کی صحت کو متاثر کرنے کے لیے بھی کام کر سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر، کچھ محققین اعلیٰ اعصاب پرستی، کم مبالغہ آرائی، اور کم ضمیری کے مجموعے کو "کمزور شخصیت" یا "مسیری ٹرائیڈ" کہتے ہیں۔ ان تین خصلتوں کے حامل افراد آسانی سے تناؤ کا شکار ہو جاتے ہیں، اور زیادہ امکان ہے کہ وہ سماجی طور پر پیچھے ہٹ جائیں یا غیر صحت بخش طریقے سے نمٹنے کے طریقہ کار کی طرف رجوع کریں، جیسے کہ شراب نوشی۔ یا آئسولیشن۔"

www.novelsclubb.com

سومن کی سمجھ میں آدھی باتیں آرہی تھیں اور آدھی باتوں پر وہ بس سر ہلائے جا رہی تھی۔

"امید کرتا ہوں تمہیں تمہارے سوالوں کے جواب مل گئے ہوں گے۔"

جے ہان نے تسلی چاہی "ہاں ہاں۔۔"سومن مزید لیکچر سننے کے موڈ میں نہیں تھی۔

"ہادی نہیں آیا ابھی تک؟"

سومن نے کیفے میں نظر دوڑائی تھی۔

"آنے والے ہوں گے وہ اس وقت گھر جاتے ہیں نا۔۔۔لو آ گئے"

www.novelsclubb.com

"کہاں رہ گئے تھے؟"سومن نے پوچھا۔

"یہ کیا ہے؟"ہادی نے سومن سے پوچھا۔

"پھول ہے اندھے تمہارے لیے لائی ہوں تم نے تو مجھے دینا نہیں"

وہ منہ بنا کر بولی۔

"تھینکس پر کہیں یہ بھی ان صاحب کی کارستانی تو نہیں؟"

وہ جے ہان کی طرف دیکھ کر بولا۔

"ہیونگ تم سومن پہ شک کر رہے ہو؟"

"مجھے سومن پہ شک نہیں لیکن تم پہ بھی یقین نہیں کیا جا سکتا۔"

ایسا کیوں؟"

"feb14 بھولا نہیں ہوں میں"

"اوہ گاڈ ہادی ہیونگ اتنی چھوٹی سی بات کی وجہ سے تم نے مجھ پہ ٹرسٹ کرنا چھوڑ دیا چچ چچ"

www.novelsclubb.com

ہادی اس کو دیکھ کر گردن ہلانے لگا۔

14 فروری آج سے تقریباً ایک ماہ پہلے ویلنٹائن ڈے کا دن تھا جب سومن کو ہادی کی طرف سے اور ہادی کو سومن کی طرف سے محبت بھرے پیغامات ریسیو ہوئے اور دونوں ویلنٹائن ڈے کے دن ایک بیچ پر پہنچ گئے جہاں خوبصورت پھولوں کی سجاوٹ کی گئی لائٹس اور پھول کی مدد سے ایک راہداری بنائی گئی تھی جس کے سامنے سارنگ ہے یو! لکھا تھا کورین میں جسکا مطلب ہے i love you...

سومن پہلے پہنچ گئی اور یہ سب دیکھ کر حیران رہ گئی۔

"آہ ہادی نے اتنا سب کیا میرے لیے اور میں فضول میں اس سے ناراض رہی"

"ویسے اتنا رومینٹک ہے تو نہیں لیکن واہ"

وہ آگے بڑھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

ہادی آیا اور وہ بھی یہ سب دیکھ کر حیران رہ گیا۔

"ایک تو یہ کورین لوگ ہر موقع کو ڈبل ٹرپل مناتے ہیں ایک ویلنٹائن ڈے کے لیے سومن نے پورا شادی کا سیٹ لگا دیا"

وہ بھی آگے بڑھا اور سامنے اسے سومن نظر آئی۔

"ہادی تھینک یو تم نے میرے لیے اتنا کیا میں بہت خوش ہوں"

"میں نے؟ سومن مجھے لگا یہ تم نے کیا ہے مجھے پھولوں کے ساتھ کارڈ ملا جس پر تمہارا میسج تھا"

"ایسا ہی مجھے بھی ایک کارڈ ملا تھا پھولوں کے ساتھ"

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر حیران ہوئے"

www.novelsclubb.com

"Say Kimchi"

ایک انسان کی آواز آئی جس نے انکی پکچر لی تھی کوریا میں لوگ پکچر لیتے وقت چیس نہیں کمچی کہتے تھے اور وہ آواز ایک ہی عظیم انسان کی تھی اور وہ تھا جے ہان۔

"کیسا لگا سرپرائز دونوں کو"

"تو جانتا ہے کتنا بڑا کمینہ ہے تو؟"

"I know but thanks for the compliment"

جے ہان جا کر ٹیبل پر بیٹھ گیا۔

"اسلیے میں سوچوں یہ اتنا ان رومینٹک انسان ایسا بھی کر سکتا ہے؟"

سومن بھی منہ بنا کر بیٹھ گئی۔

"میں ان رومینٹک نہیں تم کوریز کچھ حد سے زیادہ رومینٹک ہو ten days anniversary 100 days anniversary 1000days anniversary یہ سب ہمارے ہاں نہیں ہوتا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

یعنی تم اب خود کو ہم سے الگ ہی کر لو گے ویری سیڈ "ہادی ہیونگ!

جے ہان نے دکھی لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ"

"شٹ اپ اسی صورت ہو گا جب کھانا آئے گا میں نے آرڈر کر دیا ہے بس آتا ہی ہو گا۔۔۔"

وہ روڈ کی طرف دیکھنے لگا۔

"تم نے ہمارے لئے یہ سب کیا جے ہان تم کتنے اچھے ہو"

" I know but thanks for the compliment....." جے ہان نے مصنوعی انداز میں کہا۔

"اور ہادی ہیونگ پیمنٹ کی ٹینشن نہ لینا وہ میں نے تمہارے کارڈ سے کر دی ہے جگہ کی بھی اور کھانے کی بھی"

www.novelsclubb.com

ہادی نے سر ہلا کر افسوس کا اظہار کیا لیکن سو من ہنسنے لگی۔

"چلو اٹھو شاباش ہو گیا سب اب نکلو"

ہادی اسے اٹھانے لگا۔

"ارے بھائی کھانا آرہا ہے کھا کے ہی جاؤں گا"

"ویلنٹائن ڈے۔۔۔۔۔۔ہم دونوں کپل۔۔۔۔ڈیٹ ہماری تو تو یہاں کھانا کھا کر کیا کرے گا چلو شاباش نکلو۔۔۔"

"ہادی کیا کر رہے ہو کہہ تو رہے ہیں چلا جاؤں گا"

"ارے سومن یہ سب میں نے تمہارے لئے کیا میں دیکھتا رہتا ہوں تم کتنا کرتی کو ان کے لیے اور لڑکیوں کو بھی ضرورت ہوتی ہے کوئی انکے لئے کچھ کرے ہے نا"

"ہاں اور اسی لیے دوسروں کی ڈیٹ میں انکے ساتھ شامل ہو جاتے ہو ہے نا؟"

www.novelsclubb.com

"ارے صرف ڈیٹ کیا میرے پلانز تو بہت ہائی ہیں شہ بالا بننا ہے میں نے تمہارا ہادی ہیو نگ"

شہ بالا کیا؟"

ہادی سمجھا نہیں۔

"ارے وہی جو دلہے کے ساتھ ہوتا ہے پوری ریسرچ کر رکھی ہے میں نے انڈین کلچر پہ پھر تمہیں بھی تو بننا پڑے گا میرا شہ بالا ہاں۔۔"

وہ ہادی کو کہنیاں مارنے لگا۔

شہ بالا اور میں؟؟"

ہادی مزید کچھ کہہ نہیں پایا۔

"ہاں تو اور کیا۔۔۔لو کھانا آ گیا میں لے کے آتا ہوں۔۔۔"

جے ہان کھانا لینے گیا تو ہادی اور سومن دونوں ہنسنے لگے۔

www.novelsclubb.com

تئیس مارچ کا دن تھا۔اسمارہ نے اٹھ کر الارم آف کیا اور فریش ہونے چلی گئی۔

واپس آ کر اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کیا پہنے اس نے کبھی بھی ان چیزوں پر دھیان نہیں دیا تھا مگر اج خاص موقع تھا اور وہ کوئی کمی نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔اسمارہ نکلی

اور آئلہ کے کمرے کی طرف بڑھی۔آئلہ گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی۔

اسمارہ نے اسے آواز دی

"آئلہ!"

"ہمم۔۔۔"

آئلہ نے کمبل کے اندر سے بس اتنی ہی اواز نکالی۔

"وہ تم مجھے کچھ پہننے کے لئے سجیسٹ کر سکتی ہو؟"

وہ ہاتھ میں اپنے کچھ ڈریسز لیے کھڑی تھی۔

"ڈیٹ پہ جا رہی؟"

www.novelsclubb.com

آئلہ اچھل پڑی تھی۔

"نہیں۔۔"

اسمارہ کو سمجھ نہیں آئی۔

"تو پھر تمہیں کیا جو مرضی پہن کے چلی جاؤ۔"

وہ پھر سے سو گئی۔ "نہیں آج سیمینار ہے بہت خاص دن ہے تو تم کچھ بتا دیتی ۔۔۔لیکن۔۔۔۔۔"

اس نے پھر سے ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا اور باہر آنے لگی۔ "اچھا رکو!" آئلہ نے اسے روکا۔

آج موسم کافی اچھا تھا ہلکے ہلکے بادل چھائے ہوئے تھے۔ تئیس مارچ کی پریڈ سرمنی ختم ہونے کے بعد کنوینشن سنٹر میں انکے سیمینار کا اہتمام کیا تھا تھا۔ سیمینار بارہ بجے شروع ہونا تھا لیکن اسمارہ جلدی ہی گھر سے نکل آئی تھی۔ تقریباً گیارہ بجے کے قریب وہ سنٹر پہنچ گئی۔اس نے یونیورسٹی کارڈ دکھا کر گاڑی پارک کی اور اندر آنے لگی۔ گیلری میں اسکے بہت سے کلاس میٹس اور باقی بیچز کے سٹوڈنٹس بھی موجود ہے اور بھی اسلام آباد کی یونیورسٹیوں سے سٹوڈنٹس آرہے تھے۔

گہرے سبز رنگ کے جمپ سوٹ میں سٹریٹ بال جو بیچ کی مانگ نکال کر سائیڈ سے پنز لگا کر پیچھے کئے گئے تھے کافی اچھے لگ رہے تھے اسے۔

"اگر یش چوپڑا تمہیں دیکھ لیتے تو آج کسی مووی میں کاسٹ ہو جاتی تم بالکل رانی مکھر جی لگ رہی ہو!"

آئلہ نے اسے تیار کر کے یہ تبصرہ کیا تھا۔"یہ سب میرا کمال ہے دیکھو تمہیں بھی کیسا چمکا دیا ورنہ تم جو ملنگ بنی پھرتی رہتی ہو ذرا نہیں لگتا میری بہن ہو!"

اس تبصرے کی اسمارہ کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ آئلہ اسکی تعریف کر رہی یا بے عزتی مگر اتنی سی بات اس پر کوئی اثر نہیں کرنے والی تھی۔

اندر جاتے جاتے ہوئے اسمارہ کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا وہ بہت نروس تھی۔ اس نے اپنا بیگ مضبوطی کے ساتھ سینے سے لگایا ہوا تھا اور اپنی نروس نس چھپانے کے لیے اسے دبا رہی تھی۔

"تمہیں کیا لگا تھا میں آج نہیں آؤں گی اور تم آسانی سے جیت جاؤ گی؟"

رابی نے اسکا رستہ روکا تھا۔

"میں نے ایسا کب کہا؟" اسمارہ حیران ہو گئی۔

"تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ پروفیسر فیاض سے میرے ڈیڈ نے بات کر لی تھی اور وہ رپورٹ مجھے مل چکی ہے۔اب میں دیکھتی ہوں انٹرنیشنلی ایوارڈ وننگ رپورٹ کے اگے تمہاری رپورٹ کی کیا اہمیت ہو گی۔"

وہ مسکرا کر آگے چل دی۔اسمارہ وہیں کھڑی رہ گئی۔

اسمارہ سامنے لگی کرسیوں پر آکر بیٹھ گئی تھی اور وہ سبکو دیکھ رہی تھی رابی پر اسکی نظر پڑی جو اس دن کی نسبت زیادہ خوش دکھائی دے رہی تھی۔رابی خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ ذہین بھی تھی کانفیڈینٹ بھی اور لاڈلی بھی۔وہ امیر ماں باپ کی بیٹی تھی اسی لیے سستی کر جاتی تھی۔اللہ بھی کسی کو دیتا ہے تو کوئی کمی نہیں چھوڑتا اور

کسی کو بس چھوڑ ہی دیتا ہے دنیا میں زلیل ہونے کے لیے۔وہ رابی اور صائم کو ہنستے مسکراتے دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں سوچ کر کڑتی تھی۔صائم انکے ڈیپارٹمنٹ کا ہینڈسم اور مشہور لڑکا تھا۔بہت سی لڑکیاں لڑکے اسکے دوست تھے خاص کر لڑکیاں اسکی طرف بہت زیادہ مائل ہوتی تھی مگر رابی اور صائم کی محبت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔

سب لوگ جمع ہو چکے تھے اور سیمینار کا آغاز ہو چکا تھا پروفیسرز، کلائمیٹ ایکسپرٹز ،آرکیالوجسٹز تقریباً ہر طرح کے لوگوں نے شرکت کی تھی۔کچھ این جی اوز کے بھی نمائندگان شامل تھے۔تین سٹوڈنٹس کے بعد اسمارہ کو بلایا گیا تھا۔اسمارہ کو اپنے کام پہ پورا بھروسہ تھا تو وہ اعتماد کے ساتھ آگے بڑھی۔

www.novelsclubb.com

"اسلام علیکم ایوری ون!"

سیمینار میں غیر ملکی بھی شامل تھے تو انگلش میں ہی سب سٹوڈنٹس اپنی رپورٹس پیش کر رہے تھے۔

"آج میں نے اپنے لیول سے بڑھ کے کچھ ریسرچ کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں جانتی تھی میرے بہت سے ساتھی طلبہ ہماری ڈومین میں رہتے ہوئے ہمارے بہت سے اینڈیجرڈ جانوروں کے بارے میں بہت سی معلومات اکٹھی کریں گے جو کہ بہت اچھی اور معیاری ہونگی۔ میں نے انکا مقابلہ کرنے کی بجائے یہ فیصلہ کیا کہ میں اسے اپنا اپنے ساتھیوں کے ساتھ مقابلہ سمجھ کر اس میں حصہ نہ لوں بلکہ ایمانداری کے ساتھ میرے ماحول میں موجود جس چیز کو خطرہ ہے اور میرے اس پر بات کرنے سے اگر اس پر کچھ اقدامات ہو سکیں گے تو مجھے دلی خوشی ہو گی۔ میں یہ مقابلہ جیتوں یا نہ جیتوں مجھے ان اینڈیجرڈ ہونے والی سپی شیز کی بقا کی جنگ جیتنی ہے۔ میرا مقابلہ میرے ان چند دوستوں کے ساتھ نہیں بلکہ میرا مقابلہ ماحول میں شامل ہر اس چیز سے ہے جو ان سپی شیز کو اینڈیجرڈ ہونے کے قریب لے آئے ہیں۔ میں آج بات کرنا چاہتی ہوں تتلیوں کے بارے میں۔

محترم مہمانان گرامی یہ وڈیو دیکھئے۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے پروجیکٹر کی سکرین کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ ٹائم لیپس آج سے تقریباً دس سال پہلے لیا گیا ہے۔اسلام آباد کے مشہور پارک راول جھیل کا منظر جہاں لنٹانا کے پودوں کے ارد گرد اڑتی تتلیاں سکرین پر چار چاند لگا رہی تھی۔اور اسی کے ساتھ دوسری وڈیو دیکھئے جو کچھ دن پہلے کا لیا گیا ٹائم لیپس ہے۔اس نے دوسری وڈیو دکھایی۔خوش قسمتی سے یہ ایک ہی جگہ ایک ہی موسم میں لی گئی دو وڈیوز ہیں اور فرق آپ کے سامنے ہے۔

تتلیاں دوسرے کیڑوں کی نسبت بہت مختلف ہوتی ہیں یہ ایک نہیں بلکہ چار زندگیاں جیتی ہیں۔پہلی زندگی جو یہ انڈے کی صورت میں ہوتی ہیں۔دوسری زندگی یہ لاروا کی صورت میں تیسری صورت کریسلیز chrysalis کی ہوتی ہے جبکہ چوتھے مرحلے میں وہ تتلی بنتی ہیں یعنی اڈلٹ بٹر فلائی adult butterfly۔انکی زندگی کے یہ مراحل میٹا فورسز کہلاتے ہیں جسکا مطلب ہے کہ دوسرے جاندار یا کیڑے مکوڑے دوسرے جانداروں اور کیڑے مکوڑوں کو

اپنی خوراک کے لئے استعمال کرتے ہیں جبکہ تتلیاں انہیں کھا کر یا انکا رس پی کر دوسرے جانداروں میں منتقل کر دیتی ہیں تتلیاں بڑے کھردرے پروں کے ساتھ اڑتے ہوئے کیڑے ہیں۔ تمام کیڑوں کی طرح، ان کی چھ جوڑی ہوئی ٹانگیں اور جسم کے تین حصے ہوتے ہیں: سر، چھاتی اور پیٹ۔ پنکھ چھاتی کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں اور ان میں اینٹینا کا ایک جوڑا، مرکب آنکھیں اور ایک exoskeleton بھی ہوتا ہے۔اسمارہ پریزینٹیشن دیتے ہوئے بہت خوشی محسوس ہو رہی تھی اسے لگ رہا تھا وہ سچ میں تتلیوں کی ہمدرد بن کر انکے لئے کچھ کر رہی جیسے اسکے بعد تتلیوں کے لیے ماحول بہت سازگار ہو جائے گا

تتلیاں باغ میں پودوں کو پولینیٹ کرتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

جب وہ ایسا کرتے ہیں تو ان کے جسم پولینیٹ جمع کرتے ہیں اور اسے دوسرے پودوں تک لے جاتے ہیں۔اس سے پھلوں، سبزیوں اور پھولوں کو نئے بیج پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔پودوں کی اکثریت کو دوبارہ پیدا کرنے کے لیے شہد کی

مکھیوں اور تتلیوں جیسے پولینیٹرز کی ضرورت ہوتی ہے۔تتلیاں قیمتی پولینیٹرز ہیں۔

یہ خوبصورت حشرات پودوں کی پولینیشن میں ایک اہم کردار رکھتے ہیں۔

تتلیاں پھولوں کے اندر گہرائی میں موجود رس پیتی ہیں اور پولینیشن کے خلاف رگڑتی ہیں۔اس میں جینیاتی مواد ہوتا ہے جو تتلی سے منسلک ہوتا ہے اور دوسرے پھولوں میں جمع ہوتا ہے پولن اس پودے کے ایک اور پھول کے مادہ حصے میں ختم ہوتا ہے،۔

ہم پھلوں اور سبزیوں جیسے کھانے کے لیے تتلیوں جیسے پولینیٹرز کا شکریہ ادا کر سکتے ہیں۔وہ ہر تین میں سے ایک کھانے کے ذمہ دار ہیں جو ہم کھاتے ہیں اور دنیا بھر میں خوراک کی معیشت میں 200 بلین ڈالر سے زیادہ کا حصہ ڈالتے ہیں

تتلیوں کی کچھ نسلیں افیڈ کھاتی ہیں جو ان کیڑوں کو کنٹرول کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ وہ دوسرے جانوروں اور کیڑوں کی آبادی کو کنٹرول کر کے ایک ضروری سروس فراہم کرتی ہیں۔

مونرچ تتلیاں اپنے لاروا کی خوراک کے طور پر مخصوص پودوں کا انتخاب کرتی ہیں، جیسے دودھ کا گھاس۔ وہ زہریلے پتوں پر انڈے دیتے ہیں جو کیٹر پلرز کے نکلنے اور کھانے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ یہ لاروا اور کیٹر پلر میں پرجیویوں کو کم کرتا ہے اور شکاریوں کو انہیں کھانے سے روکتا ہے۔ اس سے زیادہ کیٹر پلرز زندہ رہتے ہیں اور تتلیاں بنتے ہیں، آبادی میں اضافہ ہوتا ہے۔

تتلیاں پودوں کے لیے مفید تو ہیں ہی جس سے ماحول کی آلودگی پر قابو پانے میں مدد ملتی ہے اسکے ساتھ تتلیاں زہریلے مادے والے پتے کھا کر انہیں ہمارے لئے مفید بنا دیتی ہیں اور جسکی مدد سے سائنس دانوں کو بہت سی دوائیں بنانے میں مدد ملتی ہے اور آنے والے وقت میں مزید مدد لی جا سکتی ہے۔

www.novelsclubb.com

اب سوال یہ ہے کہ تتلیوں کو محفوظ کرنے کے لیے اور ماحول کو ان کے لیے سازگار بنانے کے لیے کیا اقدامات کیے جائیں؟

تو انکی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے:

بیرونی جگہوں کو انسیکٹ فرینڈلی بنائیں۔ مقامی تتلیوں کی مدد کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ بیرونی جگہوں پر کیڑے مکوڑوں کے لیے موزوں پودے لگائیں جیسے بڈلیا، فلوکس، یا میریگولڈز جنہیں تتلیاں کھا سکتی ہیں۔

تتلیوں کے آرام کے لیے پانی کے ساتھ سایہ دار جگہوں کا ہونا بھی ضروری ہے۔

تتلیاں گرے ہوئے پھل کو بھی کھا سکتی ہیں، اس لیے اسے زمین پر چھوڑنا ضروری ہے۔۔

www.novelsclubb.com

آپ ان کے لیے صحیح رہائش فراہم کر کے مدد کر سکتے ہیں۔ ہر سپیشی کے کیٹر پلر صرف ایک مخصوص پودوں کی قسم کھائیں گے۔ جنوبی آسٹریلیا میں اس میں

گھاس، بیج، مٹر کے پھول والے پودے، جھاڑیاں اور مسٹلٹو شامل ہیں۔ان کو لگانے سے، آپ تتلیوں کو اپنے باغ میں کیٹر پلر انڈے دینے کی ترغیب دے سکتے ہیں۔

•اپنے باغات میں کیمیائی استعمال کو کم سے کم کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ کیڑے مار دوا اور کیمیکل تمام کیڑوں کے لیے مہلک ہیں، بشمول کیٹر پلرز۔

•تتلیاں مضحکہ خیز کھانے والی ہیں اور لیموں، اسنیپ ڈریگن، کریپ مرٹل، واٹل، چائے کے درخت، بوتل برش، لیوینڈر، بینکسیا، گل داؤدی اور وربینا کی طرح۔ یہ امرت پیدا کرنے والے پودوں کی ایک قسم کو اپنے باغ میں شامل کریں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ سال بھر تتلی کے موافق کھانا دستیاب ہو۔

www.novelsclubb.com

میں امید کرتی ہوں میری رپورٹ آپکو تتلیوں کی زندگیوں پر بڑھتے ہوئے خطرات سے روشناس کروانے میں مددگار ثابت ہوئی ہوگی اور اس محکمے کے لوگ میری بات پر توجہ دے کر تتلیوں کے لیے اقدامات کریں گے۔بہت شکریہ!"

تالیوں کی گونج میں وہ سٹیج سے اتری تھی۔اور باقی سٹوڈنٹس کی رپورٹس وغیرہ دیکھنے کے بعد جیتنے والے کا اعلان ہونا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد رزلٹ مرتب کر لیے گئے اور اس تقریب کے ہوسٹ نے تیسرے نمبر پر آنے والے سٹوڈنٹس کے ناموں سے آغاز کیا۔ تیسرے اور دوسرے نمبر دو اور یونیورسٹیوں کے سٹوڈنٹ کامیاب ہوئے تھے۔رابی اور اسمارہ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا اور رابی مسکرادی تھی کیونکہ ایک تو اسمارہ کا ٹاپک بہت ہی الگ تھا اور دوسرا رابی کی رپورٹ پروفیسر فیاض کی تیار کردہ تھی جو جانی مانی شخصیت تھے۔اور اس رپورٹ میں کچھ تبدیلیوں کے بعد رابی نے پیش کر دی تھی۔اسمارہ بجھ سی گئی تھی مگر وہ مطمئن تھی اسے جو میسج دینا تھا وہ دے چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

فرسٹ پرائیز کا اعلان ہوا اور وہ نام اسمارہ احمد کا تھا۔پورا حال تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔اسمارہ شاکڈ تھی وہ منہ پہ ہاتھ رکھے چیخ دبانے کی کوشش کر رہی تھی۔ہوسٹ نے نتیجے کی تفصیل بتائی۔"مس اسمارہ احمد کی رپورٹ نہ صرف منفرد بلکہ بہت

پریکٹیکل بھی تھی اور پوری ریسرچ سادہ اور آسان تھی جسکی تجاویز بھی قابل عمل ہیں اور جنکی بنیاد پر ایک اینڈیجرڈ ہونے والی سپی شی کو بچایا جا سکتا ہے۔"

اسمارہ بہت خوش تھی اسے سرٹیفکیٹ کے ساتھ سبکی تعریف ملی تھی جس نے اسکا حوصلہ مزید بلند کر دیا تھا اور اسکے ساتھ اسے سکالرشپ بھی ملنی تھی جو وہ بی ایس کے بعد اپلائی کر سکتی تھی۔اسے امیرکا کے شہر کیلیفورنیا جانا تھا اور وہاں پہ آن فیلڈ ریسرچ کرنا تھا کیلیفورنیا میں تتلیوں کا سب سے بڑا گارڈن موجود ہے جہاں تتلیوں کی ہر طرح کی سپی شیز پائی جاتی ہیں اور lepidopterolgist وہاں بہت سی ریسرچز کرتے ہیں۔اسمارہ کو لگ رہا تھا اس نے دنیا فتح کر لی ہے۔یہی کامیابیاں تو اسکے جینے کی وجہ تھی جو ہمیشہ سے سمیٹتی آئی تھی جن کے لیے وہ دن رات محنت کرتی تھی باقی تو اسکی زندگی میں جینے کے لیے کچھ تھا ہی نہیں۔۔۔

وہ خوشی خوشی گھر آئی اور آتے ہی اپنے بابا کو فون کیا۔وہ بہت خوش ہوئے۔اس سے گھر پہ نہ کسی نے پوچھا کہ اتنی خوش کیوں ہو سمینار تھا کیا ہوا اور نہ اس نے بتایا۔

"بابا میں بی ایس کے بعد کیلیفورنیا جاؤں گی اور آپ مجھے نہیں روکیں گے!"

وہ دوٹوک انداز میں بولی۔

"ارے تتلی تمہیں کتنے ہی سالوں بعد اتنا خوش دیکھ رہا ہوں بھلا میں تمہیں خوش ہونے سے کیوں روکوں گا ہاں؟"

وہ مسکرا دیئے۔

"سچ میں بابا!"

وہ خوش ہو گئی۔

پریزنٹ ڈے

www.novelsclubb.com

اکتوبر کا تیسرا ہفتہ چل رہا تھا سردی نے اسلام آباد کی فضاؤں میں ڈیرے ڈال لیے تھے یہ موسم اسمارہ کا کچھ خاص پسندیدہ نہیں تھا اسے ہر طرف خزاں اجڑے درخت، پھولوں سے خالی پودے، تتلیوں سے خالی اپنا بٹر فلائی ہاؤس دیکھ کر بہت

کوفت ہوتی تھی۔آئلہ اور صائم کے رشتہ طے ہونے کے بعد اسے ہر جگہ ہی صائم نظر آنے لگا تھا پہلے یونیورسٹی سے بھاگ کر گھر چلے جانا اسکے لیے جان چھڑانے کے مترادف تھا مگر اب اسے وہ گھر کے کونے کونے میں بھی دکھائی دینے لگا تھا۔ لیکن کیوں وہ تو اس دن کو ایک مذاق سمجھ کر ہنسی میں اڑا چکا تھا آگے بڑھ چکا تھا پھر اسمارہ کیوں وہیں رک چکی تھی۔۔۔اسمارہ کی خود سے جنگ کبھی ختم ہوتی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

اس نے بابا کو بھی بتایا تھا کہ آئلہ کا رشتہ اسی لڑکے سے ہوا ہے جس نے انکی ایک بیٹی کو تماشا بنا کر رکھ دیا تھا۔احمد حسین نے سختی سے رشتے کی مخالفت کی تھی لیکن صفا بیگم نے اسے انا کا مسئلہ بنا لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میری بیٹیوں پر تمہارا کوئی حق نہیں احمد حسین میں جو چاہے کروں تم سنبھالو اپنی اس کورین کی سوتیلی اولاد کو!"

"تم میری نفرت میں اپنی بیٹیوں کی زندگیاں کیوں جہنم بنا رہی ہو صفا؟ میں پہلے اسمارہ کے لیے چپ رہا کچھ نہیں کر سکا لیکن اب آئلہ کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دوں گا میں مزید چپ نہیں رہ سکتا جب تک تم جیسی بیوقوف مائیں اور مجھ جیسے لاپرواہ باپ زندہ ہیں بیٹیاں اسی طرح گھٹ گھٹ کر مرتی رہیں گی۔"

احمد حسین نے اسمارہ کو اسکے رحم و کرم پہ چھوڑ کر نتیجہ دیکھ لیا تھا وہ اب ایسا نہیں کرنا چاہتے تھے۔ وہ مزید اسمارہ کو گھٹتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ جاہلیت کے زمانے میں اگر بیٹیوں کو زندہ در گور کر دیا جاتا تھا تو حالات آج بھی کچھ خاص نہیں بدلے نہیں تھے وقت کے ساتھ تبدیلی آئی مگر رویہ وہی ہے اس وقت بیٹیوں کے جسم دفنائے جاتے تھے تو آج انکے خواب انکی خواہشات اور انکی خوشیوں کا گلہ گھونٹ دیا جاتا ہے فرق صرف اتنا ہے پہلے زمین کے اندر در گور کیا جاتا تھا تو اب زمین کے اوپر ہنستی مسکراتی زندہ لاشیں بنا کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اسکے بعد صفا بیگم نے اسمارہ کو خوب باتیں سنائی تھیں اس پر بہن سے جلنے کا اس سے حسد کرنے کا الزام بھی لگ چکا تھا مگر وہ جذبات اور احساسات سے خالی دل لیے بس بیٹھی ہوئی تھی۔

جے ینگ کے میسجز اسکا پیچھا نہیں چھوڑتے تھے ابھی بھی اس نے خیریت دریافت کرنے کا میسج بھیجا تھا۔

"یہ بابا نے کس کو میرے پیچھے لگا دیا ہے"

اس نے جھنجھلا کر کہا۔

"آپ کو ایک بار کی سمجھ نہیں آتی؟ جو میں ایک بار کہہ چکی ہوں میرا وہی جواب ہے اپ اپنا اور میرا وقت ضائع کر رہے ہیں"

اس نے لمبا چوڑا میسج ٹائپ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اپکا وقت ضائع ہو رہا ہے تو اپ بات مت کریں لیکن میں تو کروں گا میرا وقت ضائع نہیں ہو رہا۔"

جواب ایا تھا۔

"آپ جانتے ہیں آپ ایک لڑکی کو ہراساں کر رہے ہیں اس سے زبردستی رشتہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں؟"

"خیر یہ تو پرانا الزام ہے مجھ پہ لیکن میں نے اپکو مجبور نہیں کیا بات کرنے کے لیے اور رشتہ بنانے کے لیے اپ بھلے جواب نہ دیں میں تو اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر میسج کر دیتا ہوں"

شٹ اپ!

www.novelsclubb.com

اسکے بعد اسمارہ نے اسکے میسجز نہیں دیکھے تھے۔اسکا دل کر رہا تھا وہ موبائل میں گھس کر اسکا منہ توڑ دے ایسے زبردستی وہ اسکے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گیا تھا آخر کیوں اسمارہ کو سمجھ نہیں آتی تھی۔

فلیش بیک

مارچ نے سیول یونیورسٹی کی فضاؤں پہ ڈیرے ڈال لیے تھے ہر طرف پھول اور سفید چیری بلوسم کھلے تھے جن کی پتیوں نے بکھر کر راستوں پہ سفید چادر بچھا دی تھی۔جے۔ہان سفید رنگ کی شرٹ اور جینز پہنے بال سنوارتا ہوا یونیورسٹی گیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا۔وہ آج پھر ماہا طیب کو دیکھنے کے لیے رکا تھا۔کچھ ہی دیر میں ماہا طیب سامنے سے نکلی تھی۔وہ اتنی حسین تھی کہ جے۔ہان اسے دیکھ کر سانسیں لینا بھول جاتا تھا اور ایسا ہر دن ہوتا تھا لیکن آج ماہا طیب اکیلی تھی اسکی دوست ساتھ نظر نہیں آرہی تھی جے۔ہان کے پاس آج اچھا موقع تھا وہ ماہا طیب سے بات کر سکتا تھا۔ماہا طیب اسکے قریب آتی جا رہی تھی اور جے۔ہان کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھی

بالکل ویسے ہی جیسے رزلٹ کے دن سٹوڈنٹس کی ہوتی ہیں اسے لگ رہا تھا اسکے دو سال کے امتحان کا نتیجہ آج نکلنے والا تھا۔ماہاطیب اسکے قریب سے گزری اور جے۔ہان کی مری ہوئی آواز نکلی۔ہہ "ہائے۔۔۔"اس نے گلہ صاف کیا۔

"سلام!"اس نے گھٹنوں تک جھک کر سلام کر ڈالا

"جی کہیے۔"

ماہاطیب رکی تھی اور اسکے رکنے پر جیسے پوری دنیا رک گئی تھی جے۔ہان دل تھام کر رہ گیا۔

"جے۔ہان!۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اپنا تعارف کروایا۔

مجھے بات کرنی تھی آپ سے پلیز۔"

وہ بچوں جیسی کیوٹ سی ہندی میں بولا

"جی فرمایئے؟ کیا مدد کر سکتی ہوں میں آپکی؟"

وہ تھوڑا حیران ہوئی تھی کہ یہ کورین لڑکا اس سے ہندی میں کیا کہنا چاہتا ہے۔

"میں میرا مطلب میں آپ سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا بہت عرصے سے۔

"گلابی ہندی آدھے لفظ ہندی اور آدھے انگلش کے جوڑ کے جملہ مکمل کر لیتا تھا۔

وہ متوجہ ہوئی۔

"کہیں بیٹھ کے بات کر سکتے ہیں؟"

ماہا طیب نے کچھ سوچا اور پھر سر ہلا کر آگے بڑھی۔

یہ دونوں سیول یونیورسٹی کے ایک کیفے میں آکر بیٹھے تھے۔ آتے ساتھ ہی ماہا طیب نے ترچھی نگاہوں سے جے ہان کو نروس کر دیا تھا جے ہان خود کو کمپوز کرتا بات کرنے کی ہمت جٹا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں مسلمان ہو گیا ہوں۔۔۔۔" جے ہان نے گڑ بڑاتے ہوئے جیسے بریکنگ نیوز دی تھی مگر سامنے بیٹھے شخص پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

"میں نے سنا ہے آپ کافی سٹرکٹلی فالو کرتی ہیں اسلام کو۔۔۔۔" وہ سامنے رکھے میز پہ دونوں بازو رکھ کر مزید سنبھلا۔ "آپ کو تو بہت نالج ہو گا نا اسلام کا ۔۔۔۔" ماہا طیب ابھی بھی نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ "میں چاہتا ہوں آپ مجھے بھی گائیڈ کر دیں تھوڑا۔۔۔ میرا مطلب اسلام سے ریلیٹڈ میں اگر کوئی چیز سمجھنا چاہوں تو؟" جے ہان نے جملہ ادھورا چھوڑا تھا اور امید بھری نظروں سے ماہا طیب کو دیکھا۔

"تو مسٹر جے ہان آپکو کسی امام کے پاس جانا چاہیے میں آپکو کیسے سکھا سکتی ہوں میں کسی نامحرم کو ویسے بھی بات کرنے کا موقع نہیں دینا چاہتی۔۔۔" ماہا طیب نے دوٹوک الفاظ میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں بس اسلام کے ریلیٹڈ ہی بات کروں گا اور کیا۔۔۔" وہ اس بہانے سے ماہا طیب کو جاننا چاہتا تھا اسی لیے اسکے پاس آیا تھا۔

"آپ بات نہ کریں مگر میں اگر کچھ پوچھ لوں جواب تو دے سکتی ہیں نا۔۔؟" ماہا طیب نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا تھا اور پھر اٹھ کر آ گئی تھی لیکن اسکے انداز سے لگ رہا تھا وہ حامی بھر کر گئی ہے۔

جے ہان سیول یونیورسٹی کے پلیئنگ ایریا میں لگے بینچ پر بیٹھا تھا۔ سامنے گراؤنڈ تھا جہاں بچے فٹ بال کھیل رہے تھے۔ ان لوگوں نے جے ہان کو بھی آنے کا کہا مگر جے ہان نے منفی میں ہاتھ ہلایا اور اوپر لگے بینچ پر بیٹھ گیا تھا۔

"کتنا تنگ نظر مذہب ہے ماہا طیب کا۔۔۔ اپنی مرضی سے بات بھی نہیں کر سکتی وہ کسی سے اس دور میں ایسی سختی۔۔۔۔۔۔۔ اور اگر کوئی نان مسلم ہے تو ماہا طیب اس سے نظریں بھی نہیں ملانا چاہتی کوئی مذہب اتنا خود پرست کیسے ہو سکتا ہے کہ جو اسکو مانیں وہ سب سے بیسٹ اور نہ مانیں تو وہ بات کرنے کے لائق بھی نہیں اگر

وہ بات نہیں کریں گے تو ہمیں کیسے پتہ چلے گا انکا مذہب کیا ہے کیوں ہے ۔۔۔؟""جے ہان بیٹھا سوچ میں ڈوبا تھا۔وہ مسلمان ہوا تھا مگر اسکے زہن میں ہر دن نئے سے نیا سوال جنم لیتا تھا۔

اسمارہ تیئیس مارچ کے سمینار پر کامیابی کے بعد دوسرے دن یونیورسٹی آئی تھی۔ رابی کلاس میں مجمع لگائے پہلے سے موجود تھی۔"آیئے ویلکم ٹو اوور فیوچر سائینٹسٹ ویلکم!"

سب نے تالیاں بجا کر اسکا استقبال کیا۔

"ہم نے سوچا تم نے اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے تو ہمارا جشن تو بنتا ہے نا کیوں بھئ کلاس میٹس؟سب نے شور مچایا۔

سر فیاض کیا کہتے ہیں تمہیں؟ہاں دی برائٹیسٹ سٹوڈنٹ۔اب انکی نظر کمزور ہے ان کو کیا پتہ تم برائٹ ہو یا نہیں۔"

سب ہنسنے لگے.

"برائٹ کرو اسے برائٹ کرو"

کسی کی اواز آئی جو سوشل میڈیا پہ چلنے والی ایک میم کا حوالہ دے رہا تھا۔

"وائے ناٹ۔۔"

رابی اور اسکی کچھ اور دوستوں نے مل کر اسمارہ کے کپڑوں اور چہرے پر سفید رنگ لگانا شروع کر دیا۔اسمارہ انکو پیچھے ہٹاتی رہ گئی۔

"ہماری برائٹ فیوچر سائینٹسٹ ہو ہو!"رابی قہقہے لگا رہی تھی۔

اسمارہ نے ایک زوردار دھکا دیا جس سے رابی تھوڑا پیچھے ہوئی۔"ہٹو یہاں سے !اگر دم تھا تو کل مقابلہ کرتی آج جھنڈ بنا کر لائی ہو کیا ثابت کرنا چاہتی ہو بہت سپیریئر ہو؟"اسمارہ غصہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"آں آں تم تو غصہ کر گئی ہم تو تمہارے برائٹ فیوچر کی خوشی منا رہے تھے کیوں ؟"

سب ہنسنے لگے۔

"ہاں بنوں گی میں سائینٹسٹ ہوں میں برائٹ سٹوڈنٹ ہے میرا فیوچر برائٹ اور یہی کرنے میں یہاں آتی ہوں یونیورسٹی اسی لیے ہوتی ہے نہ کہ کسی گرل فرینڈ بن کر اسکے آگے پیچھے گھومنے آتی ہوں تمہاری طرح نہیں ہوں نا میں"

اسمارہ نے رابی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کہا اور رابی کو یہ بات گولی کی طرح لگی تھی۔

"تم مجھے کیریکٹر لیس کہہ رہی ہو!"

اس نے تھپڑ مارنا چاہا۔

"ارے ارے رابی کیا کر رہی ہو چھوڑو اسے تم اسمارہ جاؤ یہاں سے!"

صائم سارا تماشہ دیکھنے کے بعد آگے بڑھا تھا۔اسمارہ ایک خونخوار نظر سب پہ ڈال کر وہاں سے آگئی تھی۔

اسمارہ مجید،ٹس کے بیک ایریا میں بیٹھی خود کو اور کپڑوں کو صاف کر رہی تھی۔ انہوں نے کیا سو کیا اس نے کیا کہا تھا وہ اتنی تنگ نظر تو نہیں تھی پھر اس نے ایسا کیوں کہا تھا رابی کو وہ کسی کو بھی ان باتوں پہ جج نہیں کرتی تھی پھر اس نے یہ سب کہہ دیا۔وہ اندر ہی اندر شرمندہ سی تھی۔

"ٹھیک کیا میں نے کونسا جھوٹ بولا گرل فرینڈ ہی تو ہے وہ صائم کی!"

اس لیے خود کو تسلی دینی چاہی۔

اگلے دن جے ہان پھر سے ماہاطیب کے راستے میں کھڑا تھا اسکے ساتھ اسکی دوست عائشہ بھی تھی عائشہ ماہاطیب سے مختلف تھی اور یہ دیکھ کر جے ہان مزید کشمکش میں مبتلا ہو جاتا تھا کہ دونوں مسلمان ہیں تو اتنا فرق کیسے ؟ اگر کوئی مسلمان ہے اور اسے ویسی ہی زندگی گزارنے کا حکم ہے جیسی ماہاطیب کی تھی تو پھر عائشہ کیوں نہیں گزار رہی تھی اور اگر وہ اللہ کے حکم نہیں مان رہی تھی تو نان مسلم اور اس میں کیا فرق تھا ؟ پھر ماہاطیب اسکی دوست کیوں تھی اور باقی سبکی کیوں نہیں تھی ؟ مسلمانوں کا یہ دہرا معیار جے ہان کی سمجھ سے باہر تھا۔

کچھ دیر بعد یہ لوگ اپنے ڈیپارٹمنٹ کے کیفے میں موجود تھے۔

"میں نے سنا ہے تم مسلمان ہو گئے۔۔۔مجھے تو بہت خوشی ہوئی

....congratulations"

عائشہ نے چہک کر کہا تھا وہ جب سے آیا تھا وہ اسی پہ نظریں جمائے ہوئے تھی۔

"آپ ماہاطیب کی طرح کپڑے نہیں پہنتی؟" جے ہان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"یہ عبایا؟ نہیں یار میرے بس کی بات نہیں۔۔۔" وہ کافی پیتے ہوئے آرام سے بولی۔

"ماہاطیب شوق سے پہنتی ہیں کیا؟" جے ہان نے ٹھٹھک کر پوچھا۔

"جی نہیں ہمیں اللہ نے حکم دیا ہے پردے کا اسی لیے کرتی ہوں۔۔۔" ماہاطیب غصہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"تو آپکو حکم نہیں دیا کیا اللہ نے؟ میرا مطلب آپ دونوں ایک ہی اللہ کو مانتی ہیں نا تو پھر؟؟" جے ہان کنفیوژ انداز سے کہنے لگا ماہا طیب اور عائشہ نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔

"یہ آپ اس سے پوچھیں جو اللہ کی نافرمانی کر رہی ہے۔۔ مجھے بھی بدنام کروا رہی۔۔" ماہا طیب اب عائشہ پہ بھی برہم تھی۔

"پلیز ماہا پھر سے مت شروع ہو جانا مجھے تمہاری کوئی نصیحت نہیں سننی۔۔" عائشہ نے بیزاری سے کہا۔

"میری نہیں سن رہی کل کو جب جہنم کی آگ میں جلو گی تو خود سمجھ آ جائے گی۔۔" عائشہ ہنس دی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جہنم میں کیوں؟" جے ہان بول پڑا تھا "میں نے سنا تھا کافر جہنم میں جاتے ہیں جو اللہ کو نہیں مانتے عائشہ تو؟" اس نے عائشہ کو دیکھا۔

"ہاں میں تو نماز پڑھتی ہوں روزے رکھتی ہوں جو جو فرض ہیں پورے کرتی ہوں اس ماہا طیب کو پتہ نہیں اسلام کو اتنا سخت بنا کر کیا خوشی ملتی ہے۔۔اسکا اپنا دماغ اسکے ابا نے خراب کر دیا اب یہ ہمارا کرے گی" عائشہ ہنسی تھی جے ہان حیران تھا۔

"یہ تو تمہیں پتہ چل جائے گا۔۔۔" ماہا طیب جب سے آئی تھی ایسے ہی غصے میں تھی۔

"ویسے یہ کرتے کیوں ہیں اللہ نے کیوں کہا ایسا کرنے کے لیے؟" جے ہان نے ماہا طیب سے پوچھا۔

"اللہ نے حکم دیا ہے اور جب حکم مل جائے تو سوال نہیں کرتے کیوں کس لئے۔۔ء" ماہا طیب نے ناگواری سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تو آپ مسلمان کہتے ہیں نا مجھ جیسا کوئی ملحد تو یہ نہیں مانے گا ہمیں تو دلیل سے ہی کنونس کیا جا سکتا ہے نا اور آپکے پاس دلیل ہونی چاہیے آپ جو کر رہے ہیں کیوں کر رہے ہیں۔۔۔" جے ہان کی یہ بات سن کر ماہا طیب پیر پٹختی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آپ دین سیکھنا چاہتے ہیں یا سکھانا چاہتے ہیں؟؟ آپ یہاں ہمارا برین واش کرنے آئے ہیں؟" جے ہان بھونچکا رہ گیا

"میرے ذہن میں سوال ہیں بس جواب لینا چاہتا تھا۔۔" اس نے عائشہ کو دیکھا جو زیر لب مسکرا رہی تھی۔

"آپ اللہ کے احکام پہ سوال اٹھا رہے ہیں آپکی کیا اوقات ہے؟" ماہا طیب آگ بگولہ ہو گئی۔

"لیکن یہ آپکو سوچنا چاہیے آپکا اللہ آپکو بلاوجہ کوئی حکم کیوں دے گا میرا تو یہ سمپل سا سوال ہے؟ آپکے پاس جواب ہونا چاہیے۔۔"

"یہ عبایا یہ حجاب ہمیں عزت دار بناتا ہے فحاشی سے روکتا ہے بے حیائی سے روکتا ہے ہمیں اللہ نے نامحرموں کے سامنے ایسے کھلے عام گھومنے سے منع کیا ہے یہ جو فیشن کے نام پہ بے حیا لڑکیاں گھومتی ہیں ان سے معتبر ہونے کے لیے ہمیں حکم دیا گیا ہے" ماہا طیب کے لہجے میں سختی تھی۔

"لیکن آپ کپڑوں کو دیکھ کے کسی کے بے حیا ہونے نہ ہونے کا فیصلہ کیسے کر سکتے ہیں؟" جے ہان نے ماہا طیب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا ماہا طیب بنا جواب دیئے باہر نکل آئی تھی عائشہ بھی اسکے پیچھے چل دی تھی۔

جے ہان وہیں بیٹھا رہ گیا تھا۔ مگر ماہا طیب خود چلی گئی تھی لیکن جے ہان کے ذہن میں طرح طرح کے سوالات اٹھا گئی تھی۔

"ایک لڑکی فرض پورے کرتی ہے اچھا اخلاق رکھتی ہے ماہا طیب کی طرح دوسروں کو جج نہیں کرتی نہ خود کو ان سے بہتر کہتی ہے لیکن وہ جہنمی ہے کیونکہ اس نے پردہ نہیں کیا وہ بے حیا ہے کیونکہ وہ سب سے ہنس کر بات کر لیتی ہے ایسا کیسے ہو سکتا تھا؟ یہ بات اگر کوئی انسان کرتا تو سمجھ میں آتی مگر اللہ ایسے کیسے کریں گے؟" جے ہان مزید الجھتا جا رہا تھا اسکے لئے اسے جواب چاہییں تھے مگر ماہا طیب کے پاس وہ جواب نہیں تھا جو جے ہان کی الجھنوں کو دور کرے بلکہ وہ تو اسے مزید الجھا گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسمارہ گھر آئی تو اسکا موڈ بہت آف تھا۔ وہ بیگ لان کی کرسی پر رکھ کر اپنے بٹر فلائی ہاؤس کی طرف اگئی اور باہر بیٹھ کر تتلیوں کو اڑتے دیکھ کر مسکرائی۔ اسکے ذہن سے اجکا واقعہ نہیں نکل رہا تھا۔ اسے رابی کے ساتھ کیا دشمنی تھی اسے اتنی تلخ بات نہیں کرنی چاہیے تھی یہ اسکے ذہن میں آئی کیسے۔۔۔ وہ اپنا دماغ ہاتھ کی پشت سے ٹھوکنے لگی۔

امل پاس بیٹھی یوٹیوب پہ کوئی لیکچر سن رہی تھی۔

"حسد کیا ہے؟ کیا یہ واقعی ایک بیماری ہے جی ہاں بالکل یہ ایک اخلاقی بیماری ہے ۔ جیسے ہماری دوسری جسمانی بیماریاں ہوتی ہیں جن میں بخار، کھانسی، الرجی وغیرہ ویسے ہی حسد اخلاقی بیماری ہے یا یوں کہہ لیں روح کی بیماری ہے۔"

www.novelsclubb.com

امل نے لیپ ٹاپ پہ چلنے والی وڈیو کی آواز اونچی کر دی تھی۔

امل بی ایس سی سائکولوجی کی سٹوڈنٹ تھی اور وہ یوٹیوب پہ اکثر ایسی ویڈیوز دیکھتی رہتی تھی۔ مگر آج اسمارہ کی توجہ اس وڈیو کی طرف مبذول ہوئی تھی۔ کیونکہ کل

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہی اسکی امی نے اس پہ حاسد ہونے کا الزام لگایا تھا اور وہ اسمارہ تھی اسے لوگ جو کہتے وہ خود کو ویسا مان لیتی تھی۔

"حسد کیسے پیدا ہوتا ہے؟ یہ کسی ضرورت یا خواہش کے بدلے پیدا نہیں ہوتا یعنی بہت سی ایسی اخلاقی بیماریاں ہیں جو ضرورت یا خواہش کے نتیجے میں جنم لیتی ہیں مگر حسد ایسے نہیں ہے۔

سب سے پہلے ہمیں دیکھنا چاہیے کہ حسد کی علامتیں کیا ہیں؟

یعنی جب وہ علامتیں ہمیں اپنے اندر محسوس ہوں تو ہمیں سمجھ جانا چاہیے کہ ہمارے اندر حسد پیدا ہو رہا ہے جو کہ اخلاقی بیماریوں میں سب سے بدتر بیماری ہے جیسے اخلاقی بیماریوں کا کینسر بھی کہا جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

سب سے پہلی علامت کہ ہمیں ان لوگوں کی باتیں یا کامیابی بری لگنے لگے جنہیں ہم ناپسند کرتے ہیں۔ یہ اسکا پہلا درجہ ہے۔

دوسری علامت جب ہمیں اپنوں اور جنہیں ہم پسند کرتے ہیں انکی کامیابی اور خوشیاں بری لگنے لگیں۔ یہ اسکا دوسرا درجہ ہے۔

تیسری علامت اجنبیوں اور غیروں کی بھی کوئی کامیابی کوئی خوشی یا کوئی نعمت جو اسے دی گئی ہے وہ بھی اپکو بری لگنے لگے حتی کہ اپکا اس سے کوئی تعلق بھی نہ ہو۔"

اسمارہ کے کان کھڑے ہوئے تھے۔اس بات پر اس نے اپنے جسم میں جھرجھری محسوس کی تھی۔

کیا وہ حسد کی تیسری سٹیج پر تھی؟یعنی اسے اخلاقی بیماریوں کا کینسر لاحق تھا وہ اسی لیے اپنے پرائے حتی کہ غیروں سے بھی چڑی رہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"حسد ظاہر کیسے ہوتا ہے؟

حسد کا پہلا مظہر غصہ! ہم اس چیز کو دیکھ کر غصے میں مبتلا ہو جستے ہیں وہ غصہ ہمارے ذہن میں بھی ہو سکتا ہے یا بعض اوقات ہم اس غصے کا اظہار بھی کر دیتے ہیں۔

دوسرا مظہر سازش! یعنی ہم ناپسندیدہ شخص یا چیز کے خلاف سازش شروع کرتے ہیں اور اسکی ٹانگ کھچائی میں لگ جاتے ہیں۔

تیسرا مظر؛ ہم اس شخص یا چیز ہیں نقص نکالتے ہیں اس پر عیب جوئی کرتے ہیں اور اس پر الزام لگاتے ہیں۔

چوتھا مظہر: یا پھر اپنے اندر ہی مایوس ہو جاتے ہیں۔ خود کو کمتر خود کو ادنی سمجھ کر خود سے ہی ناراض ہو جاتے ہیں۔ کہ جو چیز فلاں کو ملی ہے وہ مجھے تو نہیں ملی یا مجھے کبھی بھی نہیں مل سکتی۔ اور اس طرح ہم بالکل مایوس اور بے زار ہونے لگتے ہیں۔

پانچواں مظہر: حالات کا شکوہ ہم اکثر شکوہ کرنے لگتے ہیں کہ اسکو تو یہ ملا یہ حالات میسر آئے لیکن میرے ساتھ ایسا نہیں ہوا میں محروم رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

اور ایسا کرتے کرتے ہم لوگوں سے حالات سے شکایت کرتے بالآخر اپنے پروردگار سے شکایت کرنے لگ جاتے ہیں۔ جس سے اسے دنیا و آخرت دونوں میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ حسد سے بچیں کیسے تو اس کے لیے کچھ تجاویز ہیں:

ہر وقت اپنی سوچوں اور خیالات پر نظر رکھیں۔

ایسی سوچ اور خیال کے آنے پر جس سے اپکو دوسروں سے حسد محسوس ہو اس پر خود کی ملامت کریں۔

ہر کامیابی اور ناکامی کو منجانب اللہ تصور کریں۔

دنیا کو عارضی اور آزمائش سمجھیں۔"

وڈیو ختم ہو چکی تھی اور امل مزید سرچ کرنے لگی۔

"یہ وڈیو کیوں دیکھ رہی تھی تم؟"

www.novelsclubb.com

اسمارہ سے رہا نہیں گیا۔

"یہ؟ ہماری ٹیچر نے کہا تھا بہت اچھے سائیکولوجی کے لیکچرز آتے ہیں اس چینل پر تو اس لئے دیکھ رہی ہوں بس۔"

اسمارہ کو احساس ہوا تھا اس نے رابی کی ذات پر انگلی اٹھائی تھی مگر اس نے خود کی ملامت بھی تو کی تھی۔اور رابی نے اس کی رنگت پر کتنا مذاق اڑایا تھا۔وہ خود کو ہی صفائی پیش کرنے لگی۔

اسمارہ کا فون بجنے لگا۔اس نے آکر نمبر دیکھا کوئی ان نون نمبر تھا اس نے کال پک کی۔ہیلو؟

"ہیلو!اسمارہ کیسی ہو؟"

اواز کچھ جانی پہچانی لگ رہی تھی۔

"صائم؟"

"ہاں صائم بات کر رہا ہوں کیا بات ہو سکتی ہے؟"

"ہمم۔۔۔"

اسمارہ امل کو دیکھتے ہوئے اندر آگئی۔

"کہو؟"

وہ اپنے کمرے میں آ گئی۔

"یار مجھے اتنا برا لگا رابی نے تمہارے ساتھ وہ سب کیا لیکن تم جانتی ہو وہ کہاں سنتی ہے کسی کی کتنا منع کیا میں نے کہ اس معصوم نے کیا بگاڑا ہے تمہارا مگر نہیں اسے تو ہار برداشت ہی نہیں ہوئی۔اسکی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں تم سے۔۔"

"نہیں تمہیں ضرورت نہیں میں نے بھی لحاظ نہیں کیا اتنا بول دیا۔"

وہ ابھی بھی خود پہ غصہ تھی۔

"کتنی اچھی ہو نا تم تمہیں احساس ہو گیا مگر رابی اسے دیکھو کوئی پرواہ نہیں۔

خیر چھوڑو کہیں یونیورسٹی سے باہر ملنے کا پلان بناو یونیورسٹی میں تو سارا ٹائم رابی دماغ پہ سوار رہتی ہے میرے۔"

"کیوں کوئی خاص بات کرنی ہے؟"

www.novelsclubb.com

"خاص بات نہیں لیکن میں تمہیں تھوڑا جاننا چاہتا ہوں i mean اتنے سال ہو گئے ساتھ پڑھتے ہیلو ہائے سے بات اگے بڑھی نہیں۔ کیا کہتی ہو؟"

"ہاں؟ اسمارہ کو جیسے اپنے کانوں پہ یقین نہیں ہوا۔ ہاں کیوں نہیں۔۔۔۔"

وہ جانے کونسی خیالی دنیا میں کھو گئی۔

By the way "تم کل اچھی لگ رہی تھی۔"

اسمارہ یہ سن کر شاکڈ تھی۔۔

"ہاں۔۔۔؟" وہ چونک گئی۔

"ہاں"! اس نے جواباً کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں فون رکھتا ہوں ابھی ڈرائیو کر رہا ہوں پھر بات ہو گی۔"

اسمارہ نے مسکراتے ہوئے فون کو دیکھا۔اچانک اسے کیا ہوا تھا اسکی ساری اداسی سارا غصہ کہاں گیا تھا؟اسکے جزبات اسکی سوچوں پر حاوی ہوئے تھے اور وہ ساری سوچوں کو پس پشت ڈال کر جذبات کی کونسی خیالی دنیا میں کھو گئی تھی۔

"کل تم اچھی لگ رہی تھی۔"

وہ مسکرادی۔

"سر آپ نے ہمیں لڑکوں کی نایاب شخصیات کے بارے میں تو explain کر دیا تھا لیکن ہم لڑکیوں کے بارے میں آپکی explanation کے منتظر ہیں۔"

سومن کلاس میں سوالوں جوابوں کے سیشن کے دوران بولی تھی۔

"آپ ابھی بھی میری explanation کی منتظر ہیں؟ مجھے تو لگا میرے سٹوڈنٹس ریسرچ میں مجھ سے آگے ہیں اور مجھے explain کریں گے اسکے بارے میں۔"

پروفیسر کم کے ساتھ اور بھی سٹوڈنٹس ہنسنے لگے۔

"سر اب ہر کوئی جے۔ہان تو نہیں ہے نا۔۔۔"

سومن حسرت بھری نگاہوں سے جے۔ہان کو دیکھنے لگی۔

"کوشش تو کرنی چاہیے۔خیر کوئی سٹوڈنٹ جو مس سومن کو اچھے سے اس ٹاپک پہ گائیڈ کر سکے؟"

کسی نے یہ ذمہ داری لینا مناسب نہیں سمجھا۔

"تو جے۔ہان مجھے یقین ہے تمہارے پاس ضرور اس پہ بات کرنے کے لیے بہت مواد ہو گا سو اپنی صلاحیتوں کو نکھارو آؤ explain کرو۔"

www.novelsclubb.com

جے ہان مسکراتے ہوئے آگے بڑھا۔

"جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں مردوں میں نایاب شخصیت INFJ کو تصور کیا جاتا ہے جو میری شخصیت ہونے کی وجہ سے کچھ عرصہ پہلے پروفیسر کم نے ہمیں اچھے سے سمجھادی تھی۔ خواتین کے لیے نایاب شخصیت کی قسم ہم جانتے ہیں کہ ENTJ اور INTJ ہیں اور یہ کیوں ہیں اس پہ بات کرتے ہیں۔

جیسے کہ مردوں کے لئے INFJ ہوں نا مشکل ہوتا ہے تو وہیں عورتوں کے لیے ENTJ یا INTJ ہونا مشکل ہوتا ہے جس میں اپنے جذبات کا کھل کر اظہار کرنا، سوچ بچار کرنا جارحانہ انداز اپنا وغیرہ۔ مغربی معاشرے میں خواتین بہت آزاد خیال ہوتی ہیں اور خود مختار بھی تو ایسے ماحول میں اس نوعیت کی خواتین کی شرح ذرا زیادہ ہے وہاں 2٪ جبکہ مڈل ایسٹ یا ایشین ماحول میں کم ہے یعنی ایشین اور مڈل ایسٹرن علاقوں میں یہ شرح 1% ہے۔ کیونکہ وہاں لڑکیاں اتنی آزاد خیال اور خود مختار نہیں ہوتی۔"

"Interesting!

www.novelsclubb.com

پروفیسر کم جے ہان کے چپ ہونے پر بولے تھے۔

مثال کے طور پر تم اگر INFJ"

یعنی اپنے جذبات کو خود تک محدود رکھتے ہو جارحانہ انداز نہیں اپناتے اور سوچ بچار کی بجائے intuitive ہو جو کہ عام طور پر لڑکے نہیں ہوتے اور اس کے برعکس لڑکیاں جو ایسی ہوتی ہیں لیکن اگر لڑکیاں اسکے مخالف ہوں یعنی ENTJ اور INTJ یعنی جارحانہ انداز، جذبات کا کھل کر اظہار کرنے والی اور نڈر اگر وہ ایسے ماحول یعنی جیسا تم نے کہا وہ ایشیا اور مڈل ایسٹرن ملکوں میں کم ہوتی ہیں لیکن جو ہوں وہ معاشرے کا مقابلہ کیسے کرتی ہونگی؟ انکی شخصیت اور معاشرے میں ہم آہنگی کیسے پیدا ہوتی ہوگی؟"

www.novelsclubb.com

سومن نے کافی گہرا سوال پوچھا تھا۔

"تو یہ انکی ایک طرح سے انکی شخصیت کے لیے چیلنج ہوتا ہے یا تو جیسے کہ پہلے میں نے بتایا وہ ارد گرد سے انفلوینس ہو کر اپنی شخصیت میں مثبت تبدیلی لے آتے ہیں یا

پھر دوسری صورت میں وہ بالکل اسکے الٹ چلے جاتے ہیں جسکے نتیجے میں وہ نیوروٹکزم کی طرف بڑھنے لگتے ہیں جس میں وہ خود کو معاشرے سے دور کر لیتے ہیں اپنا پوائنٹ آف ویو بتانے کی بجائے وہ دبانا شروع کر دیتے ہیں جوان میں میل جول کو کم کر دیتا ہے اور وہ ڈپریشن اور انگزائیٹی جیسی امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔"

جے۔ہان نے اچھے سے سوال کا جواب دیا۔ن

"میرا خیال ہے جے ہاں اگلے سیشن میں تمہیں نیوروٹکزم کے بارے میں بھی تفصیل سے بات کرنی چاہیے تمہاری پریکٹیکل تھنکنگ ہے اور تمہاری بات سٹوڈنٹس کو جلدی سمجھ آجاتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے لگتا ہے مجھے جلد ہی کوئی نئی نوکری تلاش کرنی چاہیے۔"

"کیوں سر؟"

جے۔ہان پریشان ہوا۔

"مجھے نہیں لگتا تم ڈگری مکمل ہونے کے بعد مجھے یہاں ٹکنے دو گے۔بھئی تم جیسا ٹیچر تو ہر کوئی چاہے گا ہمارے انسٹیوٹ میں ہو۔۔۔"

جے ہان مسکرادیا۔

جے ہان نے اگلے دن پھر سے ماہاطیب سے بات کرنے کی کوشش کی تھی مگر وہ اسے اگنور کرتے ہوئے بس کی طرف بڑھنے لگی۔جے ہان کو دیکھ کر بہت عجیب لگا تھا اور وہ جلدی سے ٹیکسی لے کر اسکے پیچھے آنے لگا۔ماہاطیب بس سے اتری تھی اور ایک کیفے میں داخل ہوئی۔جے ہان بھی اسکے پیچھے آگیا۔

"آپ میرا پیچھا کر رہے ہیں میں پولیس کو انفارم کر دوں گی"ماہاطیب کیفے کے سامنے ہی رکی تھی۔۔

"لیکن میں آپکو کوئی نقصان نہیں پہنچا رہا میں تو آپ سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔۔"

جے ہان شرمندہ ہوا۔

"بات؟؟ میں نے آپکو پہلے بھی بتا دیا ہے مجھے آپ سے یا کسی سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔آپ جائیں یہاں سے۔۔۔"ماہاطیب اندر داخل ہو گئی تھی۔

جے ہان نے روکنا چاہا مگر پھر خاموش ہو گیا وہ سب کے سامنے تماشہ نہیں لگانا چاہتا تھا۔

وہ تھوڑی دیر بعد ماہاطیب کے پاس آیا تھا ماہاطیب نے ایک نفرت کی نگاہ ڈالی تھی اور ایک ٹھنڈی آہ بھری۔

"مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔"جے ہان نظریں جھکائے بولا تھا۔

"آپ نے کہا آپ نامحرم سے بات نہیں کرتی نان مسلم سے بات کرنا پسند نہیں کرتی تو میں مسلم بھی ہو چکا ہوں اور رہی بات نامحرم کی اسکا حل بھی ہے آپ سے

نکاح کرنا چاہتا ہوں میں۔۔۔۔"ماہا طیب حیرت سے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھے گئی۔

ماہا طیب کا بہرہ غصے سے لال ہو چکا تھا

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ بات کرنے کی جانتے ہو میں کون ہوں؟؟؟ماہا طیب !!!سید طیب حسینی کی بیٹی!!!....."ماہا طیب نے اترا کر کہا تھا۔

"اور تم؟دو دن نہیں ہوئے کلمہ پڑھے۔۔۔"ماہا طیب نے حقارت سے کہا۔

"سید گھرانے میں پیدا ہوئی ہوں میں ہم لوگ خاندان سے باہر شادی نہیں کرتے اور مذہب سے باہر؟؟؟؟"ماہا طیب نے خود سے مخاطب ہو کر کہا۔

www.novelsclubb.com

جے ہان کو ایک اور الجھن نے گھیرا تھا۔

"خاندان سے باہر؟؟تو کیا سارے مسلمان بھی برابر نہیں ہوتے؟انکے بھی درجے ہوتے ہیں ہندو مذہب کی طرح؟؟جے ہان نے خاموشی سے سوالیہ نظریں سامنے کھڑی ماہاطیب پہ ڈالی۔

"میری ساری زندگی سید گھرانے میں گزری ہے اور تم ساری زندگی حرام میں پلے ہو جو چیزیں ہمارے لئے نام لینے پر بھی حرام ہیں وہ تمہارے لیے عام ہیں کھانا پینا سب کچھ اور تمہیں لگا میں تم سے نکاح کروں گی؟؟؟"استہزایہ انداز میں ہنسی۔

"میرے لیے طیب حسینی کی بیٹی کے لیے تم جیسا نو مسلم ہی بچا ہے کیا؟ جسے دین کی الف ب کا نہیں پتہ اور چلا ہے ماہاطیب سے نکاح کرنے بہت دیکھے تم جیسے نام نہاد نو مسلم آج کے بعد میرے سامنے آنے کی ہمت بھی مت کرنا سمجھے تم!!"

www.novelsclubb.com

ماہاطیب بیگ اٹھائے پیر پٹختی باہر آئی تھی اور جے ہان دنگ کھڑا تھا۔

وہ نہ صرف ماہاطیب پہ حیران تھا بلکہ اس مذہب پہ بھی حیرت زدہ تھا جسکی وہ پیروکار تھی کیسا مذہب فالو کر رہی تھی وہ جو وہ انسان کو انسان نہیں سمجھتی اتنی تنگ نظر

اتنی خود پرست۔۔۔۔۔اگر اسلام کو سٹرکٹلی فالو کر کے انسان ایسا بنتا ہے تو ہادی اور عائشہ ٹھیک کرتے ہیں جو اتنا سیریس نہیں لیتے۔۔۔۔۔جے ہان خود سے ہی اندازے لگا رہا تھا وہ دکھی تھا یا حیران لیکن کچھ لمحے وہ اپنی جگہ سے ہل نہیں سکا تھا

اسمارہ آج یونیورسٹی الگ ہی سوچ کے ساتھ آئی تھی ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ یونیورسٹی جائے گی تو یقیناً اسکا انتظار کرنے والا کوئی کھڑا ہو گا۔اسمارہ تیز قدم اٹھاتی آج سیدھا ڈیپارٹمنٹ کی طرف چلی تھی۔یونیورسٹی بہار کے موسم کی وجہ سے جنت کا منظر پیش کر رہی تھی پوری یونیورسٹی سرسبز تھی کیاریوں میں طرح طرح کے پھول پودے سجے ہوئے تھے جن پر پانی کی بوندیں موتیوں جیسی دکھائی دے رہی تھی۔ بارشوں کی وجہ سے یونیورسٹی بہت اجلی اجلی لگ رہی تھی ہر رنگ زیادہ کھلا کھلا دیکھائی دے رہا تھا۔جب اندر کا موسم حسین ہو تو باہر کا ہر منظر خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔اسمارہ کے اندر کا موسم نہ جانے کیوں حسین ہو گیا تھا کیا ایک لڑکی کے لیے وہ ایک جملہ کہ تم کل اچھی لگ رہی تھی یہ سننا کافی تھا؟ نہیں کیونکہ وہ عام

www.novelsclubb.com

لڑکی تو نہیں تھی وہ تو اسمارہ تھی جسے آج تک بدصورت ہی کہا گیا تھا جسے کامپلیمنٹ تو کیا ہمدردی بھی نہیں دی گئی تھی اسکے لئے یہ جملہ کافی تھا وہ بھی اس شخص سے سننا جسے وہ پچھلے دو سال سے حسرت بھری نگاہوں سے بس کسی اور کے ساتھ دیکھتی آئی تھی۔

اسمارہ کلاس میں پہنچ گئی تھی لیکن وہی صائم والی بات کہ رابی ابھی بھی اسکے ساتھ تھی انکا گروپ مستیوں اور خوش گپیوں میں مصروف نظر آرہا تھا۔اسمارہ آکر فرنٹ رو میں بیٹھ گئی تھی صائم کی طرف اس نے دیکھا تو وہ پہلے سے اسی کو دیکھ رہا تھا اسمارہ ایک دم سے سمٹ گئی۔اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا لیکن اسکا دل یہ ماننے لر بھی راضی نہیں تھا کہ صائم کا یہ بدلاؤ اچھا ہے لیکن پھر بھی وہ اپنی اس کیفیت کا سوچتی اور دل ہی دل میں مسکرا دیتی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر کے بعد پروفیسر کلاس میں اکر لیکچر دینے لگے تھے اور اسمارہ پڑھائی میں مصروف ہو گئی۔

دو کلاسز کے بعد یہ لوگ فری ہو گئے تھے اسمارہ عام طور پر لیب میں بچا وقت گزارتی تھی جب کلاسز سے جلدی فارغ ہو جاے لیکن اج وہ گاڑی کی طرف بڑھنے لگی۔

اس نے جو لائبریری سے کتابیں لی تھیں وہ گاڑی میں موجود تھیں چھ کتابیں تھیں مگر اچھی خاصی بھاری لگ رہی تھیں۔ایک ساتھ کیوں لے آئی میں ان کو۔۔۔

وہ اپنی کم عقلی پہ غصہ ہوئی اس نے ایک کے اوپر ایک کتاب رکھی تھی اور وہ اسکی آنکھوں تک جا پہنچی تھیں۔

" نظر بھی نہیں آرہا کچھ۔آہ۔۔۔۔"

اسکی ٹکر سامنے کسی سے ہو گئی تھی۔کتابیں گری اور اس نے نظر اٹھا کر دیکھا سامنے صائم تھا۔

"تمہیں لگی تو نہیں؟"

وہ اسکے لئے فکر مند ہوا۔

"سوری مجھے نظر نہیں آیا۔"

وہ بیٹھ کر کتابیں اٹھانے لگی۔

"ہٹو تم پیچھے ادھر لاو میں تمہاری ہیلپ کرتا ہوں۔"

وہ مسکراتے ہوئے ساری کتابیں اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔

"چلیں؟"

"کہاں؟"

www.novelsclubb.com

اسمارہ اسے بس کھڑی دیکھ رہی تھی وہ یقین کرنا چاہتی تھی سچ میں یہ شخص اسکے قریب آنے کی کوشش کر رہا ہے مگر اسکا دل وہ ماننے کو تیار نہیں تھا۔

"لائبریری اور کہاں؟ یہ کتابیں وہیں رکھنی ہیں نا؟"

"ہاں ہاں۔۔۔۔"

اسمارہ نے زبان دانتوں تلے دبائی۔

"اتنی ساری کتابیں پڑھتی ہو بور نہیں ہوتی؟ ہاتھوں پہ اتنا وزن ڈال رہی ہیں تو ذہن پہ کتنا ڈالتی ہو نگی؟"

"اپنی پسند کی چیزوں کا بوجھ انسان خوشی خوشی اٹھا لیتا ہے۔"

اسمارہ نے نرمی سے جواب دیا۔

"یہ تو ہے۔"

دونوں لائبریری کی طرف بڑھنے لگے۔

www.novelsclubb.com

"سٹرینج! مجھے یقین نہیں ہو رہا اس جیسی لڑکی جو اتنی دین دار ہے وہ ایسی بات کرے گی۔"

ہادی سوچ میں دوبا تھا۔

"اسے تو خوش ہونا چاہیے تھا یہ سن کر بلکہ تمہیں اپریشیٹ کرنا چاہیے تھا۔"

دونوں پارک میں بیٹھے تھے جے۔ہان نے اسے ماہاطیب کا بتایا تھا اور ہادی یقین نہیں کر پا رہا تھا۔

"وہی تو ابھی تک جس بھی مسلمان کو پتہ چلا میں مسلمان ہوا ہوں وہ بہت خوش ہوئے مجھے بہت قدر کی نگاہ سے دیکھا ماہاطیب کا رویہ میری سمجھ سے باہر تھا۔اسکے لہجے میں ذرا بھی ہمدردی اور خلوص نہیں تھا وہ بھلے مجھے منع کرتی مگر میرے مسلمان ہونے پہ سوال تو نہ اٹھاتی۔"

جے ہان خاموش ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر کے بعد بولا۔

"کیا واقعی مسلمان نو مسلموں کو وہ جگہ نہیں دیتے جو پیدائشی مسلمانوں کی ہوتی ہے؟"

جے ہان پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

"تم کیوں ایسی باتیں سوچ رہے ہو جے ہان؟ ایسا کچھ نہیں ہے اور مجھے یقین ہے ماہا طیب اپنی ناپسندیدگی کی وجہ سے یہ سب کہہ رہی ہے ورنہ وہ بھی جانتی ہے ہمارا دین جو ہمیں کیا سکھاتا ہے۔۔۔ایک بار پھر سے بات کر کے دیکھنا ہو سکتا ہے وہ ایک دم ایسی سچویشن میں ری ایکٹ کر پائی ہو اچھے سے۔"

"ہو سکتا ہے۔"

جے ہان نے مرجھائے لہجے میں کہا۔

وہ ہنستا گاتا دوسروں کو پازیٹو رہنے کا مشورہ دینے والا خود ایسے ناامید بیٹھا تھا اور اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ کیا کرے۔

www.novelsclubb.com

دوسروں کو حوصلہ دینے والے مثبت رہنے کی ترکیب دینے والے جب خود کسی پریشانی سے گزرتے ہیں تو وہ اپنے لیے وہ سب نصیحتیں ایسے ہی بھول جاتے ہیں

شاید اس لئے کہ وہ کسی اپنے سے اپنے لیے ویسے الفاظ سننا چاہتے ہوں جیسے وہ مشکل وقت میں انکی مدد کے لیے کہتے تھے لیکن ہر انسان ہمارے جیسا تو نہیں ہو سکتا ہر انسان جے۔ہان تو نہیں ہو سکتا جو INFJ ہو جو خود سے زیادہ ہمیشہ دوسروں کی مدد کے لیے تیار کھڑا ہو۔ کبھی کبھی انسان کو اپنا سہارا خود ہی بننا پڑتا ہے خود کو خود ہی تسلیاں دینی پڑتی ہیں خود کو خود ہی دلاسے دینے پرتے ہیں اور خود کو خود ہی سنوارنا پڑتا ہے لیکن ہم اس کبھی کبھی کو ہمیشگی کیوں نہیں بنا سکتے ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنا سہارا خود کیوں نہیں بن سکتے ؟ شاید انسان کی فطرت ایسی ہے کہ اسے سہاروں کی ضرورت پڑتی ہے۔

"شام کو آرہے ہو ناہاگوان ؟"

www.novelsclubb.com

(ہاگوان یعنی اکیڈمی جہاں ہادی انگلش پڑھاتا تھا)

"نہیں آج نہیں آج میرا موڈ نہیں۔"

جے ہان پارک میں لیٹ گیا تھا اور آنکھیں بند کیئے دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے لیٹ گیا۔

پریزنٹ ڈے۔

یونیورسٹی کے چائے کے ڈھابے پر وہ اپنی پسندیدہ چائے پینے آئی تھی جیسے جیسے سردی بڑھ رہی تھی چائے کی طلب بھی بڑھ رہی تھی وہ جیسے ہی کلاسز سے فارغ ہوتی دوڑی چلی آتی۔ابھی بھی وہ دھوپ سیکتے ہوئے گڈ و کی مزیدار چائے کی چسکیاں لے رہی تھی اور اپنی اداسی کو چائے کے دھوئیں میں اڑانے کی ناکام کوشش۔اس نے موبائل اٹھایا وہ جب بھی موبائل کھولتی جے ینگ کے میسجز اسکا منہ چڑانے لگتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"مجھے آپ سے ایک سوال پوچھنا تھا پلیز جواب دیں پھر بھلے بات مت کیجئے گا۔

آپ کیا زیور چراتی ہیں؟"

"کیوں؟"

اس نے پوچھا تو جلد ہی سامنے سے ریپلائی بھی آ گیا جیسے وہ اسی کے انتظار میں تھا۔

کیونکہ آپ نے میرا چین لوٹ لیا ہے۔

اسمارہ کی جانے کیوں ہنسی نکل گئی تھی۔ لیکن پھر اس نے بھیجنے والے کو سوچا جس سے وہ تقریباً نفرت کرنے لگی تھی۔

"توبہ کتنا بڑا فلرٹ ہے یہ"

اس نے دل میں سوچا تھا۔

"آپ جب مسکراتی ہیں تو پھول کھل جاتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

اسمارہ کی ہنسی غائب ہوئی یہ کیسے جانتا ہے وہ ہنس رہی تھی؟ اس نے اپنے ارد گرد نظریں دوڑائیں۔ وہ ڈر گئی تھی لیکن پھر خود کو سنبھال کر میسج کرنے لگی۔

"اپ جانتے ہیں آپ کتنے بڑے فلرٹ ہیں" اسمارہ نے زبان دانتوں تلے دباتے کہا تھا۔

"I know but Thanks for the compliment"

جواب حسب توقع نہیں تھا۔

"اپ دنیا کی کسی بھی مخلوق سے فلرٹ کر سکتے ہیں خواہ وہ موجود ہو یا نہ ہو بلکہ اپ تو اینڈیجرڈ پسی شیز سے بھی فلرٹ کر سکتے ہیں اتنے بڑے فلرٹ انسان ہیں آپ اور مجھے ایسے انسان میں کوئی دلچسپی نہیں!"

اس نے میسج سینڈ کر کے موبائل رکھ دیا تھا۔

ایک ہنسی کے بعد اسکے چہرے پہ پھر سے اداسی چھا گئی تھی یہ کیسا انسان تھا جسے وہ ناپسند کرتی تھی ہزار بار جھڑک چکی تھی وہ ایک فلرٹ انسان تھا جسکے لیے وہ اسے برا بھلا کہتی تھی مگر وہ اسکے چہرے پر ہنسی لے آتا تھا۔اور صائم؟ جسے اس نے پسند

کیا محبت کی اور بدلے میں امید رکھی کہ وہ اسے خوشیاں دے گا وہ اسے صرف اور صرف دکھ دے کر گیا تھا۔

زندگی میں اس انسان سے ہمیں محبت اور اپنائیت اکثر نہیں ملتی جس سے ہم چاہتے ہیں اور ہمیشہ اسی سے ملتی ہے جس سے ہم دور بھاگتے ہیں

www.novelsclubb.com

فلیش بیک۔

جے۔ہان ماہاطیب سے آخری بار ٹھنڈے دماغ سے بات کرنے کی کوشش کرنے کے لیے سیول نیشنل یونیورسٹی کے کیفے میں بیٹھی ماہاطیب کے پاس ہچکچاتے ہوئے

آیا تھا وہ جانتا تھا بنا بات کا موقع دیئے ماہا طیب چل۔دے گی وہ بار بار ماہا طیب کو تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا مگر اسکے دل میں ایک عجیب بات آئی تھی کہ ایسا کیا تھا جو وہ جتنا ماہا طیب کے قریب ہونے کی کوشش کرتا تھا وہ اس سے مزید دور ہو رہی تھی۔

میں اور کتنا بڑھوں تیری جانب

تو ہے کہ آسماں ہوا جاتا ہے

جے ہان کے چہرے پہ افسردگی تھی اور دل میں عجیب سی کسک۔۔۔

"میں نے آپکو بتا دیا تھا مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔"

www.novelsclubb.com

وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔اسکی دوست عائشہ یہ سب دیکھ کر حیران تھی۔

"مجھے آپکی سمجھ نہیں آرہی ماہا طیب آپ مجھ سے بات کیوں نہیں کرنا چاہتی صرف اس لیے کہ میں آپکو پسند کرتا ہوں اور آپکو ڈائریکٹ شادی کے لیے کہہ دیا؟"

"آپکو کوئی صفائی دینے کی پابند نہیں ہوں!" وہ کڑک لہجے میں بولی۔

"آپکو دینی پڑے گی۔ایک انسان کی زندگی کا معاملہ ہے میرے دل کا معاملہ ہے۔"

مشہور بہت ہے میرے الفاظ کی تاثیر

اک شخص مگر مجھ سے منایا نہیں جاتا

اسکی آنکھوں میں نمی اترائی۔

"مجھے ریجیکٹ کرنے کی کوئی ایک ویلڈ ریزن دے دیں میں وعدہ کرتا ہوں دوبارہ آپکے راستے میں کبھی نہیں آؤں گا۔"

www.novelsclubb.com

"ویلڈ ریزن؟؟؟"

وہ طنزیہ مسکرائی۔

"مسٹر جے ہان آپ کو میں بتا چکی ہوں میں کسی غیر مسلم سے شادی تو کیا دوستی بھی نہیں کرنا چاہتی۔"

"لیکن میں بھی بتا چکا ہوں آپکو میں اسلام قبول کر چکا ہوں۔"

"میرے لیے یہ بات کافی نہیں۔ایک منٹ کے لیے میں مان بھی لوں کہ اپ مسلم ہو چکے ہیں اسلام میں اب ہماری شادی ہو سکتی ہے مگر میں تب بھی آپکا ماضی نہیں بدل سکتی۔۔۔اور نہ دل سے قبول کر سکتی ہوں اور اگر میں ہی قبول نہیں کر پا رہی تو میرا خاندان میرے لوگ وہ آپکو قبول کریں گے؟"

اسکے لہجے میں ناپسندیدگی تھی۔

"لیکن کیوں؟"

www.novelsclubb.com

"آپکو آئینہ دکھا چکی ہوں میں آپکے کے ہاں جو چیزیں عام ہیں وہ ہمارے لئے گناہ ہیں آپ خود کو دیکھیں اور پھر مجھے۔۔۔۔۔آپ کہہ رہے میں آپکو دل سے قبول کیسے نہیں کروں گی؟آپ نے بھلے مذہب بدل لیا لیکن آپ تو وہی ہیں نا"

"آپ میری اور میرے معاشرے کی تذلیل کر رہی ہیں۔"

جے ہان بمشکل اپنے رونے پہ قابو رکھ سکا تھا۔

"مسٹر جے ہان آپ بار بار میرے سامنے آکر جو میری تذلیل کرتے ہیں وہ؟آپکو پتہ ہے میں خود سے کتنی شرمندہ ہوتی ہوں جب یہ سوچتی ہوں کہ ایک آپ جیسا غیر مسلم نامحرم انسان مجھے اتنے سالوں سے دیکھ رہا میرے لیے اپنے دل میں نہ جانے کیسے کیسے خیال رکھتا ہے؟پتہ نہیں اللہ نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟"وہ حقارت سے جیسے جے ہان کو دیکھ کر بولی تھی۔

"آپ کا دین اتنا کنزرویٹو ہے؟"

جے ہان کا لہجہ سخت ہوا تھا۔

"آپ کو دین کے بارے میں سوال کرنے کا حق نہیں مسٹر جے ہان اور نہ میں آپ کے سامنے خود کو جوابدہ سمجھتی ہوں آپ پلیز میری زندگی میں آنے کی کوشش مت کریں ورنہ میں اپنے آپ کو معاف نہیں کر سکوں گی۔"

ماہا طیب کی آواز بھرائی۔

"مجھے آپ سے کوئی سروکار نہیں آپ آج کے بعد مجھ سے بات کرنے کی کوشش مت کیجئے گا!"

وہ اپنی دوست کے ساتھ اٹھ کر وہاں سے آ گئی۔

جے ہان کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس جیسی لڑکی سے محبت کرتا رہا تھا؟ جسے دوسروں کے دل میں جگہ بنانا تو کیا دل رکھنا بھی نہیں آتا تھا۔ وہ جس سے اسلام کی تعلیم حاصل کر رہا تھا وہ تو کہتے تھے اللہ اور اسکے رسول کو خوش اخلاق انسان سب

سے زیادہ پسند ہے لیکن ماہا طیب خوش اخلاق نہیں تھی بدزبان تھی۔ جسکی زبان سے لفظ نہیں شعلے نکلتے تھے جو جے ہان کو جلا کر راکھ کر چکے تھے۔

وہ جسے جے ہان مون کہتا تھا وہ واقعی چاند جیسی تھی دور سے خوبصورت اور روشن اور پاس جانے پہ بنجر جس میں زندگی نام کی کوئی چیز نہیں۔۔۔وہ واقعی چاند تھی اور جے ہان ہزاروں تاروں میں موجود ایک تارہ۔۔۔۔

اور یہاں اس کہانی کا انجام ہوا جو کبھی شروع ہی نہیں ہوئی تھی۔

ہادی،اور سومن جے ہان کو سنبھالنے میں لگے تھے۔وہ واپس اکر بہت رویا تھا۔

"جے ہان چپ کر جاؤ ایسے تھوڑی روتے ہیں پلیز تم اس لڑکی کی وجہ سے ہمیں کیوں تکلیف دے رہے ہو؟"

www.novelsclubb.com

"وہ کس قسم کے ماحول میں پلی ہے سومن؟ کیا وہاں لوگوں کو صرف مسلمان ہونے کے ناطے ٹریٹ کیا جاتا ہے انسان ان کی نظروں میں کوئی اہمیت نہیں رکھتے؟"

"ایسا نہیں ہے جے ہان میں بھی تو اسی معاشرے کا حصہ ہوں؟ میرے ابو اور انکل بھی"

ہادی نے تائید دینا چاہی"

"تو وہ کس دین کی بات کر رہی تھی ہادی ہیونگ جس دین کو فالو کرتے ہوئے وہ مجھے اور میری محبت کو ایسے دھتکار رہی تھی؟ کیا تمہارے دین میں محبت اور دلوں کی کوئی اہمیت نہیں؟

www.novelsclubb.com

مجھے منع کرنا تھا کر دیتی لیکن ایسے میری تذلیل کرنے کا حق اسے کس نے دیا تھا؟ مجھے اللہ نے ایسے پیدا کیا تو اس میں کیا میری غلطی تھی؟ اور وہ سید گھرانے میں پیدا ہوئی تو اس میں اسکی کیا خوبی ہے؟"

وہ جو منہ میں آرہا تھا بول رہا تھا اسکا دل دکھا تھا اور دو سال سے وہ جس ببل میں جی رہا تھا وہ پھٹا تھا تو اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کیا کرے۔

"غلط کیا اس نے میری سمجھ میں تو یہ نہیں آرہا کہ وہ ایسی باتیں کر بھی کیسے سکتی ہے؟

ایک اتنی دین دار لڑکی سر سے پاؤں تک سراپا اسلام۔ وہ کیسے اتنی غلط باتیں کر سکتی ہے؟ اسکے والد بہت بڑے سکالر ہیں اسے تو ہمیں سکھانا چاہیے۔۔۔"

"میں خود بات کروں گا اس سے میں جاننا چاہتا ہوں وہ کس سوچ کے تحت یہ سب کہہ گئی تم سے؟" ہادی ابھی بھی یقین کرنے سے قاصر تھا۔

"تمہیں کیا لڑکیوں کی کمی ہے جو ہان جو تم اسکے پیچھے خوار ہوئے۔۔۔"

وہ غصہ ہوئی۔

"بات کرتا ہوں سومن اس سے اسے کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔"

ہادی کا دل کسی صورت ماننے کو تیار نہیں تھا کیونکہ وہ ماہا طیب کے والد کو جانتا تھا وہ بہت مشہور سکالر تھے تبلیغ کرتے لوگوں کو مسلمان کرتے اسلام کی دعوت دیتے بیان کرتے۔انکی بیٹی کو تو خوش ہونا چاہیے کہ اسکی وجہ سے کوئی اللہ سے جڑ گیا ہے کتنی خوش قسمتی کی بات تھی۔

وقت گزرتا جا رہا تھا۔ تئیس مارچ سے لے کر تیس مارچ تک دن کیسے گزرے اسمارہ کو پتہ ہی نہیں چلا تھا۔صائم دن رات اس کے ساتھ مصروف رہتا کبھی فون پہ کبھی میسج کر کے وہ یونیورسٹی میں بھی اس کے ساتھ وقت گزار لیتا اور گھر آنے پر اس سے فون پہ بات کرتا۔اسمارہ کی زندگی بدل سی گئی تھی وہ ہزار بار دل کو سمجھاتی مگر اسکا دل کہیں نا کہیں راضی نہیں ہو رہا تھا اس بات پر۔۔۔۔لیکن پھر وہ سوچتی وہ صائم کی باتوں سے خوش تو جاتی تھی زندگی پہلے سے تو بدل گئی تھی نا۔۔۔کیا ایک انسان کے آجانے سے سب ٹھیک ہو جاتا ہے؟ کیا ایک انسان کے ساتھ سب کچھ اتنا حسین دکھائی دینے لگتا ہے؟ کیا ایک انسان اتنا طاقتور ہوتا ہے کہ وہ دوسرے

انسان کی زندگی بدل دے؟ دوسری لڑکیوں کا تو پتہ نہیں لیکن اسمارہ کے ساتھ یہ ہو چکا تھا۔ گزرتے ہر دن کے ساتھ جہاں صائم کھل کر اپنی پسندیدگی کا اظہار کرنے لگا تھا اسمارہ کو زندگی اچھی لگنے لگی تھی۔ خود کو ہمیشہ ایک سائیڈ کیریکٹر سمجھنے والی اسمارہ خود کو مین کیریکٹر سمجھنے لگی تھی۔ باقی سب جو اسے کالی، بدصورت، جھلی، بچاری کہتے وہ آوازیں اسے کم سنائی دینے لگیں تھیں صرف ایک آواز اسے صاف سنائی دیتی تھی اور وہ تھی صائم کی "کل تم بہت اچھی لگ رہی تھی"

وہ اسکی باتوں کی تعریف کرتا اسکی ذہانت کی تعریف کرتا وہ اسکی ہمت کی تعریف کرتا۔

"تمہیں پتہ ہے تم مجھے کیوں اچھی لگی؟ کیونکہ تم سٹرونگ لڑکی ہو جب تمہیں رابی نے بلی کیا تم ڈری نہیں تم نے مقابلہ کیا اور جتنا تمہارا مذاق اڑاتے ہیں سب سیریسلی میں ہوتا تو ڈپریشن میں چلا جاتا تم بہت بہادر ہو اور اسی لیے میں تم سے بہت

www.novelsclubb.com

پیار کرتا ہوں۔ صائم کی باتیں بہت خوبصورت تھیں مگر نہ جانے کیوں اسمارہ کو یقین نہیں آتا تھا سن کے۔۔۔ لیکن وہ اسے اپنی احساسِ محرومی سمجھ کر جھٹک دیتی۔

میں چاہتا ہوں میں تمہیں بالکل شہزادی بنا کے رکھوں اور جو کوئی تمہارے بارے میں کچھ کہے اسکا سر کلم کروا دوں۔۔۔"

صائم کی اس بات پہ اسمارہ زندگی میں پہلی بار کھل کر مسکرا دی۔

"صائم! تم نے مجھے اتنا خوش کر دیا ہے مجھے لگتا ہے آج تک جو بھی ہوا وہ اس خوشی کے سامنے کچھ بھی نہیں میں سب بھول گئی ہوں اور کچھ یاد رکھنا چاہتی بھی نہیں میں صرف تمہاری باتیں یاد رکھنا چاہتی ہوں۔۔" اسکے دل کو دھڑکا تھا نجانے کیوں پر اسے لگتا تھا یہ خوشیاں ہمیشہ کے لیے نہیں ہیں۔ وہ صائم کے ساتھ خود کو پر سکون محسوس نہیں کرتی تھی نہ ہی مکمل کچھ تھا جسکی کمی تھی۔

"بالکل! یاد رکھو گی مجھے تم اور میری باتوں کو بھی بھول نہیں پاؤ گی۔۔۔۔"

صائم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

چار دن سے ہادی ماہا طیب سے ملنے کی کوشش کر رہا تھا مگر آج اسے وہ ملی تھی۔ ماہا طیب چار دن یونیورسٹی نہیں آئی تھی کیونکہ وہ جے ہان سے دور رہنا چاہتی تھی ایسا اسکی دوست سے پتہ چلا تھا۔

"سلام ماہا طیب!"

ایک کیفے میں بیٹھی ماہا کے سر پہ کھڑے ہادی نے بولا تھا۔

"ہادی خان آپ؟ وعلیکم السلام آپ بیٹھیں پلیز۔۔۔"

ماہا کی دوست عائشہ بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہیں مس ماہا؟"

"جی ٹھیک۔۔"

وہ بمشکل بول پائی تھی۔

"آپکو پتہ ہے میں اور ماہا آپکی ساری نعتیں اتنے شوق سے سنتی ہیں آپ جب بھی کوئی وڈیو اپلوڈ کرتے ہیں۔"

عائشہ بہت خوش لگ رہی تھی جبکہ ماہا اسے چٹکی کاٹ کر چپ کروا رہی تھی۔

ہادی کی آواز بہت اچھی تھی اور وہ اکثر سکنگ کے مقابلوں میں حصہ لیا کرتا تھا۔اسکا یوٹیوب چینل بھی تھا جہاں وہ زبان بھی سکھاتا تھا اور اپنے سکنگ کی وڈیوز بھی ڈالتا تھا وہ سیول کی گرینڈ مسجد جو اتیوان میں موجود تھی وہاں بھی میلاد یا دوسری محافل میں نعتیں پڑھتا تھا آس پاس کے مسلم کمیونٹی میں کافی مشہور تھا۔

"اور گانے؟"

وہ ماہا کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔

"یہ نہیں سنتی لیکن میں سن لیتی ہوں۔۔۔آپکی آواز بہت اچھی ہے۔"

"آپ کیوں نہیں سنتی؟"

وہ مسلسل ماہا سے سوال کیے جا رہا تھا۔

"حرام ہے نا میوزک سننا تو میں کیسے۔۔۔"

"حیرت کی بات ہے آپ خود تو نہیں سنتی لیکن آپکی دوست سن رہی ہے آپ کو اسے بھی روکنا چاہیے نا یا پھر آپ اسکو جہنم میں بھیجنے کے لیے ریڈی ہیں؟"

وہ ہنسا۔

"...Just kidding

"میں آپ کے لیے کافی آرڈر کرتی ہوں۔"

عائشہ ان کو بات کرنے کا موقع دیں ماچاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

ماہا طیب۔۔۔۔"

اس نے اسکا نام چبا چبا کر ادا کیا۔

آپ سے ہی بات کرنے آیا تھا میں۔۔"

آپ بہت دیندار لڑکی ہیں۔اور میں اپ سے بہت امپریس بھی ہوا کہ اس حد تک کوئی اسلام کے لیے سیریس ہے مجھے خوشی ہوئی تھی۔آپ دکھنے میں ہی اتنی مذہبی ہیں یا اندر سے بھی اسلام کی نالج ہے"

ماہا کو بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

"میرا مطلب جب کوئی غیر مسلم اسلام قبول کرتا ہے تو آپ کو کیسا لگتا ہے؟"

"اچھا لگتا ہے۔۔۔"

وہ بنا سوچے بولی۔

"تو آپکو جے ہان کا اسلام قبول کرنا کیوں برا لگا؟"

www.novelsclubb.com

ماہا طیب کا رنگ اڑ گیا۔

"ج۔۔جی؟"

جے ہان؟.

"ہاں جے ہان۔۔۔۔آپ نے اسے مسلم ہوتے ہوئے اس پر اسکے ماضی کو لے کر سوالات اٹھائے حالانکہ اسلام کی تعلیمات تو یہ ہیں کہ جب کوئی اسلام قبول کرتا ہے تو وہ بالکل ایسے ہو جاتا ہے جیسے نومولود بچہ! آپ اس کے ماضی کو وجہ بنا کر اس کو ریجیکٹ کیسے کر سکتی ہیں؟"

"آپکو کس نے بتایا یہ سب؟ کیا جے ہان نے بھیجا ہے آپکو؟"

جے ہان کے لیے پھر سے اسکے لہجے میں نفرت آئی۔

"نہیں میرے ضمیر نے۔۔ کیونکہ آپکی وجہ سے وہ اسلام اور ہمارے مذہب سے بدظن ہو رہا ہے۔اگر صرف اسکے ماضی کو لے کر اپ اسے ٹھکرا رہی ہیں تو وہ میں نے اپکو کلئیر کر دیا اسکے باوجود آپ اگر انکاری ہیں تو کوئی اور وجہ بتائیں یا صرف یہ کہہ دیں کہ آپ اسے پسند نہیں کرتی آپ نے اسکی زندگی اسکے مذہب کو کیوں نشانہ بنایا؟ آپ جب تک مجھے مطمئن نہیں کریں گی میں آپکو جانے نہیں دوں گا۔"

ہادی پر اعتماد انداز میں بیٹھا تھا۔

"میں نے کہا تھا اسے میں اسے پسند نہیں کرتی لیکن وہ مان نہیں رہا تھا اس نے کہا وہ سب کچھ کرے گا جو مجھے پسند ہو۔اسے آئینہ دکھانا ضروری تھا۔میں نے وہی بتایا جو سچ تھا آپ خود بتائیں ہمارے ہاں کوئی لڑکا غیر مذہب کی لڑکی بیاہ لائے تو کتنے سوالات اٹھتے ہیں اور میں لڑکی ہو کر۔۔۔۔جانتے ہیں آپ میرے کردار پر میری پاکیزگی پر کتنے سوالات اٹھتے؟ماہا طیب نے دل کی بات کہی۔

"آپ کو لوگوں کا خوف ہے؟آپکو تو صرف اللہ کا خوف ہونا چاہیے ماہا طیب؟آپکے حلیے سے تو ہم سب امپریس ہیں آپکو تو رول ماڈل ہونا چاہیے آپ ایسی دنیا کے رکھ رجھاؤ کی باتیں کرتی ہوئی اچھی نہیں لگ رہی"

"لوگوں کا خوف نہیں ہے ہادی صاحب میری کچھ باؤنڈریز ہیں مجھے اپنی باؤنڈریز کا خیال اور خوف ہے۔۔۔۔مجھے تو خود سے شرم آتی ہے کہ جے ہان میرے لیے ایسے خیالات رکھتا ہے میں اس سے کوئی تعلق بنانے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔مجھے تو یہ سوچ کر وحشت ہوتی ہے کہ میرے لیے وہ جے ہان ہی بچا ہے؟"

اس نے پھر سے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو اپنے دیندار اور نیک ہونے پہ اتنا غرور کیوں ہے ماہا طیب؟"

ہادی نے اسے گھور کے دیکھا تھا۔

"آپ جانتی ہیں شیطان بھی اللہ کا سب سے نیک اور بہترین فرشتہ تھا وہ اپنے اسی غرور اور خود کو اعلیٰ سمجھنے کی وجہ سے ہی شیطان بنا تھا۔۔۔۔"

ماہا طیب غصے سے لال ہو چکی تھی۔

"آپ کون ہوتے ہیں مجھے شیطان سے تشبیہ دینے والے؟" وہ چلائی۔

"اس نے بھی تو اللہ کے کہنے پہ آدم کو سجدہ نہیں کیا تھا خود کو اعلیٰ تصور کیا تھا اور خود کو اتنا نیک اور صالح سمجھنے لگا تھا کہ اللہ کا حکم ماننے سے بھی انکاری تھا آپ بھی تو یہی کر رہی ہیں ہو سکتا ہے جے ہان کو اللہ نے آپکے لئے آزمائش بنا کر بھیجا ہو جو آپ

www.novelsclubb.com

اپنے غرور میں سمجھنے سے قاصر ہیں؟اسلام آپکو اجازت دے رہا ہے وہ اسلام کے کرائیٹیریا پہ پورا اتر چکا ہے آپکو اور کیا چاہیے؟"

ہادی سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ ماہا طیب کیوں اتنی سخت دل بن گئی ہے۔

"آپ اپنے مذہب اور دینداری اور پاکیزگی پہ صرف غرور کر رہی ہیں ماہا طیب!"

آپکے لہجے میں عاجزی نہیں غرور ہے۔"

"آپ غلط سمجھ رہے ہیں میں صرف جے ہان پہ غصہ ہوں۔۔۔اور آپ اسکے لئے مجھے مغرور کہہ رہے؟آپکو میں دل سے پسند کرتی ہوں آپ بھی اچھے انسان ہیں بس یہ چھوٹی موٹی برائیوں میں پڑ چکے ہیں لیکن میں امید کرتی ہوں آپ یہ بھی چھوڑ دیں گے!!"

www.novelsclubb.com

ہادی ہنس دیا۔

"یعنی مجھ میں بھی خرابی ہے۔ گریٹ۔۔۔۔مجھے لگا میں آپکو سمجھا سکتا ہوں مگر آپ۔۔۔۔آپ تو سب کچھ سمجھی ہوئی"

ماہا کو ہادی کا یہ انداز سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"آپ نے قرآن کی تعلیم کہاں سے حاصل کی ہے؟"

"اپنے ابو جان سے۔۔۔"

ماہا خالی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی اور سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

" سمجھنے کو تو چھوڑیئے کبھی تفسیر پڑھی ہے؟"

وہ مزید طنز لہجے میں بولا۔

www.novelsclubb.com

"انہوں نے ہی بچپن سے آپ کو بتایا ہو گا خاندان سے باہر شادی نہ کرنے کا غیر مسلموں کے ساتھ سلوک کا حلال حرام کا ہے نا؟ تو آپکو میں روایات اور رواج پہ

چلنے والی مسلمان سمجھوں قرآن سنت پر نہیں۔۔۔۔ ہمم۔۔۔۔۔ میری کنفیوژن دور ہو گئی۔"

اب میں مطمئن ہوں کہ آپ نے وہ باتیں کیوں کی۔"

"آپ میری انسلٹ کر رہے ہیں ہادی! اس جے ہان کے لیے آپ مجھے قرآن سنت کے خلاف چلنے والی منکر قرار دے رہے ہیں آپ جانتے ہیں میں کتنی سینسٹو ہوں اس معاملے میں۔"

وہ کھڑی ہو گئی۔

"انسلٹ؟ اور وہ جو آپ نے جے ہان کے ساتھ کیا وہ؟ آپ سینسٹو ہیں تو وہ آپ سے دس گنا زیادہ سینسٹو ہے رہی بات مذہب کی تو میں بھی مسلمان ہوں آپ نے اپنے باپ کا سکھایا ہوئے مذہب کے آئینے میں اسے اسکا چہرہ دکھایا جو میرا دین نہیں ہے آپ نے اپنے باپ کے بتائے ہوئے اسلام کی وجہ سے میرے اسلام کا غلط تاثر دیا میں اسے ایسے ہی جانے نہیں دے سکتا ماہا طیب آپکو جے ہان سے ہی نہیں اللہ

سے بھی معافی مانگنی چاہیے اور وہ جسے آپ دوسرا انسان کہہ رہی ہیں وہ کوئی غیر نہیں بھائی ہے میرا! اور مجھے افسوس ہے میرے بھائی نے محبت کے لیے آپ جیسی لڑکی کا انتخاب کیا۔"

وہ اس پر نفرت کی نگاہ ڈال کر وہاں سے آ گیا۔

ماہا طیب وہیں جامد بیٹھی تھی۔اس نے مٹھیاں بھینچ لیں۔ماہا طیب ہادی کی کہی ہوئی باتوں کو لے کر بہت پریشان ہو گئی تھی۔

"ان لوگوں نے ہادی کا بالکل دماغ خراب کر دیا ہے وہ اس جے ہان اور اسکی بہن کے لیے مجھے غلط کہہ کر گیا ہے۔عائشہ تم جانتی ہو میری فیملی کی کتنی عزت ہے ہماری کتنے دیندار ہیں اور ان لوگوں کو یہ سب مذاق لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔

میں خود کبھی نہیں چاہوں گی میں کسی ایسے لڑکے سے شادی کروں۔۔۔۔"

وہ خود ہی کچھ سوچ سوچ کر بولے جا رہی تھی۔

"بھلے مسلمان ہو گیا مگر نہیں۔۔۔۔۔سب لوگ ہنسیں گے مجھ پہ اتنی دیندار ایسے لڑکے کا انتخاب کر رہی ہے نہیں بالکل نہیں۔۔۔۔۔۔میری فیملی کبھی نہیں مانے گی" ماہاطیب کو جیسے ہادی آئینہ دکھا گیا تھا لیکن وہ خود کو جھٹلانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

عائشہ اسکی شکل دیکھے جا رہی تھی۔

اکتیس مارچ کا دن تھا۔ماہاطیب اس دن کے بعد سے بہت الجھن میں جی رہی تھی اسکا دل کسی صورت چین نہیں پا رہا تھا۔ایک طرف ہادی کی باتیں تو دوسری طرف اسکے باپ کی کہی ہوئی باتیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکا دل کسی چیز میں نہیں لگ رہا تھا۔اسے جے ہان پہ بہت غصہ تھا اسکی پر سکون زندگی میں وہ شخص بے چینی لے آیا تھا۔

ماہا طیب سے ہوئی آخری ملاقات کو کافی دن گزر چکے تھے۔ جے۔ ہان سائیکولوجی کا سٹوڈنٹ تھا اور شخصیت کی اونچ نیچ کو بہت گہرائی سے سمجھتا تھا۔ یہ علم اسکے اپنے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہوا تھا اور اس نے خود کو سنبھال لیا تھا۔ وہ کلاس میں اسی مسکراتے چہرے کے ساتھ موجود تھا۔ لیکن ایک فرق تھا وہ آج دل سے نہیں بلکہ دوسروں کو دکھانے کے لیے مسکرا رہا تھا۔ وہ اگر خود کے لیے اس وقت کچھ چاہتا تھا تو وہ تھا تنہائی اکیلا پن لیکن وہ جانتا تھا یہ سب اسکے لئے نقصان دہ ہے کوئی عام انسان ہوتا تو فائدے نقصان سے لاعلم موڈ پہ چلتا لیکن چونکہ وہ جانتا تھا آگاہ تھا اس کے نتائج سے تو ہمت کر کے خود کو سنبھال لیا کبھی کبھی یہ آگہی ہی ہمیں خوش نہیں رہنے دیتی کبھی کسی چیز کے بارے میں علم نہ ہونا ہی بہتر ہوتا ہے ایسا وہ غصے میں سوچ رہا تھا مگر وہ خوش تھا کہ اسے کسی کی ضرورت نہیں پڑی اور وہ خود جذبات کو کنٹرول کر کے نارمل ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

پروفیسر کم نے دو تین سٹوڈنٹس کے بعد اسے موقع دیا کہ وہ آکر آج کے ٹاپک پہ بریفنگ دے۔

"جیسے کہ ہم جانتے ہیں پرسنیلٹی کا ایک ماڈل میئر برگز کا ماڈل ہے مائرس-بریگز انڈیکیٹر 1942 میں ماہرین نفسیات کیتھرین کوک بریگز اور اسابیل بریگز مائرس نے بنایا تھا ماں اور بیٹی بالترتیب یہ دونوں ماہرین نفسیات انسانی شخصیت کے مطالعے پر مبنی تھے جو سوئس ماہر نفسیات کارل جنگ نے تیار کیے تھے جنہوں نے ایک نظریہ تیار کیا جس میں شخصیت کی 8 بنیادی اقسام کی موجودگی کا دفاع کیا گیا۔

جس میں چھ خصوصیات کی بنا پر پرسنیلٹی کو 16 قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جس

=E EXTRAVERSION

N یعنی INTROVERSION

SENSING = S

www.novelsclubb.com

INTUITION = I

THINKING = T

FEELING = F

JUDGING = J

PERCEIVING = P

نظریہ کو بطور حوالہ لیتے ہوئے، دو ماہرین نفسیات نے ایک زیادہ پیچیدہ ٹیسٹ تیار کیا جس سے ہمیں شخصیت کی 16 اقسام حاصل کرنے کی اجازت ملی۔ یہ درجہ بندی انسانی رویے کی انتہائی ضروریات پر جا کر حاصل کی جاتی ہے، یعنی اس بات کی تلاش میں کہ عالمی پہلو میں لوگوں کی وضاحت کیا جائے، خاص پہلوؤں پر توجہ دیے بغیر۔

www.novelsclubb.com

ہم بہت زیادہ اس بات پر نہیں جائیں گے کہ یہ امتحان کیسے لیا جاتا ہے، کیونکہ ہم مضمون کے مشترکہ دھاگے کو چھوڑ دیں گے۔اہم بات بنیادی باتوں کے ساتھ رہنا ہے: اشارے چار مختلف "سوالات" پر مبنی ہیں،ان میں سے ہر ایک کے لیے دو اختیارات ہیں۔ لہذا، 16 ممکنہ امتزاج ہیں۔

اور انکی خصوصیات کی بنا پر اس کی اقسام کچھ ایسے ہوتی ہیں۔

شخصیت کی اہم اقسام کیا ہیں؟

ایگزیکٹو کی شخصیت

2. کاروباری شخصیت کی شخصیت

فراہم کرنے والے کی شخصیت

4. تفریح کرنے والے کی شخصیت

3۔اخلاقی شخصیت۔

www.novelsclubb.com

6. مخصوص شخصیت

7. حفاظتی شخصیت۔

8. پرسکون شخصیت۔

9۔ قائدانہ شخصیت۔

10. جدت پسند کی شخصیت

ایکسٹروورژن،

12. ملنسار شخصیت۔

13۔ سوچی سمجھی شخصیت۔

www.novelsclubb.com

14. عکاس شخصیت

15۔ مشاورت شخصیت۔

16. پرہیزگار شخصیت۔

اگرچہ اسے اپنی کام کی زندگی میں بہت مفید سمجھتے ہیں، سچ یہ ہے کہ یہ ہمیشہ بہت سارے تنازعات میں گھرا رہا ہے۔، جزوی طور پر کیونکہ نتائج اکثر مبہم ہوتے ہیں اور دوسری طرف کیونکہ اس میں سائنسی سچائی کا فقدان ہوتا ہے، چونکہ یہ سائنسی طریقہ کار کو لاگو کر کے حاصل نہیں کیا گیا تھا، اسی وجہ سے یہ شخصیت کے نمونوں کی درست وضاحت کے لیے ناکافی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اسکی اہمیت کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔

اب بات کرتے ہیں کہ ہماری شخصیت ہماری فلاح و بہبود کو کیسے متاثر کر رہی ہے؟

شخصیت کے ہماری زندگی اور ہماری سوچ پر منفی اور مثبت دونوں طرح کے اثرات ہو سکتے ہیں جن میں کچھ شدید ہوتے ہیں اور کچھ اتنے زیادہ شدت کے نہیں ہوتے۔ جو شدید ہوتے ہیں وہ ہمیں نفسیاتی مسئلوں میں ڈال دیتے ہیں جن میں سے ایک نیوروٹکزم ہے جو کہ شخصیت کا ایک رجحان ہے اور ہماری نفسیات پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔

www.novelsclubb.com

نیوروٹکزم ہے کیا؟

تحقیق دماغی صحت کے بعض مسائل کے بڑھتے ہوئے خطرے کے ساتھ نیوروٹکزم کی اعلی سطح کو جوڑتی ہے۔اگر آپ انتہائی اعصابی ہیں—یعنی آپ خوف، افسردگی اور غصے جیسے بہت سے منفی احساسات کا تجربہ کرتے ہیں—آپ کو دباؤ والے حالات سے مغلوب ہونے کا زیادہ امکان ہے۔مثال کے طور پر کوئی دوسرا شخص پارکنگ کا ٹکٹ لے لیتا ہے،اور آپ جلدی نہیں پہنچ پاتے تو،آپ اسے ایک تباہی کے طور پر دیکھ سکتے ہیں جو آپ کا دن برباد کر دیتا ہے۔آپ اپنے آپ کو چھوٹی چھوٹی غلطیوں کے لیے بھی کم تر سمجھتے ہیں جنہیں دوسرے لوگ جو نیوروٹکزم کا شکار نہیں آسانی سے چھوڑ دیتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

یہ جذباتی عدم استحکام اور منفی پر توجہ مرکوز کرنے کا رجحان آپ کو موڈ کی خرابی جیسے کہ ڈپریشن اور اضطراب،اور یہاں تک کہ نفسیاتی تجربات جیسے فریب اور فریب کے زیادہ خطرے میں ڈالتا ہے۔

نیوروٹکزم آپ کے تعلقات کو بھی متاثر کر سکتا ہے۔آپ پریشان محسوس کر سکتے ہیں اور یا تو پیچھے ہٹ سکتے ہیں یا اپنے آس پاس کے لوگوں کو کسی بھی سمجھی جانے والی معمولی بات پر مار سکتے ہیں۔یہ نیچے کی طرف بڑھ سکتا ہے، کیونکہ پیارے آپ کے منفی رویے سے مایوس ہو جاتے ہیں، جس سے آپ کے تعلقات میں دراڑ آ جاتی ہے۔جیسے جیسے تعلقات بگڑتے ہیں، آپ سماجی حمایت کھو دیتے ہیں اور تناؤ، اضطراب اور ڈپریشن کا زیادہ خطرہ بن جاتے ہیں۔

نیوروٹکزم کا مقابلہ کیسے کیا جائے؟

نیوروٹک رجحانات کو منظم کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔

تناؤ کے انتظام کے طریقوں کو دریافت کریں۔مراقبہ کے لیے وقت نکالنا، باقاعدگی سے ورزش کرنا، اور اپنے پیاروں سے رابطہ قائم کرنا تناؤ کی سطح کو منظم کرنے کے چند آسان طریقے ہیں۔نوجوان بالغوں کے 2019 کے مطالعے کے

نتائج بتاتے ہیں کہ ذہن سازی کی تربیت نیوروٹکزم کو کم کرنے کا ایک مؤثر طریقہ بھی ہو سکتی ہے۔

افواہوں سے فعال مسئلہ حل کرنے کی طرف منتقل کریں۔ اگر آپ آنے والے امتحان کے بارے میں مایوسی محسوس کر رہے ہیں، اضافی مطالعاتی سیشن کی منصوبہ بندی کریں۔ اگر آپ اپنے ساتھی کے بارے میں غیر محفوظ محسوس کر رہے ہیں تو، اپنے جذبات کو اندرونی بنانے کے بجائے، کھلی بات چیت شروع کریں۔

شکر گزاری کی مشق کریں۔ جب آپ کا ذہن منفی خیالات کی طرف بڑھتا ہے، تو یہ شکر گزاری کو فروغ دینے میں مدد کر سکتا ہے۔ روزانہ شکریہ ادا کرنے والا جریدہ رکھیں اور مثبت تجربات کے بارے میں لکھیں، چاہے وہ کتنے ہی چھوٹے لگیں۔ اپنے پیاروں کو تعریفی نوٹ لکھنے پر غور کریں، چاہے آپ انہیں کبھی نہ بھیجیں۔

علامات جو ظاہر کرتی ہیں کہ آپ پر سنیلٹی ڈس آرڈر کا شکار ہو چکے ہیں اور فیوچر میں آپ ذہنی بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔ وہ کچھ اس طرح سے ہیں۔

www.novelsclubb.com

شخصیت کی خرابیوں میں اداکاری، سوچ اور احساس کے غیر صحت بخش طریقے شامل ہیں۔ شخصیت کے عارضے میں مبتلا افراد اکثر انتہائی شخصیت کے خصائص کے ساتھ جدوجہد کرتے ہیں، جیسے شدید عدم اعتماد، ہمدردی کا فقدان، کمزور خود پر قابو، یا سماجی اجتناب۔ ہر معاملے میں، یہ شخصیت کی خصوصیات آپ کی فلاح و بہبود اور تعلقات کو متاثر کر سکتی ہیں۔

جذباتی عدم استحکام۔ ہائی نیوروٹکزم شخصیت کی خرابیوں سے منسلک ہے جس میں متاثر کن رویے، شدید منفی جذبات، اور دوسروں کے ساتھ تعلقات کو برقرار رکھنے میں دشواری شامل ہے. ان میں بے وقوف، غیر سماجی، اور بارڈر لائن شخصیت کے عوارض شامل ہیں۔

www.novelsclubb.com

جے ہان نے پروفیسر کم کی طرف دیکھا جو اس میں محو دکھائی دے رہے تھے۔

"سٹوڈنٹس کوئی سوال جو آپ کے ذہن میں ہو اس حوالے سے؟"

نو سر!"

سب ہم آواز بولے۔

بیٹھیں جے ہان۔۔"

اور پروفیسر کم جے ہان کی اس پریزینٹیشن پر اپنا نقطہ نظر پیش کرنے لگے۔

جے۔ہان ڈیپارٹمنٹ سے نکلا اور گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔وہ سوچ رہا تھا کہ وہ ماہا طیب سے معافی مانگے مگر وہ یونیورسٹی نہیں آرہی تھی۔

"میں نے کیوں اتنا ری ایکٹ کیا یہ تو اسکا حق تھا وہ ہاں کرتی یا نہ؟ مجھے پہلی بار کے بعد ہی خود کو سمجھا لینا چاہیے تھا۔"

وہ ماہا کا انتظار کرنے لگا وہ ایسا ہی تھا۔ماہا کی خوش قسمتی تھی کہ جے ہان INFJ تھا جو اپنے جذبات پر قابو پا لیتا تھا جو دوسرے مردوں کی طرح جارحیت پسند نہیں تھا جو بدلہ نہیں لیتا تھا جو صرف محبت بانٹتا تھا جو ہمیشہ خود کو دوسروں کی جگہ رکھ کر سوچتا تھا دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کرتا تھا۔

اسے ماہا طیب دکھائی دی اور وہ آج بھی اسے اتنی ہی محبت سے دیکھ رہا تھا فرق صرف اتنا تھا کہ وہ آج اسے پانے کی امید بھری نظر سے نہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کھونے کی نظر سے دیکھ رہا تھا جیسے کسی کو آخری بار جاتا دیکھتے ہیں جس نظر میں حسرت ، محبت، دکھ، غم، بے بسی سب جذبے ایک ساتھ شامل ہوتے ہیں وہ صرف ایک ڈالی ہوئی نظر نہیں ہوتی وہ جدائی کی نظر ہوتی ہے مرنے سے پہلے کی نظر جس کے بعد صرف اندھیرا ہوتا ہے اور جدائی مرنے سے زیادہ بدتر ہوتی ہے۔

وقت رخصت آگیا دل پھر بھی گھبرایا نہیں

اس کو ہم کیا کھوئیں گے جس کو کبھی پایا نہیں

زندگی جتنی بھی ہے اب مستقل صحرا میں ہے

اور اس صحرا میں تیرا دور تک سایا نہیں

میری قسمت میں فقط درد تنہ ساغر ہی ہے

www.novelsclubb.com

اول شب جام میری سمت وہ لایا نہیں

تیری آنکھوں کا بھی کچھ ہلکا گلابی رنگ تھا

ذہن نے میرے بھی اب کے دل کو سمجھایا نہیں

کان بھی خالی ہیں میرے اور دونوں ہاتھ بھی

اب کے فصل گل نے مجھ کو پھول پہنایا نہیں

ماہاطیب اسکے قریب آچکی تھی۔

"سس سلام..."

بمشکل اسکی آواز نکلی۔

www.novelsclubb.com

کوئی جواب نہ آیا مگر وہ جانتا تھا ماہاطیب رکی تھی۔اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا وہ خونخوار آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی۔

"معافی مانگنے آیا تھا آپ سے۔۔ایم سوری مجھے آپ کی رائے کی قدر کرنی چاہیے تھی۔"

"سوری؟؟؟؟"

ماہاطیب کی آواز آئی تھی۔

"رائے کی قدر؟میری زندگی برباد کردی تم نے اور رائے کی قدر کی اب یاد آئی ہے نفرت کرتی ہوں میں تم سے نہیں ہے مجھے تمہاری معافی کی ضرورت مر جاؤ تم اور کبھی مجھے دکھائی مت دینا تمہیں پتہ ہے گھن آرہی ہے مجھے تمہاری نظروں کو خود پر پڑتا دیکھ کر تم نے برباد کردیا مجھے گرادیا سبکی نظروں سے خود کی نظروں سے مت دیکھو مجھے تم جاو یہاں سے!!!!"

www.novelsclubb.com

وہ چلا رہی تھی رو رہی تھی ماتم کر رہی تھی اور ساتھ الزام لگا رہی تھی جے ہان پر ۔۔۔جو وہ سمجھنے سے قاصر تھا اس نے ماہاطیب سے پیار ہی تو کیا تھا اسکی پیار کی نظر

نے اسے کیسے خود کی نظروں سے گرادیا کیا اسکی محبت ماہا طیب کے لیے اتنی گندی تھی؟

جے ہان کا دم گھٹنے لگا تھا۔ وہ اسے دھکے دے رہی تھی اور وہ دماغ میں اٹھنے والے سوالوں کا جواب تلاش کر رہا تھا۔

بہت سے لوگ گزرتے جا رہے تھے کچھ متوجہ ہو کر کھڑے ہو گئے کوئی قریب آنے کی کوشش نہیں کر رہا تھا کوریا میں ایسے ہی ہوتا تھا کوئی کسی مسئلے میں نہیں پڑتا تھا۔

"کیا ہوا کیا مسئلہ ہے؟"

مین گیٹ کے سامنے ہی سیول نیشنل یونیورسٹی کا پولیس اسٹیشن تھا وہاں سے ایک سکیورٹی اہلکار نکلا اور انکی طرف آیا۔

"یہ تمہیں پریشان کر رہا ہے؟"

گارڈ ماہا کی طرف متوجہ ہوا۔ماہا نے کچھ سوچا تو ایک لڑکی نے انگلش میں ترجمہ کر کے پوچھا۔

"کیا یہ تمہیں ہراساں کرنے کی کوشش کر رہا تھا؟"

ماہا طیب نے جے ہان کو دیکھا۔

"ہاں اس شخص نے میری ذہنی حالت خراب کر دی ہے یہ بار بار میرے سامنے آکر مجھے تکلیف دیتا ہے ہراساں کرتا ہے مجھے۔۔۔"

وہاں موجود لوگ آپس میں بات کرنے لگے۔اور جے ہان کو نفرت سے دیکھنے لگے۔

گارڈ جے ہان کو یونیورسٹی ڈین کے پاس لے گیا۔اسے اور ماہا کو پروفیسرز کے سامنے پیش کیا گیا۔اور انکے موقف جاننے کے لیے کہا گیا۔ماہا کے پاس یہی موقع تھا جے

ہان سے بدلہ لینے کا وہ بدلے اور نفرت میں بالکل اندھی ہو چکی تھی اس نے جے ہان کو سبق سکھانا تھا۔

"تم نے میری زندگی میں زہر گھولا میں تمہاری زندگی پر سکون نہیں رہنے دوں گی!"

اس نے جے ہان کو دیکھتے ہوئے سوچا۔

جے ہان خاموش تھا۔اس نے اپنی صفائی میں کچھ نہیں کہا تھا۔لیکن اس نے ایسا کیوں کیا تھا؟

یونیورسٹی نے اسے سسپینڈ کر دیا تھا۔اور پوری یونیورسٹی میں یہ بات آگ کی طرح پھیلی تھی۔ماہا طیب کے چہرے پر تو اطمینان تھا مگر اسکا دل ابھی بھی مطمئن نہیں تھا۔جے ہان مرا ہوا جسم لئے چلا جا رہا تھا۔اسکا خیال تھا وہ گھر تک پہنچنے سے پہلے ہی مر جائے گا اسے سانس چلتی محسوس نہیں ہو رہی تھی اسے صرف دکھ نہیں تھا جو اسے کھائے جا رہا تھا اس پر لگائے گئے الزامات تھے اور ان الزامات پر اٹھنے والے

اسکے ذہن میں سوالات جو اسکے دماغ پر ہتھوڑے کی طرح ضربیں لگا رہے تھے اور وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر دبا کر تکلیف کی شدت کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

رات کافی ہو چکی تھی۔ جے ہان ہان ریور پہ بنے ماپو برج پر آیا تھا۔ وہ دن کو اس سارے واقعے کے بعد یہیں آ گیا تھا۔

دوسری طرف ہادی لوگ اسے پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہے تھے۔

"ہادی لوکیشن ٹریس کرو جے ہان کی۔"

ساجد نے مشورہ دیا تھا۔ لوکیشن ٹریس ہونے پہ ہادی کے پاؤں تلے زمین نکل گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"م۔ مم۔ ماپو۔۔ ماپو برج کی لوکیشن ہے۔۔۔"

ہادی کے الفاظ بمشکل نکلے تھے۔

"کیا؟ ہمیں فوراً چلنا چاہیے کال کرو اسے ہادی۔۔۔"

سومن اور ہادی بھاگ کر گاڑی لے کر نکلے تھے۔

ماپو برج جو سیول میں ڈیتھ برج کے نام بھی جانا جاتا تھا یہاں ہر سال ہزاروں لوگ زندگی سے تنگ کر خود کو ہان ریور کی بے رحم موجوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے اس برج کو برج آف لائف کا نام دیا گیا اسکی ریلنگز پہ بہت سے موٹیو شنل پیغامات لکھ کر لگائے جاتے ہیں جن کا مقصد کسی ہارے ہوئے انسان کو زندگی کی طرف لوٹ جانے کا اشارہ کرنے کا ایک بہانہ ہے۔

جے ہان ماپو برج پر کھڑا تھا تیز ہواؤں نے اسکی آنکھوں کو چندھیا رکھا تھا۔

"وہ خود کو مسلمان کہتی ہے پاکیزہ، باکردار، اور حلال کی زندگی جینے والی۔۔۔۔

اور جے ہان کو گندہ، بدکردار اور حرام کی زندگی جینے والا۔۔۔۔

جو اگر اسے دیکھ لیتا تھا تو ماہا طیب کو اپنے وجود سے گھن آنے لگتی تھی کیا سچ میں وہ اتنا گندہ تھا؟"

جے ہان کا دل یہ سوچتے ہوئے حلق تک آ گیا تھا۔ جس لڑکی سے اس نے بے لوث محبت کی تھی وہ اسے اپنے آپ سے ہی نفرت دلا رہی تھی۔

ریلنگ پکڑے اس نے ہان ریور کو ایک نظر دیکھا تھا۔ جے ہان نے آسمان کی طرف دیکھا اور ایک گہری سانس لی تھی وہ یہاں اس برج پر کیوں آیا تھا وہ خود نہیں جانتا تھا لیکن پھر اس نے آنکھیں بند کر کے ایک لمحے کے لیے سوچا تھا۔ آنکھیں کھولیں تو اس نے آس پاس نظر دوڑائی برج کی ریلنگ کے اوپر طرح طرح کے کوٹس اور جملے لکھے نظر آئے تھے وہ جہاں کھڑا تھا اسکے ہاتھ کے نیچے ایک لائن لکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

살아 있는 한 고칠 수 있는 기회가 있다

As long as you are alive it will be a chance .you can fix it

جب تک آپ زندہ ہیں آپکے پاس ایک موقع ہے کہ آپ اسے ٹھیک کر سکتے ہیں۔

جے ہان یہ لائن پڑھ کر اسکو سمجھنے میں مصروف ہوا تھا۔ یہ لائن اسے نہ جانے کیوں کوئی پیغام سا لگا تھا جو اسی کے لیے کسی نے لکھا ہو

ان ریلنگز پہ یہ پیغامات نہ جانے کتنے ہی لوگوں کو واپس زندگی کی طرف لوٹا دیتے تھے شاید اسی لیے اب اس برج کا نام برج آف لائف بھی رکھ دیا گیا تھا۔ جے ہان یہ لائن پڑھ کر اسے سمجھ کر مسکرایا تھا۔

ایک گاڑی رکی تو جے ہان نے مڑ کر دیکھا گاڑی سے ہادی تیزی کے ساتھ نکلا اور جے ہان کو آکر گریبان سے پکڑ لیا۔

"کیا کر رہا تھا یہاں تو بتا کیا کر رہا تھا؟"

ہادی دکھ کے مارے چلا رہا تھا۔ سومن نے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی تھی اور اسکے آنسو گالوں پہ رواں ہو چکے تھے۔

"زندہ ہوں فکر مت کرو۔۔۔"

"بکواس بند کرو اور فوراً گھر چلو؟"

ہادی کی فکر اور غصے سے بھری آواز سن کر وہ مسکرا دیا۔

اس نے ہاتھ جیب میں ڈالے اور گھر کی طرف جانے لگا۔

"تم آ گئے؟ جانتے ہو کتنا پریشان تھے ہم لوگ۔۔۔"

اسکی ماں اس سے لپٹ گئی۔ وہ اپنی ماں کے گھر آ گیا تھا۔ اسکی ماں رونے لگی تھی۔

"حنا آ گیا ہے وہ خیریت سے اب تو چپ کر جاؤ۔۔"

احمد حسین جو اسکے سوتیلے باپ تھے انہوں نے اسکی ماں کو سمجھانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا تم اندر آؤ۔۔"

ساجد اور صوفیہ یعنی ہادی کے ماں باپ بھی وہیں موجود تھے۔

ساجد اسے اندر لے آیا سومن اور ہادی بھی اسکے ساتھ موجود تھے۔

"تم سے یہ امید نہیں تھی جے ہان!"

ہادی غصے سے بولا۔

جے ہان کو سمجھ نہیں آئی اور وہ ایک ایک نظر سب کو دیکھنے لگا۔

"یعنی تم نے اس لڑکی کی بکواس کا کوئی جواب نہیں دیا؟ سنتے رہے اور سسپینڈ ہو کر ماپو چلے گئے؟ کیوں کیا تم نے ایسا؟"

''میں ویسے ہی گیا تھا کچھ غلط کرنے نہیں۔۔۔" وہ شرمندہ تھا۔

''ہاں وہی جگہ ملی تھی نا تجھے ویسے جانے کے لیے شرم کرو جے ہان۔۔" ہادی کا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہادی بس کر دو پہلے ہی پریشان ہے یہ سو من پانی لاؤ اسکے لئے۔۔"

ساجد نے ہادی کو خاموش رہنے کا کہا۔

"ابو پلیز مجھے اسے ڈانٹنے دیں یہ دوسروں کے لیے کب تک ایسے قربانیاں دیتا رہے گا؟"

"آپ اسے کیوں نہیں کہتے کہ اس لڑکی کو جا کر بٹھائے انتظامیہ کے سامنے اور ثبوت مانگے۔۔۔"

ہادی بہت غصے میں تھا۔

لیکن جے ہان اسکے برعکس خاموشی سے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

"جے ہان بیٹا تم کھانا کھا کر آرام کرو ہم صبح بات کریں گے اس بارے میں ہاں!"

احمد نے حنا کو ساتھ لیا اور کچن کی طرف بڑھا۔ سومن اور ہادی غصے سے جے ہان کو دیکھ رہے تھے جے ہان کو ان دونوں کے ارادے خطرناک لگ رہے تھے تو وہ بھی۔ماں باپ پیچھے کچن میں آ گیا۔

www.novelsclubb.com

اسمارہ اپنی پڑھائی کرنے کے بعد کچھ دیر کے لیے بیڈ پر آ کر لیٹی اور آنکھیں موند لیں۔اسکا فون بجا جو اس نے فوراً ہی ریسیو کر لیا۔

"ہیلو؟"

"کیسی ہو؟اور تم کیا میں کال نہ کروں تو تمہیں زحمت نہیں ہوتی ایسا کیوں؟"

صائم کال کرتے ہی بولنے لگا۔

"یونیورسٹی سے واپس آ کر ٹائم ہی نہیں ملتا۔۔"

"یعنی اب میرے لیے تمہارے پاس ٹائم نہیں۔ہاں بھئی ایک میں ہی فارغ ہوں جو ہر وقت تم سے بات کرنے کے لیے مرتا ہوں۔۔"

www.novelsclubb.com

صائم شکایتی انداز میں بولا۔

"ایسی بات نہیں۔"

"ایسی ہی بات ہے۔ تم اتنے دن سے بس ہوں ہاں کر رہی ہو میں تمہیں کتنی بار اپنی محبت کا یقین دلا چکا ہوں مگر تم تم نے ایک بار بھی ایک لفظ تک میرے لیے نہیں بولا ایسا کیوں؟"

"صائم مجھے وقت لگے گا تمہارے لیے یہ سب نارمل ہو گا میرے لیے نہیں ہے مجھے تو ابھی تک یقین بھی نہیں آتا کہ یہ سب سچ ہے تم سچ میں مجھ سے بات کرتے ہو تو کوئی اور بات کیسے سوچ سکتی ہوں میں۔۔"

اسمارہ چاہے خوش تھی صائم کو لے کر مگر اسکے دل میں ابھی بھی عجیب وسوسے پیدا ہوتے وہ دل سے مطمئن نہیں ہو پا رہی تھی۔ لڑکیوں کو اللہ نے ایک بہت بڑی طاقت سے نوازا ہے اور وہ ہے intuition جب کچھ ہمارے لئے اچھا نہیں ہوتا یا ہمیں لگتا ہے یہ ہمارے لئے نہیں ہے تو ہمارا دل کبھی بھی پوری طرح اس بات کو قبول نہیں کرتا اور جب بات ہو محبت کی تو لڑکی فوراً سمجھ لیتی ہے کہ اگلے انسان کی بات اسکے دل تک پہنچ رہی ہے یا نہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

"یعنی تمہیں ابھی تک مجھ پہ ٹرسٹ ہی نہیں ہوا؟ واؤ۔۔۔"

صائم کو افسوس ہوا

"تم غلط سمجھ رہے ہو۔"

"اچھا تو تم مجھے سمجھاؤ نا؟۔۔۔

کل صبح گارڈن میں میں تمہارا انتظار کروں گا وہاں بیٹھ کے بات کرتے ہیں جتنا سوچنا ہے آج سوچ لو۔ میں اس رشتے میں آگے بڑھنا چاہتا ہوں تمہیں سب کے سامنے ایکسیپٹ کرنا چاہتا ہوں۔"

"سچ؟"

www.novelsclubb.com

اسمارہ کی آنکھوں میں چمک ابھری تھی۔

"ہاں تو اور کیا۔۔۔ کل تم آگئی تو میں سمجھوں گا تمہارا جواب ہاں ہے اور نہ آئی تو میں دوبارہ تمہیں فورس نہیں کروں گا۔"

صائم نے کال کٹ کی۔

اسمارہ گہری سوچ میں مبتلا ہو چکی تھی۔وہ بیڈ پہ لیٹے چھت پہ نظریں مرکوز کیے سوچ میں ڈوبی تھی۔

"کیا سچ میں ایسا ہو سکتا ہے؟میرا دل کیوں نہیں مان رہا؟اور اگر میں کل نہ گئی اور صائم کو میں نے ہمیشہ کے لیے کھو دیا تو؟

وہ عجیب الجھن کا شکار تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے کس سے مشورہ کرے کیا جواب دے صائم کو۔۔۔"

جبکہ وہ نہیں جانتی تھی اسے کسی کے جواب یا مشورے کی ضرورت تھی ہی نہیں ایسے موقعوں پہ ہمارا دل ہی ہمارے لئے سب سے بڑا اشارہ ہوتا ہے اسکا دل اسے اجازت نہیں دے رہا تھا اور وہ اسے محض ایک وہم سمجھ رہی تھی۔

ہادی صبح ہوتے ہی جے ہان کے کمرے میں آیا۔ لیکن جے ہان وہاں موجود نہیں تھا۔اس نے اپنے کمرے میں آکر فون چیک کیا جس پر جے ہان کا میسج تھا کہ وہ اپنے گھر جا چکا ہے۔

ہادی جلدی سے گھر سے نکلا اور گاڑی جے ہان کے اپارٹمنٹ کی طرف دوڑا دی۔

کچھ ہی دیر میں وہ جے ہان کے گھر پہنچ گیا تھا۔ بیل بجا کر وہ رک گیا تھا۔ جے ہان نے جلد ہی دروازہ کھول دیا اور مسکراتے ہوئے ہادی کو دیکھا۔

"سب سو رہے تھے اور تم بنا بتائے آ گئے؟"

ہادی اندر داخل ہوتے بولا۔

"میں نے ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ چائے یا کافی؟"

وہ کچن سے بولا۔

"یہ کیا ہے؟"

وہ پیک کئے ہوئے بیگز دیکھ کر بولا۔

"ملائشیا جا رہا ہوں رات کی فلائٹ سے۔"

جے ہان مطمئن انداز میں بولا۔

"پاگل۔ ہو گئے ہو؟ میں تمہیں لینے آیا ہوں یونیورسٹی جانا ہے بات کرنی ہے تم لاسٹ سمسٹر چھوڑ کر ایسے کیسے جا سکتے ہو؟"

ہادی چلایا۔

"سسپینڈ ہو چکا ہوں چھ ماہ کے لیے۔"

وہ ابھی بھی مطمئن تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے جے ہان؟ اندازہ ہے کیا کہہ رہے ہو کیا کر رہے ہو اپنے ساتھ؟ تم اس لڑکی کے جھوٹے الزامات کی سزا بھگتو گے کیوں؟"

"یہ میرے اپنے کئے کی سزا ہے ہادی اچھا ہوا یونیورسٹی کی طرف سے سزا مل گئی انہوں نے پھر بھی رعایت کر دی اگر وہ سزا نہ دیتے تو شاید میں خود کو خود سزا دیتا اور انسان جب خود کو سزا دینے پہ آتا ہے تو رعایت نہیں کرتا۔"

جے ہان اسے کافی پکڑاتے ہوئے بولا۔

"جو کچھ بھی ہوا میری اپنی ہی وجہ سے ہوا وہ لڑکی زبردستی تو میرے پہ الزام نہیں لگا رہی بلکہ وہ تو مجھے جانتی بھی نہیں"

وہ مسکرا دیا۔

"میں کچھ دنوں کے لیے ری لیکس ہونا چاہتا ہوں اس لیے جا رہا ہوں۔"

وہ صوفے پر بیٹھ کر کافی پینے لگا۔

www.novelsclubb.com

"حسن بھائی کی کال آئی تھی تم ان سے بات نہیں کر رہے کلاسز نہیں لے رہے اسکی وجہ؟"

"مجھے انٹرسٹ نہیں ہے ایسے کسی religion میں ہادی ہیونگ۔۔۔۔ماہاطیب کو جاننے کے بعد تو بالکل نہیں۔۔۔میں عام انسان ہی ٹھیک ہوں گنہگار جو کم از کم انسان کو انسان تو سمجھتا ہوں خود کو کسی دوسرے سے اعلی تو نہیں سمجھتا۔۔۔"

"وہ لڑکی اپنی سوچ کے مطابق بات کر رہی تھی جے ہان ایسا کچھ نہیں ہے تم حسن بھائی سے بات کرو وہ تمہیں سمجھائیں گے ماہاطیب بالکل غلط ہے"

ہادی جے ہان کو ایک بار پھر اسلام سے دور نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔

"اسلام تو ایک ہی ہے نا؟ ایک ہی کتاب پڑھتے ہو تم لوگ؟ تو حسن بھائی اور ماہا طیب کی باتوں میں کیا فرق ہو گا سوچ کیسے مختلف ہو گی؟"

وہ حیران ہوا تھا اور ہادی بھی دل ہی دل میں شرمندہ ہوا تھا وہ کیا بتاتا کہ مسلمان خود ہی اپنے مذہب کو لے کر طرح طرح کی بدعات کا شکار ہیں کسی نے کیا فتوے لگا رکھے ہیں اور کسی نے کیا کتنے ہی فرقوں میں بٹ کر رہ گئے ہیں وہ کیا بتاتا کہ مسلمان اب قرآن نہیں فرقوں کو فالو کر رہے ہیں تو ہادی خاموش رہ گیا۔

ہادی چپ چاپ اسے دیکھ رہا تھا اور سنتے جا رہا تھا

"میں جانے سے پہلے انکل عانٹی سے بھی ملنے آؤں گا پھر سومن کی طرف جاؤں گا ۔۔۔"

ہادی کچھ کہے بغیر وہاں سے اٹھ کر آ گیا تھا

جے ہان جانتا تھا وہ کتنا بڑا قدم اٹھا رہا تھا یونیورسٹی کی طرف سے ملی سزا اسکے پورے کیریئر کو برباد کر سکتی تھی مگر اس نے کبھی ان چیزوں کی پرواہ نہیں کی تھی اور نہ پریشان ہوا تھا۔

سومن کو ہادی نے کال کی تھی۔

"پاگل ہو گیا ہے بالکل اسے سمجھ نہیں وہ کیا کر رہا ہے ہمارے ہی سامنے آ کر سر پکڑ کر روئے گا وہ دیکھنا"

www.novelsclubb.com

ہادی بہت پریشان تھا۔ وہ پڑھائی چھوڑ چکا تھا اسلام سے دور ہو گیا تھا اور اب اب گھر سے اپنوں سے بھی دور ہو رہا تھا۔

"ہادی ہو سکتا ہے ماحول چینج ہو تو وہ ری لیکس ہو جائے اور ری لیکس ہو کر سوچے گا تو ضرور سمجھ جائے گا جے ہان کو سمجھانے کی ضرورت نہیں پڑے گی ہمیں تم جانتے تو ہو وہ کچھ دیر کے لیے دل ہی دل میں اپنی فیلینگز کو چھپا کر گھٹتا ہے مگر پھر خود کو سنبھال لیتا ہے۔

میرا خیال ہے اسے جانے دینا چاہیے۔ اور اسکے لئے دعا کرو بس۔۔۔"

"لیکن سومن تمہارا بھائی ہے وہ اس وقت حالات کو سمجھ نہیں رہا تو کیا میں اسے کرنے دوں جو اسکا دل کر رہا ہے؟""

www.novelsclubb.com

"اسے ریلیکس تو ہونے دو ابھی کل اسکے ساتھ اتنا کچھ ہوا وہ کسی سے اظہار نہیں کر رہا۔ مگر وہ ایموشنلی بہت ڈسٹربڈ ہے۔۔"

سومن نے ہادی کو کسی حد تک کنونس کر لیا تھا۔

"تمہاری طرف آیا؟"

"نہیں ابھی اسکا میسج ملا تھوڑی دیر تک آئے گا۔۔۔"

یکم اپریل کا دن تھا اسمارہ آج بہت عجیب کشمکش میں مبتلا یونیورسٹی آئی تھی۔اسکی سوچوں نے اس پر اتنا غلبہ طاری کر رکھا تھا کہ وہ کب کیسے یونیورسٹی پہنچی تھی وہ سب بھول چکی تھی وہ اس وقت خود کو یونیورسٹی کے ایک فوٹ پاتھ پہ کھڑا دیکھ رہی تھی جہاں سے ایک طرف یونیورسٹی گارڈن تھا جسے ایک پارک کے طور پر سکون کی جگہ بنایا گیا تھا مگر وہاں جوڑے اکثر اپنی خوش گپیوں کے لیے وہاں جاتے تھے۔اسی لیے وہ لوگ گارڈن کے نام سے مشہور ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسمارہ نے اپنے قدم گارڈن کی طرف اٹھانے شروع کیے اسے نہیں پتہ تھا صائم کیا کرنے والا ہے وہ سمجھی تھی وہ ساری یونیورسٹی کو اکٹھا کرے گا اور اعلان کر دے گا کہ اسمارہ سے اسے محبت ہو گئی ہے اور سب کیسی کیسی باتیں بنائیں گے پوری

یونیورسٹی میں ان کے چرچے شروع ہو جائیں گے ان کے اوڈ کپل ہونے کی چہ مگوئیاں ہوں گی وہ کیا کیا سوچتی چلی جا رہی تھی۔

کچھ ہی دیر میں اسنے خود کو گارڈن میں موجود پایا تھا۔وہ ایک بڑے سے درخت کے سامنے کھڑی تھی جس کے ارد گرد گول دائرے میں بینچ لگے تھے۔وہاں اس وقت اور کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

وہ وہاں لگے بینچ پر جا بیٹھی۔آسمان کا رنگ سیاہ ہوتا جا رہا تھا کالے بادل چھا رہے تھے بارش ہونے کو تھی مگر یہ منظر اسے خوفزدہ کیوں کر رہا تھا ان بادلوں کو دیکھ کر اسے آسمان حسین کیوں نہیں لگ رہا تھا؟اس نے نظر نیچے کر لی۔

"کتنا رومینٹک موسم ہو گیا ہے نا؟اسے بھی پتہ تھا تم آج مجھے ہاں کرنے والی ہو۔۔۔"

اس نے نظریں اٹھائی تھیں اور سامنے صائم کھڑا تھا۔اسمارہ کے چہرے پہ پھیکی سی مسکراہٹ ابھری۔

"جانتا تھا تم ضرور آؤ گی۔"

وہ آگے بڑھا۔

"جانتی ہو مجھے میرے دوست کہتے تھے کہ تم جب سے یونیورسٹی آرہی ہو مجھ میں انٹرسٹڈ ہو مجھے چھپ چھپ کر دیکھتی ہو لیکن میں نے کبھی سیریس نہیں لیا"

بادل گہرے ہوتے جارہے تھے ایسا لگ رہا تھا آسمان اسکے قریب آرہا ہے بہت قریب۔۔۔

"لیکن جب میں نے تم سے بات کی تو سچ میں مجھے اندازہ ہوا تم تو واقعی مجھے کافی لائک کرتی ہو۔۔۔"

آسمان قریب ہوتا جارہا تھا اسمارہ کو لگ رہا تھا ابھی آسمان اسکے قدموں کے نیچے ہو گا اور وہ آسمان پہ اڑتی نظر آئے گی۔۔۔

"اور شاید اسی لیے تم رابی سے جیلس ہوتی رہی۔۔۔اور اسی جیلسی میں تم نے رابی کو کیریکٹر لیس کہا ہے نا؟"

بادل گرجے تھے۔اسمارہ سہم کر ہوش میں آئی تھی۔آسمان دور تھا بہت دور آسمان قریب نہیں تھا وہ بس وہم تھا۔۔۔۔

"اور آج تم خود رابی کی جگہ کھڑی ہو بلکہ اس سے بھی بری جگہ جو بس چار دن کی محبت میں مجھ سے ملنے میرے پروپوزل کا جواب ہاں میں دینے آگئی مجھے بنا جانے بنا کوئی لمبی چوڑی بات کئے۔۔۔"

وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔

فول!!!!(Fool)

www.novelsclubb.com

آسمان قریب نہیں ہوا تھا نہ وہ آسمان پہ اڑی تھی البتہ اسکی زمین اسکے پاؤں تلے سے نکل چکی تھی۔

"اپریل فول!!!!!!!!"

رابی کی آواز آئی تھی۔ مگر اسے کچھ بھی سنائی اور دکھائی نہیں دے رہا تھا۔اس پر انڈے، سنو سپرے، پانی، جوس اور جانے کیا کیا پھینکا جا رہا تھا۔ وہ ایک بت کی طرح بے جان کھڑی تھی۔

"کتنے اچھے سے اپریل فول بنایا تم دونوں نے اسے۔"

ایک سٹوڈنٹ نے رابی اور صائم کو داد دی تھی۔

"اس کو تو کوئی یہ بھی نہیں کہہ سکتا منہ کالا کروا رہی تھی اسکا تو پہلے سے ہی کالا ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ایک سٹوڈنٹ بولا تھا اور پھر سب ہنسے تھے

"ویسے اسے ضرورت کیا تھی پنگا لینے کی اوقات دیکھ لیتی۔"

سسکی آوازیں سنائی دے رہی تھی مگر اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"اور تو اور کانفیڈینس دیکھو اسکا خود کو کیا سمجھتی ہے کہ سچ میں مان گئی صائم اس میں انٹرسٹڈ ہے۔۔۔"

رابی ہنسی تھی

صائم آگے بڑھا تھا۔

"دیکھو مجھ جیسا کوئی اگر غلطی سے کبھی تم سے محبت کر بھی لے نا تو یہ تمہارا فرض بنتا ہے تم اسے سمجھاو کہ بھائی خود پہ رحم کرو کوئی تمہیں جتنا بھی کچھ سمجھے مگر تم یاد رکھنا تم کیا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

سارے ہنس دیئے۔

"چلو چلو ایسا نہ ہو کوئی ہماری شکایت کر دے نکلو اب آج کے لیے بس اتنا ہی کافی تھا۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

صائم نے سبکو چلنے کا کہا اور رابی کی باہوں میں باہیں ڈالے وہاں سے ہنستا مسکراتا چل دیا۔

آسمان پہ سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے بادل گرج رہے تھے بارش شروع ہو گئی تھی وہ وہاں ساکت کھڑی سب کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی وہ بارش میں بھیگ رہی تھی آسمان سے بارش نہیں ہو رہی تھی آسمان رو رہا تھا اسکی بے بسی پر یا صائم کی بے حسی پر؟ مگر وہ اس بارش میں بھیگنا نہیں چاہتی تھی جل جانا چاہتی تھی وہ چاہتی تھی وہ بارش اس پر آگ کی طرح برسے اسکے جسم کو جلا کر راکھ کر دے اسکا نام و نشان مٹا دے لیکن ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بینچ کے پاس گر چکی تھی۔ یوں ہی دیر منجمد بیٹھی وہ زمین پہ نظریں جمائے سکتے میں رہی تھی۔ کتنا وقت کتنے گھنٹے گزر چکے تھے وہ خود نہیں جانتی تھی۔

بارش تھم چکی تھی آگ کی بارش تھم چکی تھی بنا اسکے جسم کو راکھ کئے۔۔۔

اسکا فون بجا وہ چونک گئی۔

بابا کی کال تھی وہ جیسے جھپٹ پڑی موبائل پہ اسکا کوئی اپنا تھا اسے یاد آیا ایک وہی تو اپنا تھا۔

وڈیو کال تھی اس نے ریسو کی۔اسے نہیں پتہ تھا وہ کس حالت میں ہے بس وہ اپنے باپ کو دیکھنا چاہتی تھی محسوس کرنا چاہتی تھی کہ وہ زندہ ہے اور کوئی اسے زندہ دیکھ کر خوش ہو گا۔

بابا!"

اسکی آواز بھر آئی تھی۔

"تتلی۔۔۔بیٹا کیا ہوا یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ مجھے بتاؤ کیا ہوا۔۔۔"

"بابا مجھے نہیں جینا نہیں جینا مجھے۔۔۔ان لوگوں نے مجھے جینے کے لائق نہیں چھوڑا میں جینا نہیں چاہتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اسکے آدھے الفاظ حلق میں رہ گئے

"کیا ہوا کچھ بتاؤ مجھے میرا دل بند ہو جائے گا تتلی۔۔۔۔۔"احمد حسین تڑپ کر بولے

"میرے ساتھ جھوٹی محبت کا ڈرامہ رچا کر آج مجھے پوری یونیورسٹی کے سامنے رسوا کر دیا اس انسان نے بابا۔۔۔۔۔"

وہ نہیں جانتی تھی وہ کیا کہہ رہی ہے۔

"آج میری شکل کا نہیں میری ذات کا مذاق اڑایا گیا ہے بابا میرے پاس کچھ نہیں بچا۔۔۔۔۔۔میرا دل میری روح میرا جسم سب گندہ لگ رہا ہے مجھے اللہ نے کیوں ایسا بنایا کیا قصور تھا میرا؟

کیوں مجھے اتنا ذلیل کیا کیوں کیوں۔۔۔۔"

وہ اپنے بال نوچ رہی تھی زمین پہ ہاتھ مار رہی تھی احمد حسین بے بسی کے عالم میں دہائیاں دے رہا تھا۔

"تتلی بس کر دو کہاں ہو تم اس وقت گھر جاؤ تتلی۔۔۔۔"

"مجھے گھر نہیں جانا میں کہیں کھو جانا چاہتی ہوں جہاں میں خود کو بھی پہچان نہ پاؤں مجھے نہیں جانا گھر کوئی گھر نہیں میرا۔۔۔۔۔۔۔"

وہ چیختی چلاتی خود کو مارتی تھک چکی تھی۔

"اللہ موت بھی نہیں دیتا مجھے اللہ نے کچھ نہیں دیا مجھے موت بھی نہیں دے گا نہیں دے گا موت مجھے وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں ایسے ہی تماشہ بنوں گی مذاق بنوں گی مجھے بنایا ہی اسی لیے گیا ہے میں بدبخت ہوں منحوس ہوں میں۔۔۔۔۔"

وہ خود کو کوستے ہوئے نہیں تھک رہی تھی اور احمد حسین بے بس میلوں دور بیٹھے تڑپ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

****

پریزنٹ ڈے

اکتوبر کی ہلکی ٹھنڈ تھی اور اسمارہ یونیورسٹی کے بعد آج پاکستان مونومنٹ چلی گئی تھی آج بہت دنوں بعد ڈھلتے سورج کو دیکھنے کا دل کیا تھا۔ وہ کافی دیر سے یہاں بیٹھی تھی۔ بابا کی باتوں کو سوچ رہی تھی وہ ڈیڑھ سال سے اسکی منتیں کر رہے تھے کہ وہ بھول جائے ماضی کو اور وہ ڈیڑھ سال سے یہی جھوٹ بولتی کہ وہ بھول چکی ہے۔ کہتے ہیں تتلیاں بیرونی ماحول کو جانچنے میں ماہر ہوتی ہیں جیسے ہی کسی جگہ کا ماحول خراب ہونے لگتا ہے وہ وہاں سے ہجرت کرنے لگتی ہیں لیکن اسمارہ کو لگ رہا تھا تتلیاں انسان کے اندر کے ماحول کو بھی جانچنے کی ماہر ہیں۔ اسکا بٹر فلائی ہاؤس ڈیڑھ سال پہلے تک تتلیوں کا پسندیدہ مسکن ہوا کرتا تھا شاید ہی اسلام آباد میں کوئی ایسی جگہ موجود تھی جہاں تتلی کے بٹر فلائی ہاؤس کے برابر تتلیاں ہوں۔ مگر جب سے وہ دکھی ہوئی تھی اسکا دل ٹوٹا تھا اسکی روح چھلنی ہوئی تھی اسکی تتلیوں نے اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی تھی وہ ایک ایک کرتی مرتی جا رہی تھی اور آج آج اسکی آخری

www.novelsclubb.com

تتلی بھی مر چکی تھی جس نے اسے بہت دکھی کر دیا تھا۔انسان کو جب کوئی نیا دکھ ملتا ہے تو اس دکھ کے ساتھ پرانے کئی دکھ یاد آ جاتے ہیں جو نئے دکھ کی شدت کو دوگنا کر دیتے ہیں۔

بابا نے ہمیشہ کی طرح پھر سے اسے سیول بلانے کی ضد کی تھی مگر اسمارہ کو لگتا تھا یہ اسلام آباد کی پر سکون فضائیں تھیں جن میں کچھ دیر گھوم کر اسے زندگی کا احساس ہو جاتا تھا ورنہ وہ کہیں اور گئی تو وہ سچ میں پاگل ہو جائے گی۔اسے یہ پہاڑ، سبزہ زار، یہ جانی پہچانی عمارتیں یہ جانے پہچانے رستے یہ سب سکون دیتے تھے اور وہ ان میں سانس لے کر ریلیکس ہو جاتی تھی۔

لوگ کہتے ہیں پاکستان مونومنٹ سے ڈھلتا سورج بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے مگر اسے وہ خوبصورتی دکھائی کیوں نہیں دیتی تھی؟جب انسان کا دل مر جائے تو اسے باہر کی خوبصورتیاں کہاں دکھائی دیتی ہیں؟کیا اسکا دل مر گیا تھا؟اور اگر مر گیا تھا تو کیا اسکا دل کبھی زندہ بھی تھا؟

www.novelsclubb.com

کوئی تو ایسا ہو زندگی میں

جو لرزشوں کو قرار بخشے

خزاں رسیدہ سنہرے پتوں کی

سکیوں کو بہار پنجتنے

کوئی تو ایسا ہو زندگی میں

جو مدتوں کا عذاب توڑے

جو رنجشوں کے حساب چھوڑے

جو درد بانٹے، جو آہ سن لے

www.novelsclubb.com

ستم کے مارے غریب دل کی

اذیتوں سے بھری غزل پر

تڑپتے اشکوں کی واہ سن لے

کوئی تو ایسا ہو زندگی میں

ڈھلتے سورج کے ساتھ کئی سوال ابھر رہے تھے اور وہ سورج کی طرف دیکھتے ہوئے کچھ دیر رکی اور اسے جذب کرنے کی کوشش کی۔

پھر وہی بوجھل قدم اٹھاتی سیڑھیوں سے اترتی گاڑی کی طرف آگئی۔

آئلہ کی اپنی خالہ زاد کزنز کے ساتھ اچھی دوستی تھی وہ اکثر گھر آجاتی تھیں یا آئلہ انکی طرف چلی جاتی آج بھی وہ سب آئلہ کی طرف آئی تھیں۔اسمارہ یونیورسٹی سے واپس آئی تھی اور جیسے ہی گاڑی سے اتری لان میں بیٹھی اسکی کزن نے اسے آواز دی تھی۔

"ارے اسمارہ بی بی ادھر تو آیئے ذرا ہم سے بھی بات کرلیں تھوڑی دیر"

یہ اسکی چھوٹی خالہ کی بیٹی سمن تھی۔اسمارہ ناچاہتے ہوئے بھی انکی طرف آگئی۔

"کیسی ہو اسمارہ تم تو کہیں نظر ہی نہیں آتی؟"

یہ سمن کی بڑی بہن سحر تھی۔

"یونیورسٹی جانا ہوتا ہے اس کے بعد ٹائم نہیں ملتا"

وہ سبکو ایک ہی بہانہ سنا کر ٹال دیا کرتی تھی۔

"آگے کا کیا ارادہ ہے کیا کرو گی؟"

سحر نے نرمی سے پوچھا تھا۔

"سٹڈیز کنٹی نیو کروں گی۔۔۔"اسمارہ کی زندگی میں اسکے علاوہ بتانے کو کچھ تھا ہی نہیں۔

"ارے بھئی ساری زندگی یہی کرو گی کیا؟ کوئی شادی وادی کا بتاؤ کیا پلان ہے کوئی ملا یا ایسے ہی گھوم رہی ہو ابھی تک؟۔"

www.novelsclubb.com

سمن اسکے مزے لے رہی تھی لیکن اسمارہ کو بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

"جو میں کرنا چاہتی ہوں میں وہ بتا رہی ہوں کیا ہو گا یہ میں کیسے بتا سکتی ہوں؟"

"ہاں اب دیکھتے ہیں کس بچارے کی قسمت پھوٹے گی"

وہ موبائل میں مصروف طنزیہ لہجے میں بولی تھی جو اسمارہ کے لیے برداشت کرنا ممکن نہیں تھا وہ وہاں سے اٹھ گئی اور اندر آ گئی۔

"کیا سمن تم بھی شروع ہو جاتی ہو بچاری کو دکھی کر دیا" سحر نے سمن کو ڈانٹنا۔

"یہ تو ہر وقت ہی دکھی رہتی ہے کوئی نئی بات بتائیں"

سمن نے کندھے اچکائے۔ آئلہ جو اندر چائے لینے گئی تھی وہ بھی چائے لے کر آ گئی تھی۔ سحر وہاں سے اٹھ کر اسمارہ کے کمرے میں آئی۔

سحر نے دروازہ ناک کیا تو اسمارہ جو اندر آ کر اپنے سٹڈی ٹیبل کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گئی تھی اس نے نظر اٹھا کر دیکھا سامنے سحر کھڑی تھی۔ اسمارہ نے نہ اسے اندر آنے کا کہا تھا اور نہ واپس جانے کا البتہ سحر اندر آ گئی اور اسکے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"اسمارہ سمن کا مزاج ایسا ہی ہے تم اسکی بات کا برا مت ماننا۔"

سحر دل رکھنا جانتی تھی اور کہیں کبھی اسمارہ سے ملاقات ہو جاتی تو وہ ہمیشہ اس سے اچھے سے ملتی تھی۔

"نہیں کونسا پہلی بار ہے عادی ہو گئی ہوں میں اس سب کی۔"

اسمارہ سرد لہجے میں بولی۔

"اسمارہ میں جانتی ہوں تم سب لوگوں کے رویوں سے بہت مایوس ہو لیکن جانتی ہو اس میں تم خود بھی برابر کی شریک ہو کیونکہ تم لوگوں کے رویوں کو خود پہ طاری کر لیتی ہو۔ کوئی جو بھی کہے کہنے دیا کرو تم خود کو تو ویسا ٹریٹ نہ کرو جیسا دوسرے تمہیں کرتے ہیں۔"

وہ اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کسی چیز سے فرق نہیں پڑتا اب اور جو جیسا ہے بس چل رہا ہے مجھے کچھ نہیں بدلنا"

اس نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا۔

"اسمارہ لڑکیوں کی آدھی بدصورتی انکا اداس رہنا ہے! لڑکیاں ان تتلیوں کی طرح ہنستی گاتی مسکراتی اٹھکیلیاں کرتی خوش ہی اچھی لگتی ہیں"

وہ اسمارہ کے کمرے میں لگے تتلیوں کے خوبصورت فریمز کو دیکھ کر بولی تھی اور اسمارہ نے اسکی نظر کے تعاقب میں ان فریمز کو دیکھا تھا۔

"میں حیران ہوں تم ہر وقت انکے ساتھ رہتی ہو مگر ان سے کچھ سیکھتی نہیں"

سحر نے خاموشی اختیار کی۔

"جانتی ہو ہم لڑکیوں کی سب سے بڑی خوبصورتی کیا ہوتی ہے؟ ہم اپنے جذبات اپنے خیالات اپنی کتنی ہی خواہشات دلوں میں چھپائے ہنستی مسکراتی ہیں اور کسی کو احساس تک نہیں ہونے دیتی کہ ہمارے اندر کیا چل رہا ہے دنیا کو ہماری یہی خوبصورتی اچھی لگتی ہے تم جو اندر ہے وہ باہر ظاہر کر دیتی ہو تو یہ ہم سب کے لیے

عام بات نہیں ہوتی تمہیں لوگوں نے اگنور کیا تو تم نے ان سے بڑھ کر ان کو اگنور کرنا شروع کر دیا جو عام طور پر لڑکیاں نہیں کرتی۔ تم صفائیاں پیش نہیں کرتی کسی کی من پسند بننے کے لئے نت نئے حربے نہیں آزماتی اور یہ تمہیں لوگوں کی نظروں میں مزید نا قابل قبول بنا دیتے ہیں۔"

وہ جیسے اسکی شخصیت کا ایکسرے کر چکی تھی۔

"میں تمہیں بدلنے کا نہیں کہہ رہی لیکن تھوڑا خوش ہو جاؤ تھوڑا نقلی بننا سیکھ لو شاید تمہاری اداسی کم ہو جائے اور تمہیں اپنا وجود بوجھ نہ لگے۔اور تم خود کے لیے لڑنا سیکھ لو۔۔۔۔۔

وہ اسکا کندھا تھپکا کر جا چکی تھی مگر اسمارہ ابھی بھی اس کی باتوں کا تجزیہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

وہ کیوں خوش ہونے کی ایکٹنگ کرے جب وہ خوش ہے ہی نہیں؟

وہ کیوں زبردستی کسی کی من پسند بننے کی کوشش کرے؟

جو اسکے اندر ہے وہ چھپانے کی ضرورت کیوں ہے اسے؟

کوئی اسے سچ میں خوش کیوں نہیں کر دیتا۔

وہ سچ مچ کسی کی من پسند کیوں نہیں بن سکتی۔

جو اسکے اندر ہے وہ ظاہر کرنے پر کوئی اسے کیوں اپنا نہیں سکتا اسکی ساری شکایتیں سارے گلے شکوے کیوں دور نہیں ہو سکتے؟

کئی سوال اسکے ذہن میں ابھرے تھے جنہیں جھٹک کر وہ منہ دھونے چلی گئی تھی۔اور منہ دھونے کے بعد اس نے آئینے میں اپنی شکل دیکھی تھی۔شاید یہی اسکے سارے سوالوں کا جواب تھا۔

www.novelsclubb.com

"لڑکیوں کی آدھی بدصورتی تو اداس رہنا ہے"

سحر کی بات اسکے کانوں میں گونجی تھی اس نے ہونٹ کھینچ کر ہنسنے کی کوشش کی تھی مگر اس نقلی ہنسی کے ساتھ وہ کہیں سے بھی خوبصورت نہیں لگ رہی تھی۔اس نے زور سے پانی کا چھٹا منہ پہ مارا تھا اور پھر منہ پونچھتے باہر آگئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسمارہ گھر پہنچی تھی تو رات ہو چکی تھی۔وہ منہ ہاتھ دھو کر کھانا کھانے کمرے سے باہر آئی تھی جب دادی نے لاؤنج سے اسے آواز دی تھی۔"اسمارہ تجھے کتنی بار کہا ہے مغرب سے پہلے گھر آجایا کر تجھے اپنی فکر ہی نہیں۔۔۔"

دادی اسکے آتے ہی بولی تھی۔"اماں سمجھایا نہیں جاتا ہے جو سمجھ جائیں ہم کونسا اسکے کچھ لگتے ہیں جو اسکی بھلائی کی بات کریں گے آپ کیوں اپنے الفاظ ضائع کرتی ہیں۔۔۔۔"

صفا بیگم ٹی وی پہ نظریں جمائے بولی تھیں۔

"صفا تم تو اس بچاری کو بخش دو۔۔"اسمارہ چپ چاپ کچن کی طرف آگئی تھی۔

دوسرے دن یونیورسٹی آتے ہوئے بابا کی باتیں اسے یاد آرہیں تھیں وہ چاہتے تھے اسمارہ لاسٹ سمسٹر فریز کروا کر کچھ دن ان کے پاس آجائے اور پھر وہ اسے خود کیلیفورنیا کی یونیورسٹی میں ایڈمیشن دلوادیں گے مگر اسمارہ کا دل نہیں مانتا تھا۔

وہ انہی سوچوں میں ڈوبی رہی تھی اور اب اسکا ویسے بھی اس یونیورسٹی میں دل نہیں لگتا تھا جسکا اسکی سٹڈیز پر بھی اثر ہوا تھا مگر وہ آخری دم تک ڈٹی رہنا چاہتی تھی وہ صائم اور رابی سے ڈر کر بھاگنے والوں میں سے نہیں تھی۔اسکے ساتھ جو ہوا تھا وہ

اس میں خود بھی برابر کی شریک تھی اسے کیا ضرورت تھی صائم کی باتوں میں آنے کی۔اسمارہ نے سوچا تھا اور خود کو ہی کوسنے لگ گئی تھی۔

اسمارہ تھکی ہاری گھر لوٹی تھی جب اس نے اپنے مین گیٹ سے صائم کی گاڑی کو نکلتے دیکھا۔صائم اپنی امی کے ساتھ تھا اسمارہ کے دل میں ایک کھٹکا سا پیدا ہوا اس نے جلدی سے گاڑی کھڑی کی اور تیز قدموں کے ساتھ دادی کے کمرے میں آگئی۔ دادی ابھی ابھی ہی اپنے کمرے میں داخل ہو رہی تھی دروازے میں ہی رک گئیں۔"اسمارہ کیا ہوا ہانپ کیوں رہی ہو؟"وہ اسمارہ کی سانس اکھڑتے دیکھ کر بولی تھی۔ "دادی یہ لڑکا؟"دادی جواب دیئے بغیر آگے چل دی تھی اور اسمارہ انکے پیچھے۔دادی سوال سننے کے بعد کمرے میں آگئیں تھیں اور آکر اپنے بیڈ کی ایک سائیڈ پہ بیٹھ گئی تھیں۔اسمارہ انکے پاس آکر بیٹھی اور جواب کا انتظار کرنے لگی۔

"آئلہ کا رشتہ طے کر دیا ہے تمہاری ماں نے"۔ دادی نے قدرے مایوسی سے کہا تھا۔ "ہاں وہ بات جانتی ہوں میں کافی دن سے چل رہی بابا نے بھی بتایا تھا میں اس لڑکے کا" پوچھ رہی ہوں کون تھا یہ؟" وہ شاید سمجھ چکی تھی لیکن پھر بھی اسکی تردید سننا چاہتی تھی۔ """یہی لڑکا ہے صائم۔ دادی کچھ زیادہ خوش نہیں تھیں۔ اسمارہ کے چہرے کا رنگ اڑ چکا تھا۔ سارے منظر اسکی آنکھوں کے سامنے جھلملانے لگے تھے وہ اپنے کانوں پر یقین نہیں کرنا چاہتی تھی ایسا کیسے ہو سکتا تھا وہ جس نے اسے اس حالت میں پہنچا دیا تھا وہ اتنا بہادر کیسے ہو گیا اسکے گھر اسکی بہن کی زندگی میں آ گیا۔ "تمہارے بابا چاہتے تھے وہ جب پاکستان آئیں تو خود دیکھ بھال کر ہی کوئی مناسب جواب دیں لیکن صفا کو نہ جانے کونسی آگ لگی ہے اور اس لڑکے نے تو آئلہ پر کوئی جادو کر دیا ہے وہ بھی سننے کو تیار نہیں۔ کوئی اتہ پتہ نہیں کیسا لڑکا ہے کیسا نہیں بس اتنا بتا دیا تمہارے ساتھ یونیورسٹی پڑھتا ہے اور عذرا کے جاننے والوں میں سے ہے۔" دادی باتیں کرتی جا رہی تھی اور اسمارہ بے خودی کی حالت

میں وہاں سے اٹھ کر کب آنے لگی اسے احساس نہیں ہوا۔اسے اپنے ارد گرد کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا وہ اپنے کمرے میں آئی اور دروازے کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی۔"میں آئلہ کو سب سچ بتاؤں گی وہ سچ جان کر خود انکار کر دے گی ہاں کر دے گی انکار۔۔۔۔۔"وہ سوچتے ہوئے جلدی سے اٹھی تھی اور آئلہ کے کمرے کا رخ کر لیا تھا آئلہ کے کمرے میں پہنچ کر وہ کچھ لمحے رکی تھی اور پھر ہمت کر کے اندر آئی تھی۔"صائم سے رشتہ ہو گیا تمہارا؟"وہ ڈرتے ڈرتے بولی تھی کیونکہ آج سے پہلے وہ کبھی کسی کی زندگی کے فیصلوں پہ اسطرح سے بات نہیں کرتی تھی وہ تو اپنے لیے بھی بات نہیں کرتی تھی دوسرے تو بہت دور کی بات ہے۔"ہاں ۔۔۔۔"آئلہ فون میں مصروف چہک کر بولی۔"صائم اچھا لڑکا نہیں ہے آئلہ۔۔۔۔۔"اسکی آنکھوں میں خوف،ڈر،اور دکھ ایک ساتھ امڈ آیا تھا۔"اب تم کہو گی بہت سی لڑکیوں کے ساتھ فرینڈ شپ ہے اسکی بہت فرینک سا ہے تو یہ سب میں پہلے سے جانتی ہوں اور تمہاری سوچ گھسی پٹی ہو گی میری نہیں ہے۔تو تمہیں

فکر کرنے کی ضرورت نہیں میں بہت خوش ہوں آئلہ موبائل سکرین پہ نظریں جمائے بولی تھی۔"آئلہ اسکی صرف دوستی نہیں ہوتی بلکہ۔۔۔۔۔"اسمارہ کہتے کہتے رکی تھی۔"اسمارہ! صائم نے پہلے دن ہی مجھے سب کچھ بتادیا تھااور صرف اپنے بارے میں ہی نہیں تمہارے بارے میں بھی۔"وہ اسمارہ کے قریب آئی تھی اور اسمارہ کو لگا وہ اسکے پاؤں میں گر کر ابھی بے ہوش ہو جائے گی۔"اور اس نے یہ بھی بتایا ہے وہ صرف ایک مذاق تھا اسے کیا معلوم تم سائیکو اس بات کو اتنا دل پہ لے لو "مسکرا کر پیچھے ہٹی تھی۔مذاق؟وہ صرف مذاق تھا؟جس واقعے نے اسمارہ سے جینے کی کچھ آخری وجوہات بھی چھین لی تھیں وہ مذاق تھا؟جس نے اسمارہ کو خود سے بیزار کر دیا تھا وہ مذاق تھا؟اسمارہ کے ذہن میں بیسیوں سوال ابھرے تھے۔"اور جانتی ہو جب اس نے بتایا تو میں کتنا ہنسی تھی تمہاری بے وقوفی پر۔۔۔"آئلہ ہنسی تھی؟وہ جس دن اسمارہ اتنا روئی تھی کہ اسکے بعد کبھی نہیں روئی اس دن کو یاد کر کے آئلہ ہنسی تھی؟وہ بے یقینی سے سامنے کھڑی بہن کو دیکھ رہی تھی اور اسکے

الفاظ پر یقین کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔"اور پلیز بھول جاؤ تم بھی اس بات کو اب۔صائم کب سے بول رہا تھا وہ تم سے سوری کرے گا بٹ میں نے تمہاری طرف سے اسکی سوری ایکسیپٹ کر لی تھی۔سو اب تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔اور پلیز تم خود تو کبھی کسی بات سے خوش نہیں ہو سکتی میں جو چھوٹی موٹی خوشیاں حاصل کر رہی ہوں ان کے رنگ میں بھنگ مت ڈالنا۔۔۔۔۔"وہ اسکا گال تھپکا کر چلی گئی تھی۔اسمارہ اہنی جگہ جامد کھڑی تھی۔اسے لگ رہا تھا وہ بے ہوش ہو جائے گی مر جائے گی مگر اسے تو ہلکی سی جنبش بھی نہیں ہوئی تھی۔وہ لڑکا جسے دیکھ کر اسے اپنا آپ ایک تماشہ لگنے لگتا تھا وہ انکے خاندان کا حصہ ہو گا۔

"کیوں اللہ ہر بار کیوں جیسے مجھے لگتا ہے اس سے بڑھ کر آپ مجھے کیا دکھ دیں گے آپ اس سے بھی گہرا زخم لگاتے ہیں کیوں۔۔۔۔۔۔ایک ہی بار موت کیوں نہیں دے دیتے؟کیوں؟دنیا کے قابل تو میں نہیں ہوں کیا آپ اپنے قابل بھی نہیں سمجھتے مجھے؟پھر مجھے بنایا ہی کیوں؟"وہ بنا آواز کے چیخی تھی اسکا دل درد کی شدت

www.novelsclubb.com

سے جیسے پھٹ رہا تھا اسکے گلے شکوے بڑھتے جاتے تھے۔اسکے غموں کی فہرست کے ساتھ۔۔۔ کتنا مشکل ہوتا ہے نا مرنے تک زندہ رہنا۔۔۔۔۔۔؟وہ کمرے کی طرف لوٹتے سوچ رہی تھی۔

اسمارہ نے احمد حسین سے آئلہ اور صائم کے بارے میں بات کی تھی۔"تمہاری ماں کا دماغ خراب ہو گیا ہے وہ کہتی ہے وہ جو مرضی فیصلہ کرے میں بولنے والا کون۔ہوں۔۔۔؟ تتلی تم تیاری پکڑو میں مزید تمہیں وہاں نہیں رہنے دے سکتا۔۔۔وہ عورت تمہیں ذہنی مریض بنادے گی تتلی۔۔۔۔"احمد حسین کو اتنا غصے میں اسمارہ نے پہلی بار دیکھا تھا۔"لیکن بابا میرا لاسٹ سمسٹر ہے اور آپ نے وعدہ کیا تھا آپ مجھے کیلیفورنیا جانے سے نہیں روکیں گے۔۔۔"اسمارہ کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔"میں تمہیں روک نہیں رہا بچا رہا ہوں تمہیں تم ٹھیک رہو گی تو کیلیفورنیا جانے کے لائق رہو گی نا میں تمہیں اس ماحول میں نہیں رہنے دے سکتا وہ لڑکا تمہیں پھر سے ذہنی ٹارچر دے گا میں تمہیں آنکھوں کے سامنے کڑھتے

www.novelsclubb.com

ہوئے نہیں دیکھ سکتا تمہیں میں پھر سے اس مقام پہ جانے دوں گا اسمارہ!!" احمد حسین نے فون بند کر دیا تھا اور اسمارہ کتنی ہی دیر موبائل کو گھورتی رہی تھی۔۔۔۔

اسکی امی کو اور بہنوں کو احساس کیوں نہیں ہو رہا تھا وہ جو کہہ رہی تھی اسکی باتوں کو کوئی سیریس کیوں نہیں لے رہا تھا اسکی بات کی اہمیت کہاں تھی سوائے بابا کے کون تھا اسکا اور بابا ایک طرف سیول والی فیملی اور دوسری طرف اسکی امی کی ضد اور اسمارہ کی یہ حالت احمد حسین بہت بے بس ہو چکے تھے۔

اکتوبر کا تیسرا ہفتہ چل رہا تھا سردی نے اسلام آباد کی فضاؤں میں ڈیرے ڈال لیے تھے یہ موسم اسمارہ کا کچھ خاص پسندیدہ نہیں تھا اسے ہر طرف خزاں اجڑے درخت، پھولوں سے خالی پودے، تتلیوں سے خالی اپنا بٹر فلائی ہاؤس دیکھ کر بہت کوفت ہوتی تھی۔ آئلہ اور صائم کے رشتہ طے ہونے کے بعد اسے ہر جگہ ہی صائم نظر آنے لگا تھا پہلے یونیورسٹی سے بھاگ کر گھر چلے جانا اسکے لیے جان چھڑانے کے مترادف تھا مگر اب اسے وہ گھر کے کونے کونے میں بھی دکھائی دینے لگا تھا۔

لیکن کیوں وہ تو اس دن کو ایک مذاق سمجھ کر ہنسی میں اڑا چکا تھا آگے بڑھ چکا تھا پھر اسمارہ کیوں وہیں رک چکی تھی۔۔۔۔اسمارہ کی خود سے جنگ کبھی ختم ہوتی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

اس نے بابا کو بھی بتایا تھا کہ آئلہ کا رشتہ اسی لڑکے سے ہوا ہے جس نے انکی ایک بیٹی کو تماشا بنا کر رکھ دیا تھا۔احمد حسین نے سختی سے رشتے کی مخالفت کی تھی لیکن صفا بیگم نے اسے انا کا مسئلہ بنا لیا تھا۔

اسمارہ کا آج گھر جانے کا بھی دل نہیں کر رہا تھا وہ یہیں اسلام آباد کی سڑکوں پہ گاڑی گھماتی رہی تھی لیکن شام ڈھلی تو پرندے چہکتے ہوئے گھروں کو لوٹ رہی تھیں اسے بھی خیال آیا تھا کہ اب اسے بھی لوٹ جانا چاہیے۔

www.novelsclubb.com

بوجھل قدموں کے ساتھ وہ گھر آئی تھی ہمیشہ کی طرح دادی کو منتظر پایا تھا۔

"آگئی تم؟" دادی نے جائے نماز پہ بیٹھے اسے پلٹ کر دیکھا تھا۔

"جی دادی۔۔۔"اس نے آج سلام بھی نہیں کیا تھا وہ مرے ہوئے جسم میں جیسے بس چل پھر رہی تھی۔

دادی نے اسے ایسی مری حالت میں دیکھا تھا تو مزید سوال جواب کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

"اچھا سنو اسمارہ تمہارے بابا تم سے بات کرنا چاہ رہے تھے تمہارا فون بند ہے ذرا پوچھ لینا ان سے ہاں۔۔۔"

"جی دادی۔۔۔"

اسمارہ نے موبائل دیکھا جسکی بیٹری کب ڈیڈ ہوئی اسے خبر نہیں۔ وہ اپنے کمرے میں آئی اور موبائل چارج کرنے لگی۔ وہ اپنے خالی بٹر فلائی ہاؤس کو دیکھنے لگی تو اسکا دل دکھا۔ وہ بٹر فلائی ہاؤس کے قریب آئی اور بیٹھ گئی۔ جہاں پھول پودے سب ہرے بھرے تھے مگر اسکی تتلیاں جو اڑتی تھیں تو اسکو سکون ملتا تھا وہ نظر نہیں آ رہی تھیں۔

وہ اٹھ کر اندر آئی اور ہاتھ دھونے چلی گئی۔ کپڑے بدل کر کچھ دیر کتابیں کھول کر بیٹھ گئی۔ پھر موبائل چارج ہوا تو بابا سے بات کرنے بیٹھ گئی۔

"تتلی مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی تھی۔اور بہت غور سے سننا سمجھی؟"احمد حسین جیسے جھجک سے رہے تھے۔

"جی بابا آپ بولیں میں سن رہی ہوں؟"اسمارہ نے انکا انداز بھانپ لیا تھا

"میں نے اماں سے بھی بات کی ہے۔۔۔۔۔"

وہ تمہید باندھنے لگے۔

"ایک لڑکا ہے یہاں وہ تم سے شادی کرنا چاہتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

اسمارہ کو پہلے تو سمجھ نہیں آئی لیکن پھر وہ حیرت میں ڈوب گئی۔

"بابا؟"

"بیٹا بہت اچھا لڑکا ہے دیکھا بھالا ہے بہت خوش رکھے گا تمہیں۔۔بس تم ہاں کرو۔۔۔۔"

"بنا بات کیے بنا دیکھے ایک دم تم میری محبت پہ یقین کر بیٹھی اتنی ترسی ہوئی تھی محبت کے لیے؟"

صائم کی بات اس کے ذہن میں آئی تھی۔

"بابا آپ اسی لیے مجھے سیول بلا رہے تھے نا؟؟؟"

اس نے لمحے بھر میں کیا کچھ سوچ لیا تھا۔

"نہیں تتلی غلط سمجھ رہی ہو تم۔۔۔۔"احمد حسین ہڑبڑا گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"بابا آپ پلیز اب مجھے مزید پریشان مت کریں میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں اور آپ کہہ رہے ہیں میں کیسے ہاں کہہ دوں وہ بھی بنا دیکھے بنا جانے؟اور وہ کون ہے جو ایسے راضی ہو گیا رنڈوہ ہے اندھا ہے یا بہرہ؟"

اسمارہ غصے سے تلملائی تھی۔

اسکے لئے آج تک ایسے ہی رشتے آتے رہے تھے۔

"نہیں تتلی غلط سمجھ رہی ہو تم اچھا خاصا پڑھا لکھا لڑکا ہے امیر کا سے پڑھ کے آیا ہے اور تمہیں اچھے سے جانتا ہے۔"

"کیسے جانتا ہے آپ کیوں پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں؟"

"میں کیوں پردہ ڈالوں گا۔ جے ینگ نام ہے اسکا اور ایک مسلمان لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے اس نے مجھ سے اس بارے میں بات کی اور مجھے کہا کہ تم سے پوچھوں اگر تم راضی ہو۔۔"

"آپکو اسے بتانا چاہئے تھا کہ میں کیسی مسلمان ہوں اور اسے پہلے یہ بتائیں کہ میں مسلمان ہونے سے پہلے ایک انسان بھی ہوں! لوگ مجھے شاید انسان نہیں سمجھتے مگر میں مزید تجربات برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتی۔"

"تتلی وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا میں یقین سے کہہ سکتا ہوں وہ بہت اچھا لڑکا ہے۔۔"انہوں نے التجائیہ انداز میں کہا۔

"ضروری نہیں بابا جو آپکو اچھا لگے مجھے بھی اچھا لگے۔۔"اسمارہ نے بے دلی سے کہا۔

"آج تک تو ایسا ہی ہوا ہے تتلی۔۔۔میری کوئی پسند کوئی چیز تمہیں بری نہیں لگی اور نہ میرا کوئی فیصلہ تمہارے حق میں غلط ہو سکتا ہے تم مجھ پہ یقین کرو۔۔تم خود کو سمجھاؤ۔۔۔"

اسمارہ جانتی تھی وہ بابا کو سمجھا نہیں سکتی تھی اس نے فون کاٹ دیا تھا۔

وہ بے یقینی کی کیفیت میں زمین پر بیٹھ گئی۔اسکے بابا کیسے مان گئے کسی ایسے انسان کے لیے جو انکی بیٹی کو صرف مسلمان ہونے کی وجہ سے اپنا رہا تھا یعنی اسکا کوئی وجود نہیں تھا؟اسکی کوئی اہمیت نہیں تھی؟ کبھی وہ ظاہری بدصورتی کی وجہ سے ٹھکرادی

جاتی ہے اور کبھی مذہب کی وجہ سے اپنالی جاتی ہے؟ اگر وہ کسی اور کی مذہب کی ہوتی تو کیا یہ لڑکا اسے ٹھکرا دیتا؟ اسکو بنا دیکھے بنا جانے اس کے لیے رشتہ بھیجتا؟

وہ خود کو تلاش کرنے کی کوشش کرتی رہتی تھی وہ کیا تھی؟ اسکی کیا اہمیت تھی لیکن یہ جواب آج تک اسے مل نہیں سکا تھا۔

تو خود سے ہی نہیں آشنا

تیری ذات تجھ پہ ہی راز ہے

تیرے قلب میں ہے چھپا ہوا

تیری روح کو جسکی تلاش ہے۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تم سے کہا تھا وہ نہیں مانے گی!"

احمد صاحب پاس بیٹھے جے ینگ سے مخاطب ہوئے تھے۔اور وہ مسکرا دیا تھا۔

"آپ فکر نہ کریں میں خود اسے قائل کر لوں گا مجھے بس آپکی اجازت چاہیے تھی ہمیں اسکے لئے تحمل سے کام لینا پڑے گا۔اور آپ دوبارہ اسے فورس مت کیجئے گا اس رشتے کے لیے دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے آگے۔۔۔"

"اسکی دماغی حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے۔"احمد حسین نے اپنی پریشانی ظاہر کی۔

"اسکا بھی میں نے آپکو بتا دیا ہے بس وہ مان جائے آپ اسے راضی کریں انشاءاللہ۔۔۔۔۔"

"جے ینگ بیٹا تم وعدہ کرو میں رہوں نہ رہوں تم میری ذمہ داری کو اپنی ذمہ داری سمجھ کر نبھاؤ گے۔۔۔"احمد حسین نے التجائیہ انداز میں کہا۔

"کیسی باتیں کر رہے ہیں احمد صاحب یہ بھی کوئی کہنے والی بات ہے آپ بس بے فکر ہو جائیں اب میں آ گیا ہوں نا سب اچھا ہو جائے گا۔۔۔"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اور احمد حسین کی ہمت بندھی تھی۔

ہفتے کا دن تھا اور اسمارہ آج گھر پہ ہی تھی۔اسکی آنکھ لیٹ کھلی تھی تقریباً دس بج چکے تھے۔وہ ٹائم دیکھ کر مایوس ہوئی کیونکہ وہ اٹھتے ساتھ بابا سے بات کرتی تھی جبکہ اس وقت اسکے بابا آفس ہونگے۔وہ منہ بنا کر لان میں پڑی کرسی پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئ۔اسی وقت اسے کال موصول ہوئی نمبر کورین ہی تھا تو اسے لگا شاید بابا کسی اور نمبر سے کال کر رہے ہوں اور اس نے جلدی سے پک کر لی۔

"ہیلو؟"اسمارہ نے سوالیہ نظریں گھمائی۔

"اسلام علیکم۔۔۔مس اسمارہ احمد بات کر رہی ہیں؟"

وہ کون تھا اسے سمجھ نہیں آئی تھی۔

"ج۔جی آپ کون؟"وہ ہچکچاتے ہوئے بولی۔

"میں ذیحان محمد بات کر رہا ہوں۔"

ذیحان محمد کون؟اس نے دل میں سوچا۔وہ شخص بات مکمل کرنے کے لیے پھر بولا۔

"مجھے آپ کے بابا نے آپ کے لیے اپائنٹ کیا ہے۔میں ایک مائنڈ سیٹ کوچ ہوں لوگوں کی رہنمائی کرتا ہوں۔"

اسمارہ کا تجسس غصے میں بدل چکا تھا۔

"مجھے آپکی کسی رہنمائی کی ضرورت نہیں اور نہ میرا دماغ خراب ہے غلط بتایا ہے آپکو بابا نے اور آپ مجھے دوبارہ کال مت کیجئے گا!"

اس نے کوئی بات سنے بغیر فون بند کیا۔اسمارہ سوچ کر غصہ ہو رہی تھی کہ اسکے بابا کو کیا ہو گیا ہے کبھی وہ اسے اپنے پاس بلانے کی ضد کرتے ہیں تو کبھی سائیکیٹرسٹ اپائنٹ کر لیتے ہیں اور تو اور رشتہ بھی ڈھونڈ لیا اسکے بابا پچھلے کچھ دنوں سے عجیب ہو گئے تھے ایسا کیوں تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

ماں باپ بیٹیوں کو بچپن سے اڑنا سکھاتے ہیں انکی توقعات آسمان پہ لے جاتے ہیں اور پھر جب وہ بڑی ہوتی ہیں اڑان بھرنے کے قابل ہوتی ہیں تو یہی ماں باپ دنیا کی تند و تیز ہواؤں کے ڈر سے انہی بیٹیوں کے پر کاٹ دیتے ہیں انہیں بتاتے ہیں دنیا انکی اڑان کے لیے محفوظ جگہ نہیں تو جب وہ چھوٹی ہوتی ہیں اڑان بھرنے کے سپنے سجاتی ہیں تب ماں باپ تو چھوٹے نہیں ہوتے ناوہ انکو اسی وقت کیوں نہیں بتاتے کہ انکی پیٹھ پہ اگنے والے پر کانچ کے پر ہیں جو دنیا کی ہلکی سی چوٹ سے بھی کرچی کرچی ہو سکتے ہیں وہ انہیں پہلے کیوں نہیں بتاتے تاکہ بعد میں انکو تکلیف کم ہو والدین کو انکے پر کاٹنے کی ضرورت ہی نہ پڑے وہ خود ہی اپنے پروں کی حفاظت کرتی دبک کے بیٹھی رہیں۔

www.novelsclubb.com

یا پھر انکے کانچ کے پروں کو لوہے کے پر بنانے میں انکی مدد کریں انکے کانچ کے پروں پر اپنے بھروسے اور سپورٹ کا لیپ لگا کر انہیں مضبوط بنائیں نا کہ بیٹیوں کو دنیا کے ڈر سے جینا چھڑوا دیں۔۔۔۔۔۔

اسمارہ کو لگ رہا تھا جو اسکے ساتھ ہوا جو لوگوں نے اسکے ساتھ کیا اسکے ڈر سے اسکے بابا اسکے خوابوں کو اس سے دور کر رہے ہیں ایک دم اسے اپنے سارے خواب ٹوٹتے نظر آئے تھے۔

وہ غصے سے پھنکارتی اندر آئی بابا سے بھی بات نہیں کر سکتی تھی اس وقت وہ بس دو بجنے کا انتظار کر رہی تھی۔ یہاں کہ دو بجے اسکے بابا گھر آتے تھے۔ اور وہ گھر آجاتے تو اسمارہ ان سے بات کرنا چاہتی تھی۔

فلیش بیک

جے ہان کو ملائیشیا آئے کچھ دن ہوئے تھے جب اسے حسن ثانی کی کال آئی۔ جے ہان نے کال پک کی۔ محمد حسن ثانی کی کال تھی۔ محمد حسن ثانی جن سے وہ قرآن اور حدیث کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔

"اسلام علیکم حسن بھائی۔۔"۔ اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی کال پک کی تھی۔

"وعلیکم السلام جے ہان۔۔کیسے ہو؟"

"جی ٹھیک۔۔"

"ٹھیک تو نہیں لگ رہے کافی بجھی ہوئی آواز ہے۔"

"تھک کیا ہوں تھوڑا۔آپ کہیں کیسے ہیں اس وقت؟"

"بس مصروف تھا تھوڑا۔ابھی وقت ملا تو تمہارا خیال آیا۔ہادی نے کافی روز پہلے پیغام بھیجا تھا لیکن میں مصروفیات کی وجہ سے جواب نہیں دے سکا اور تم نے بھی آنلاین سیشن میں شرکت نہیں کی۔"

جے ہان کو شرمندگی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"جی طبیعت کچھ خراب تھی۔"

"اسی لیے تم نے نہ صرف میرے سیشن میں شرکت بند کی بلکہ تجوید،خوش خطی اور حدیث کی کلاسز بھی چھوڑ دیں تم نے؟"

جے ہان خاموش تھا۔

وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ

BUT THEY PLAN, AND ALLAH PLANS. AND ALLAH IS THE BEST OF .PLANNERS

"بے شک اللہ بہترین سبب بنانے والا ہے۔"

وہ یہ آیت پڑھ کر مسکرا دیئے۔جے ہان کو سمجھ نہیں آیا وہ ہنسے کیوں۔

"جے ہان صاحب میں بھی دو دن سے ملائشیا میں ہی ہوں۔سنٹر کی ایک تقریب کے لیے آیا تھا آپ کے پاس وقت ہو تو آ کر مل لیں مجھ سے۔"

جے ہان کو جیسے یقین نہیں ہوا اور اس نے سوچا اس نے ملیشیا آنے کا فیصلہ ہی کیوں کیا تھا۔

"حسن بھائی میں ذرا مصروف ہوں وقت نکالنا مشکل ہو گا۔"

"میں نے تمہیں بتایا کہ مجھے ہادی کا پیغام موصول ہوا تھا تمہارے بارے میں اس نے مجھے بتایا ہے جو بھی ہوا۔"

جے ہان کو حیرت ہوئی۔

"تم سوچ رہے ہو گے کہ ہادی نے ایسا کیوں کیا؟ تو اسکا جواب میں تمہیں دے دوں وہ نہ صرف تمہارے لیے بلکہ تمہارے ایمان کے لیے بھی بہت فکر مند ہے۔۔ تمہارے ساتھ جو ہوا اسکے بعد تم نے دین سے بھی دوری بڑھالی ہے۔ایسا کیوں جے ہان؟"

"جب اپکو سب ہادی نے بتادیا تو میں جھوٹ بول کے کیا کروں گا۔میں جس کے لیے یہ سب کر رہا تھا اسے یہ سب نہیں چاہیے حسن بھائی۔اور جس اسلام نے مجھے میری محبت سے دور کیا میرا دل نہیں چاہتا میں اسکے بارے میں کچھ جانوں۔۔۔اللہ نے مجھے جیسا بنانا تھا بنادیا میں اب مزید سیکھ کر کیا کروں گا؟"

حسن خلاف توقع ہنس دیا۔

إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ(13)

He knows well what lies In the Hearts

"اور وہ جانتا ہے جو کچھ سینوں میں چھپا ہے۔"

حسن نے قرآن کی یہ آیت پڑھی۔

"تم کیا سمجھے تھے جے ہان اللہ تمہاری نیت سے واقف نہیں تھا؟ حسن ثانی کے سوال پر جے ہان چونکا تھا۔

"یا تم خود اپنی نیت سے واقف نہیں تھے؟" جے ہان کی آنکھیں جیسے کھلی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"تم مسلمان صرف اس لیے ہوئے کیونکہ تمہیں وہ لڑکی چاہیے تھی اللہ نہیں؟" وہ کچھ دیر خاموش ہوئے تھے تو جے ہان جیسے شرمندگی سے نظریں چرا گیا تھا۔

"تو پھر وہ تمہیں کیسے قبول کرتا اس لڑکی نے نہیں اللہ نے ٹھکرایا ہے تمہیں جے ہان!"

جے ہان کے جسم میں جھرجھری ہوئی تھی جیسے اسکا جرم پکڑا گیا ہو اوہ خود کو مجرم سمجھ رہا تھا دل سے اسے ان پروفیسرز کے سامنے بھی محسوس نہیں ہوا تھا جب وہ اس پر الزام لگا کر اسے سسپینڈ کر رہے تھے کیونکہ وہ جھوٹ بول رہے تھے لیکن حسن ثانی سچ کہہ رہے تھے وہ شرم سے پانی پانی ہو رہا تھا۔

"ایک انسان ہونے کے ناطے اس لڑکی نے برا کیا تمہارے ساتھ لیکن ایک مسلمان ہونے کے ناطے بالکل ٹھیک۔ جانتے ہو کیوں اگر تم سچے دل سے اللہ کو قبول کرتے تو وہ اس لڑکی کے دل میں تمہارے لیے رحم ڈال دیتا مگر تم سچے نہیں تھے جے ہان!" افسوس بھرے لہجے میں حسن ثانی نے کہا تو جے ہان کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"تو کیا اسلام انسانیت نہیں سکھاتا؟ مسلمان ہونے کے ناطے آپ انسان کا دل بھلے دکھا دیں؟" جے ہان کے ذہن میں عجیب سوچوں نے جنم لیا۔

"دیکھو جے ہان تمہارے سارے سوالوں کے جواب شاید نہ ہوں لیکن میرے پاس قرآن ہے میں تمہیں قرآن سکھا سکتا ہوں اسکی سمجھ بوجھ تمہیں اللہ عطا کرے گا۔ پہلے تم کسی انسان کے لیے آئے تھے میرے پاس قرآن سیکھنے اب تم خود کے لیے آؤ اللہ کے لیے آؤ قرآن تمہیں سارے سوالوں کے جواب دے گا تمہیں اللہ سے ملوائے گا اور اللہ کے مل جانے سے سب مل جاتا ہے آخرت بھی اور دنیا بھی"

"آپ مجھے دعوت دے ہیں؟ لیکن میں تو مسلمان ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں مسلمان تو ہو لیکن بھٹکا ہوا۔ اللہ کو اپنے فائدے کے لیے ماننے والا۔ تاکہ دنیا میں اس سے دعا کر سکو اور آخرت میں نجات پا سکو کبھی اللہ کو اللہ کے لیے چاہا ہے؟

"حسن ثانی سوال پہ سوال اٹھا رہے تھے اور جے ہان کی آنکھیں ہر سوال پہ پہلے سے زیادہ کھل جاتی تھیں۔

"کبھی اس سے بے لوث محبت کی ہے؟"

دوا کی تلاش میں رہا دعا کو چھوڑ کر

میں چل نہ سکا دنیا میں خطاؤں کو چھوڑ کر

حیران ہوں میں اپنی حسرتوں پر اقبال

ہر چیز خدا سے مانگ لی مگر خدا کو چھوڑ کر

www.novelsclubb.com

"میرے پاس آؤ شاید میں سکھا دوں۔"

حسن ثانی کی سب باتیں اسے کسی اور دنیا میں لے گئیں تھی۔وہ اس وقت خود کو دنیا کا بدقسمت ترین شخص سمجھ رہا تھا جسے اللہ نے چنا تھا مگر وہ یہ سمجھتا رہا کہ اس نے اللہ کو چنا ہے۔اگر ہادی جیسا بھائی اور حسن ثانی جیسا رہنما نہ ہوتا تو کیا وہ ساری زندگی بھٹکا رہتا؟

اسکا دل خون کے آنسو رویا تھا۔اسکی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرے تھے۔حسن ثانی فون بند کر چکے تھے۔اور وہ گہری سوچوں کے حصار میں تھا۔

پریزنٹ ڈے

اسمارہ نے بابا کو فون ملایا۔

"بابا آپ نے مجھ سے پوچھے بغیر اتنا بڑا فیصلہ کر لیا میرے لیے سائیکٹرسٹ اپائنٹ کر لیا آپ کو کیا لگتا ہے مجھے علاج کی ضرورت ہے؟نفسیاتی ہوں میں؟"

وہ کل سے بابا کی باتوں پہ حیران ہو رہی تھی۔

"تتلی وہ ڈاکٹر نہیں ہے نہ سائیکٹرسٹ جو تمہارا علاج کرے گا وہ ایک مائنڈ سیٹ کوچ ہے تمہیں تھوڑی رہنمائی کی ضرورت ہے اور وہ بس تمہاری رہنمائی کر دے گا یہاں اور مغرب میں یہ آجکل عام ہے لیکن ہمارے ہاں آج بھی اسے بری نظر سے دیکھا جاتا ہے کہ جو انکے پاس گیا وہ تو پاگل ہے۔ نہیں بیٹا ہر انسان کو زندگی میں رہنمائی کی ضرورت پڑتی ہے اور دیکھنا انشاللہ وہ تمہارے ذہن کی ساری الجھنیں سلجھا دے گا اسکے پاس بہت علم ہے دین کا بھی اور دنیا کا بھی۔۔۔۔"

"بابا میں کمفرٹیبل نہیں ہو سکتی آپ مجھے فورس مت کریں۔"

وہ کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کر رہی تھی۔

"اس میں کمفرٹیبل ہونے والی کیا بات ہے تتلی؟ جیسے جسمانی امراض کے لیے ڈاکٹر کی ضرورت پڑتی ہے ویسے ذہنی الجھنوں اور ذہنی بیماریوں کے لئے بھی کسی ڈاکٹر یا رہنما کی ضرورت پڑ سکتی ہے اس میں شرم والی کیا بات؟

تتلی میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں میں تمہیں مزید اندھیروں میں پڑے نہیں دیکھ سکتا میں اپنی زندگی میں اپنی تتلی کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں بیٹا کیا تم اپنے بابا کے لیے اتنا نہیں کر سکتی؟ اور ویسے بھی کچھ ہی دنوں میں تمہیں یہاں آنا ہے اور میں نہیں چاہتا میری بیٹی کو دیکھ کر یہاں لوگ اس پہ ترس کھائیں میں چاہتا ہوں تم یہاں آکر حنا کا سہارا بنو جے ینگ کی زندگی میں خوشیاں بھرو نہ کہ اپنے لیے ہمدردیاں سمیٹو۔۔۔"

احمد حسین نے امید بھری نظروں سے اسے دیکھا۔

"بابا آپ کیوں زبردستی کر رہے ہیں میرے ساتھ؟ مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا اچانک کیا ہو گیا ہے آپکو؟"

www.novelsclubb.com

"احساس ہو گیا مجھے بس اور کچھ نہیں تمہیں اتنا عرصہ لاپرواہی سے تمہارے حال پہ چھوڑے رکھا اور تمہیں اس حال میں پہنچا دیا اب مزید نہیں خدا کے لیے تتلی اپنے

باپ کو سمجھنے کی کوشش کرو میں صرف تمہارا بھلا چاہتا ہوں" انکے لہجے میں التجا تھی اور وہ تھکے ہوئے انداز میں بول رہے تھے۔

"کیا گارنٹی ہے وہ میری ساری الجھنیں ساری پریشانیاں دور کر دیں گے؟ آپ فضول میں میرا وقت اور اپنا پیسہ برباد کر رہے ہیں بابا۔۔۔۔"

وہ اسی طرح احمد حسین کو ٹالنے کی کوشش میں لگی رہی۔

فلیش بیک

ہادی ہاگوان سے نکلا تھا اور اسے ماہا طیب سامنے کھڑی نظر آئی۔ ہادی دیکھ کر سمجھ نہیں پایا کہ وہ یہاں کیوں آئی ماہا طیب اسکے پاس آگئی۔

www.novelsclubb.com

"اسلام علیکم۔۔۔"

ہادی نے اسکے سلام کا جواب دینا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

"میں نے جے ہان کے خلاف شکایت واپس لے لی ہے اور اپولوجی لیٹر بھی سبمٹ کروادیا ہے یونیورسٹی اپنا فیصلہ جلدی چینج کرلے گی میں بھی انڈیا واپس جارہی ہوں۔۔۔"

ماہاطیب آج قدرے بجھی بجھی سے لگ رہی تھی۔

"جے ہان کو تمہاری معافی کی ضرورت نہیں اب۔۔"

وہ چلنے لگا تو ماہاطیب بھی اسکے ساتھ چلنے لگی۔

"ہاں لیکن مجھے ضرورت تھی۔میں جانتی ہوں میں نے اسکے ساتھ اچھا نہیں کیا لیکن اس نے جو کیا۔۔۔۔آپکو پتہ ہے اگر کسی کو پتہ چل جاتا تو میری اور میرے والد کی کیا عزت رہ جاتی؟"

www.novelsclubb.com

ہادی رکا تھا۔

"آپکو لوگوں کے سامنے اپنے ذلیل ہونے کا ڈر ہے مگر اللہ کے سامنے؟ آپکو کیا لگتا ہے آپ پانچ وقت کی نماز پڑھ کے چند فرائض پورے کر کے اللہ کو خوش کر رہی ہیں؟ آپ جانتی ہیں اللہ کو آپکی اس عبادت کی کوئی ضرورت نہیں آپ اسکی مخلوق کا دل دکھا رہی ہیں محبت سے بھرا وہ دل جسے اللہ کا گھر کہا جاتا ہے۔۔۔"

ہادی کو ماہا طیب پہ افسوس ہو رہا تھا۔

"آپ میرے ایمان پہ سوال اٹھا رہے ہیں ہادی آپکو کوئی حق نہیں پہنچتا۔۔ آپ ان لوگوں میں رہ رہ کر خود عادی ہو چکے ہیں گانے گاتے ہیں غیر لڑکی کے ساتھ تعلق قائم کر رکھا ہے آپ نے اس ماحول نے آپکا دماغ خراب کر دیا ہے ان لوگوں نے اور آپ مجھے کہہ رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ پیچھے رک کر کہہ رہی تھی۔ ہادی کے قدم رکے تھے اس لیے پیچھے مڑ کر دیکھا اور ماہا طیب کے پاس آ گیا۔

"تم کیا سبکو گنہگار ہونے کے سرٹیفکیٹ بانٹتی رہتی ہو ماہا طیب؟

تم نے اپنا گریبان جھانک کر دیکھا ہے؟ روشن چہرے والی ماہا طیب کا دل کتنا میلا ہے کبھی غور کیا ہے؟ اپنی دین داری پہ اتنا غرور اتنا گھمنڈ؟ کہ خود کے علاوہ تمہیں سب گنہگار نظر آتے ہیں؟ تم جیسے لوگ اچھا مسلمان بننے کی بجائے اللہ کیوں بننے لگتے ہیں؟ فیصلے کیوں سنانے لگتے ہیں جج کیوں کرتے ہیں؟"

ہادی اپنی آواز کو دھیما رکھنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

"ہادی! تم مجھے غلط کہنے سے پہلے خود کو دیکھو اس لڑکی اور جے ہان نے تمہارا دماغ خراب کر دیا ہے تمہیں بھٹکا دیا ہے تمہیں میں بری نظر آ رہی ہوں جو دین کی بات کر رہی ہے جو تم سے برے کام چھڑوانا چاہتی ہے تمہیں اچھا مسلمان بنانا چاہتی ہے اور تم اس لڑکی کی محبت میں اندھے ہو گئے ہو۔۔۔ایک حجاب کر لینے سے کوئی مسلمان نہیں بن جاتا ہادی اس دو دن کی محبت کا فائدہ؟ وہ کونسا ساری زندگی تمہارے ساتھ رہے گی۔۔۔اور۔۔۔ہادی نے اسکی بات کاٹی۔

"اوہ تو تم ساری انفارمیشن لے کر آئی ہو۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ کچھ دیر افسوس کے ساتھ ماہا طیب کو دیکھتا رہا پھر بولا۔

"قرآن کی آیات ہیں

"سچ بولو"(قرآن،3:17)

"سیدھی بات کرو"(قرآن،33:70)

"انصاف کی بات کرو"(قرآن،6:152)

"مہربانی سے بات کرو"(قرآن،2:83)

شائستگی سے بات کرو(قرآن،17:53)

"منصفانہ بات کرو"(قرآن،17:28)

www.novelsclubb.com

"احسان سے بات کرو"(قرآن،17:23)

"آہستگی سے بات کرو"(قرآن،20:44)

"بے ہودہ بات نہ کرو"(قرآن،23:3)

"جھوٹ مت بولو"(قرآن،20-30)

جب تم قرآن کی دس آیتیں نہیں سمجھ پائی تو تمہیں سمجھانا میرے بس میں نہیں اور بالکل ٹھیک کہا تم نے ایک حجاب کر لینے سے کوئی مسلمان نہیں ہوتا ماہا طیب یہ بات تم اپنے دل سے پوچھو اللہ شاید اپنے حقوق تو معاف کر دے لیکن حقوق العباد معاف نہیں کرے گا یہ یاد رکھنا تم خود کی پاکیزگی ثابت کرنے کے لیے جو دوسروں کو کمتر سمجھ رہی ہو انکے دل دکھا رہی ہو تمہیں احساس ہو گا تو پچھتاؤ گی تم۔۔۔اور ہاں ایک اور بات بتا دوں میں جیسا ہوں بہت مطمئن ہوں مجھے تمہیں میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں تمہیں اسکی ضرورت ہے اسے اپنے والد کی زبانی سننے کے بجائے کبھی خود بھی پڑھ لینا اللہ تمہیں اسکی سمجھ بوجھ عطا کریں گے۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ اسکے ہاتھ میں ایک باکس دے کر بولا۔

"ایک۔اور بات اگر میرے سامنے ہزاروں تم جیسی پاکیزہ اور دیندار لڑکیاں بھی کھڑی کر دی جائیں نا تو میں ہزار بار سومن کا انتخاب کرنا ہی پسند کروں گا کیونکہ

میرے لیے اسی کو منتخب کیا گیا ہے اسلیے وہ میری زندگی میں ہے آج کے بعد اسکے لئے میں تمہارے منہ سے ایک لفظ بھی نہ سنوں۔۔۔۔"

اور وہ وہاں سے آ گیا۔

ماہاطیب نے وہ باکس کھول کر دیکھا اس میں قرآن پاک موجود تھا۔ماہاطیب کا دل ایک لمحے کے لیے ڈوبا وہ اتنا تو جانتی تھی وہ جو کر رہی تھی وہ سب دین نہیں تھا بلکہ دنیا کی نظروں میں عزت قائم رکھنے کے لیے کر رہی تھی۔ہادی کی پچھلی باتوں نے کہیں نا کہیں اسکے زہن میں سوال کھڑے کیے تھے جنکے پوچھنے پر اسکے باپ نے اسے فوراً انڈیا واپس بلا لیا تھا وہ آخری بار ہادی کے سوال اسی پہ واپس ڈالنے آئی تھی مگر خلاف توقع آج پھر سے کئی سوال اپنے ساتھ لے جا رہی تھی اسے سمجھ نہیں آئی ہادی کیا کہہ کر گیا تھا۔

اس میں ایک کارڈ موجود تھا جس پر لکھا تھا فرام جے ہان ٹو ہادی ہیونگ۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ تحفے میں جے ہان نے ہادی کو بھیجا تھا جو ہادی اسے دے کر جا چکا تھا اور بیچ سڑک کھڑی واپسی کا رستہ ڈھونڈ رہی تھی۔ گھر جانے کا رستہ نہیں اللہ کی طرف جانے کا رستہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جے ہان سنٹر پہنچا تو وہاں پہ موجود عملے کے ایک شخص نے بتایا کہ حسن ثانی سوالوں جوابوں کا ایک سیشن کر رہے ہیں جو غیر مسلم لوگوں کی جماعت ان سے ملنے آئی ہے آپ ان کے آفس میں بیٹھ جائیں وہ جیسے فارغ ہوں گے مل لیں گے۔

جے ہان نے اثبات میں سر ہلایا اور کچھ دیر رکنے کے بعد وہ آفس کی طرف جانے کے بجائے اسی شخص کے پیچھے آنے لگا۔

ایک لائبریری نما کمرہ تھا جہاں پر سامنے ایک کرسی پر نہایت نفیس انسان جنکی عمر تیس پینتیس کے درمیان تھی باوقار شخصیت کے حامل اور نہایت نرم گو وہ مائیک اٹھائے سامنے بیٹھے تھے۔ جبکہ انکے سامنے بارہ سے پندرہ کی تعداد میں کچھ غیر مسلم نظر آ رہے تھے جو مختلف قوموں کے لگ رہے تھے۔ جے ہان دروازے میں جا کر

رکا دروازہ ان لوگوں اور حسن ثانی کے درمیان بائیں جانب تھا تو جے ہان پر کسی کی نظر نہیں پڑی وہ آج پہلی بار حسن ثانی کو پاس سے دیکھ رہا تھا وہ جتنے خوش اخلاق اور دوستانہ آنلائن لگ رہے تھے اس سے زیادہ وہ حقیقت میں سب سے گھلے ملے لگ رہے تھے۔ وہ مسکراتے ہوئے ان لوگوں سے بات کر رہے تھے۔

حسن ثانی نے اپنی بات مکمل کی تو ایک شخص کو سوال کرنے کا موقع ملا اور اس نے بہت ہی عجیب سوال پوچھا تھا جسے سن کر جے ہان بھی ایک لمحے کے لیے چونک گیا تھا۔

"کیا جنت صرف مسلمانوں کی ہے؟ کیا جنت میں صرف مسلمان جائیں گے اور باقی سب جہنم میں؟ چاہے وہ مسلمان کتنا ہی برا انسان ہو لیکن وہ مسلمان ہے تو جنت میں جائے گا اور ایک غیر مسلم جو یہودی ہے یا عیسائی ہے وہ چاہے کتنا بھی اچھا انسان ہو وہ جہنم میں جائے گا اس پر وضاحت کر دیں۔"

حسن ثانی ایک لمحے کے لیے رکے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس میں وضاحت کی کیا ضرورت تھی یہ تو سچ ہے مسلمان تو یہی مانتے ہیں کہ وہ کچھ بھی کر لیں جنت انہی کی ہے اور وہ باقی سبکو دوزخ کا سرٹیفکیٹ دے چکے ہیں۔

جے ہان دل ہی دل میں مسکرایا تھا۔

حسن ثانی نے اپنی بات یعنی جواب کا آغاز کیا۔

"جو اصل بات ہے جو صحیح بات ہے وہ یہ ہے کہ جنت میں جانے کا ایک کرائٹیریا ہے۔

ہم یہ بات نہیں مانتے اور جیسے ہم نہیں مانتے ویسے یہودی بھی نہیں مانتے مسیحی بھی نہیں مانتے وہ بھی کہتے ہیں کہ نہیں جنت میں ہم جائیں گے باقی سب جہنم میں۔

اسی چیز کی اللہ نے نفی کی ہے کہ اسلام کسی کی میراث نہیں ہے!

کہ کسی خاندان میں پیدا ہوئے تو جنت میں نے تمہیں فار گرانٹڈ دے دی۔ کرائیٹیریا پورا کرو گے تو یہ ہو گا یہ جتنے لوگ آپکو نظر آتے ہیں یہ مانتے ہی نہیں کہ کرائیٹریا کی بنیاد پر فیصلہ ہو گا۔

یہ کہتے ہیں کہ آپکی مذہبی شناخت کی بنیاد پر یہ فیصلہ ہو گا کوئی اپنی جگہ سے ہلنے کو تیار نہیں۔

ہم مسلمان ہمارے پیدا ہوتے ہی ہمارے شعور میں یہ بات ڈال دی جاتی ہے کہ تھوڑی سی پکڑ ہو گی لیکن اللہ ڈانٹ ڈپٹ کے بعد ہمیں معاف کر دیں گے کیوں؟ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے شفاعت کی طلب کریں گے۔"

"تو کیا یہ غلط تصور ہے؟"

ایک دوسرا انسان بولا تھا۔

"جی ہاں بالکل غلط۔"

www.novelsclubb.com

جے ہان دنگ رہ گیا تھا۔

"میں اسکی وضاحت کرتا ہوں بلکہ میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں ایک مسلمان ساری زندگی کوئی نماز نہیں پڑھتا روزہ نہیں رکھتا زکوٰۃ اور حج واجب تھے وہ ادا نہیں کرتا شریعت کے اصولوں کے مطابق کوئی کام نہیں کرتا بلکہ حرام کام بھی کرتا ہے اسی طرح مر جاتا ہے لیکن شناختی کارڈ میں مسلم لکھا ہے۔

تو مرنے کے بعد اس مسلم اور ایک غیر مسلم میں نتیجے کے اعتبار سے کیا فرق ہوا؟

یہی کہ وہ مسلم ہے اور یہ نان مسلم!

تو یہ تو اس سے بڑا مجرم ٹھہرا کہ مسلمان ہوتے ہوئے سب کچھ جانتے ہوئے وہ یہ سب کر رہا تھا جو ایک غیر مسلم غفلت میں کر رہا تھا۔

تو قیامت کے دن تو اللہ نے کہا ایک ذرے کے برابر بھی ناانصافی نہیں ہو گی۔"

"غیر مسلم غافل کیسے؟ وہ تو ڈنائر ہے انہیں اللہ نے کہا ہے وہ ڈنائرز ہیں ان تک دعوت پہنچ چکی ہے لیکن وہ انکاری ہیں تو وہ غافل کیسے ہوئے؟"

ایک شخص نے اپنا نقطہ نظر بیان کیا

"اللہ نے یہ بات کن کے لیے کہی؟ وہی جو اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو جھٹلا رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک آڈینس تھی جنہیں وہ دعوت حق دے رہے تھے اور وہ انکار کر رہے تھے تو اللہ نے انہیں ڈنائرز میں سے کہا۔"

"لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت تو قیامت تک موجود ہے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ بات صرف اس وقت کی آڈیئنس کے لیے کی گئی تھی۔" ایک اور شخص بولا تھا۔

"بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں آپ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وہ بات ان لوگوں تک پہنچا تھی دعوت پہنچا دی وہ انکاری ہوئے جو شخص خود کو مسیحی اور یہودی کہتے

ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو جانتے بوجتے ہوئے اسکا انکار کرے گا تو وہ روز قیامت سزا کا مستحق ہو گا لیکن میں یہ بیان کرنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ روز قیامت ایک شخص اللہ کے سامنے یہ عذر پیش کرے کہ میں تو اس دعوت سے ناواقف تھا مجھے تو علم ہی نہیں تھا تو میں انکاری کیسے ہوا میں تو غافل رہا۔"

"تو وہ غافل کیوں رہا جبکہ اللہ کی آخری کتاب قرآن موجود ہے اس دنیا میں حق کی دعوت ابھی بھی موجود ہے۔"

اس سوال پر حسن ثانی مسکرا دیئے۔

"مجھے اپنے دوست کے ساتھ اسی سوال کے حوالے سے ایک واقعہ یاد آ گیا انہوں نے بھی یہی سوال کیا تھا۔"

وہ رکے مسکرائے اور جواب دینے لگے۔

www.novelsclubb.com

"انہوں نے بھی یہی کہا کہ یہ غافل کیسے ہیں قرآن تو موجود ہے اسلام موجود ہے اسلام کی دعوت موجود ہے انکو پتہ ہے اسلام کا۔

میں نے ان سے ایک سوال کیا۔

اسٹرانومی کا پتہ ہے آپکو؟ وہ حیران ہوئے لیکن بولے ہاں پتہ ہے تو میں نے پوچھا اسکا علم ہے آپکو؟ کہنے لگے نہیں مجھے کیسے علم ہو گا اسکا تو میں نے کہا ارے کتابیں موجود ہیں گوگل اپ کے ہاتھ میں ہے ہر جگہ اسٹرانومی موجود ہے۔ تو کہنے لگے اسکے لئے تو مجھے گوگل پہ ریسرچ کرنی ہو گی نا اور کتابیں پڑھنی پڑھیں گی۔

تو میں نے ان سے کہا پتہ ہونے میں اور علم ہونے میں یہی فرق تو فرق ہے۔

لوگ بھی جانتے ہیں صرف کہ قرآن موجود ہے اسلام موجود ہے لیکن اسکا علم کیا ہے وہ نہیں جانتے اور کیوں نہیں یہ ہمیں دیکھنا ہو گا یہ ہمارا فرض ہے ان تک قرآن پہنچانا ہم یہی کر سکتے ہیں اور اگر وہ قرآن پڑھ کر سمجھ کر اسکا انکار کرے تو وہ انکاری ہو گا تو اسکا فیصلہ روز قیامت اللہ کرے گا پھر تو کوئی عذر باقی نہیں رہے گا اس کے

پاس دین اسلام دین حق ہے پیغمبر حق پر ہیں تو کوئی شخص جانتے بوجھتے ہوئے حق کی بات کو کیوں جھٹلائے گا اور اگر جھٹلائے گا تو اسکا فیصلہ اللہ کرے گا میں یا آپ اس کو جنت یا جہنم کا سرٹیفکیٹ نہیں دے سکتے وہ اپنا کیس خود اللہ کی بارگاہ میں رکھے گا اور اللہ نے اسی لیے کرائیٹریا رکھا ہے جنت میں جانے اور کہا اگر تم اس کرائیٹیریا پہ پورے نہ اترے تو کسی قوم یا مذہب کی بنیاد پر تمہیں جنت کا ٹکٹ نہیں ملنے والا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رہی بات شفاعت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری شفاعت کے لیے اللہ سے رجوع کریں گے تو اللہ نے قرآن میں فرمایا یہود کا ذکر کر کے مسیحوں کا ذکر کر کے کہ انکا تصور ہے انکو یہ یہ لوگ بچالیں گے تو کوئی شافی کوئی ناصر کوئی حامی مددگار نہ ہوگا انکا۔ قیامت کے دن اللہ سے وہی پیغمبر بات کریں گے جو ٹھیک بات ہوگی اور وہی بات کریں گے جسکی رحمن اجازت دے گا اور وہ یہی بات کریں گے کہ یہ بندہ اسکے اندر رجوع، جھکاؤ، توبہ اور اسکے اندر غلطی پر ندامت کا جذبہ موجود

www.novelsclubb.com

تھا ہم یہ گزارش کر رہے ہیں کہ اسکی چھوٹی موٹی غلطیوں کو در گزر فرما کر اسکو جنت میں داخل کر دیں دنیا میں جب ہم کسی کی سفارش کرتے ہیں تو اس بندے میں انشیٹو ہونا چاہیے جسکے لیے ہم سفارش کر رہے ہیں میرے پاس کوئی آتا ہے اور کہتا ہے مجھے نوکری پر لگا دیں کسی کو کہئے تو ہی میں اسکے لئے سفارش کروں گا نا اب دوسری طرف اس بندے کو معلوم ہی نہ ہو کہ میں اسکی سفارش کر رہا ہوں ایک انسان مرتے دم تک نادم نہ ہوا توبہ نہ کی رجوع نہ کیا علم ہوتے ہوئے تو پیغمبر کیوں کریں گے اسکے لئے سفارش؟ پیغمبر کی شفاعت کا معاملہ بھی ایسا ہی ہو گا وہ کبھی غلط اور ناحق بات کے لیے کسی کی شفاعت کے طلبگار نہیں ہوں گے۔"

اس جواب کے بعد حسن ثانی نے سب سے اجازت چاہی تھی اور مزید سوالات لیے دوسرے دن کا وقت دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنی جگہ سے اٹھے تو دروازے کے پاس انہیں ایک لڑکا کسی گہری سوچ میں گم بیٹھا نظر آیا وہ پہچان چکے تھے یہ جے ہان ہے وہ اسکے قریب آئے اور کندھے پر ہاتھ رکھا جے ہان نے گڑبڑا کر دیکھا اور جلدی سے کھڑا ہو گیا۔

"حسن بھائی۔۔۔۔۔۔"

وہ ان کے گلے لگ گیا۔

"جے ہان کیسے ہو؟"

وہ بھی گرم جوشی سے ملے۔

"میں تمہارا ہی منتظر تھا۔اور بتاؤ آسانی سے پہنچ گئے سنٹر کوئی دشواری تو نہیں ہوئی؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں حسن بھائی۔"

وہ آفس کی طرف بڑھنے لگے تھے اور جے ہان ان کے پیچھے۔

اسمارہ لان میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی جب اسے ایک میسج موصول ہوا۔

"دن دو بجے سے لے کر تین بجے تک ذوم پہ آپکا پہلا آنلاین سیشن ہو گا برائے مہربانی وقت پر جوائن کر لیجیے گا۔"

میسج ذیحان محمد کی طرف سے آیا تھا۔اور اسمارہ شش و پنج میں مبتلا ہو چکی تھی۔ لیکن اس نے فیصلہ کیا کہ ایک دو سیشن لے کر بابا کو خوش کر دے ویسے بھی اس ایک گھنٹے کی بات سے کیا ہی ہو جائے گا تو اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کیا اور او کے ٹائپ کر کے سینڈ کر دیا۔

جے ہان حسن ثانی کے آفس موجود تھا۔

"حسن بھائی آپ نے تو بالکل میری سوچ کا زاویہ بدل کر رکھ دیا ہے میں بالکل ایک طریقے سے اس وقت اسلام کو سوچ رہا ہوں اس پر گہری نظر ڈالنے کی کوشش کر رہا ہوں مگر یہ تو دن بدن میرے لیے بہت نیا اور بہت جامع انداز میں سامنے آ رہا ہے۔"

جے ہان بہت حیران تھا۔

"اللہ تمہارے ارادوں میں اور ایمان میں مضبوطی عطا کریں جے ہان۔ تم بہت اچھے آور قابل انسان ہو تم جیسا شخص اگر روز قیامت محروم رہ جائے تو یہ صرف تمہاری لیے نہیں میرے لیے بھی دکھ کی بات ہو گی۔ میرا کام ہے تمہیں صحیح اور برحق قرآن سنت کی تعلیم دینا عمل تمہارے ہاتھ میں ہے اور مجھے یقین تم جیسا ذہین اور باشعور انسان تعلیم اور علم ہونے کے بعد عمل سے انکاری ہو ہی نہیں سکتا اتنا مجھے میرے دین کے سچے ہونے پہ یقین ہے۔"

وہ مسکرائے اور جے ہان بھی جواب میں مسکرا دیا۔ جے ہان کے لیے ایک نئی دنیا کھول دی گئی تھی تجسس کی دنیا علم کی دنیا حق کی دنیا جسکی انتہا کامیابی تھی صرف کامیابی دنیاوی بھی اخروی بھی وہ دل سے مطمئن لگ رہا تھا جیسے کھوئی ہوئی کوئی چیز مل گئی ہو جیسے صدیوں پرانا خزانہ مل گیا ہو جیسے جادو کی چھڑی ہاتھ آ گئی ہو کیونکہ اسکے ہاتھ قرآن آ چکا تھا اسکی کھوئی ہوئی شناخت واپس آ چکی تھی۔

پریزنٹ ڈے

"اسلام علیکم مس اسمارہ احمد کیسی ہیں؟"

زوم سیشن شروع ہو چکا تھا سامنے سے کوئی نظر نہیں آرہا تھا کالی سکرین تھی لیکن اسکی آواز آرہی تھی۔

"اگر آواز ہی سے کام چلانا تھا تو زوم کی کیا ضرورت تھی۔۔۔"

اس نے دل میں سوچ کر کوفت محسوس کی۔

"وعلیکم السلام۔"

اس نے بے دلی سے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کے دماغ میں آرہا ہو گا اگر میں نظر نہیں آرہا تو زوم پہ سیشن کا مقصد؟ فون کال پہ بھی بات ہو سکتی تھی ہے نا؟ آپ ٹھیک سوچ رہی ہیں لیکن میری سوچ مختلف ہے یہاں میں بھلے آپکو نظر نہیں آرہا مگر میں آپ کو دیکھ پا رہا ہوں اور ایک

مائنڈ سیٹ کوچ کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے کلائینٹ کی بوڈی لینگوئج کا بھی معائنہ کرے۔ میں اسلیے نظر نہیں آرہا کیونکہ میرا دکھنا آپ کے لیے ضروری نہیں۔۔۔ خیر سیشن کا آغاز کرتے ہیں کچھ بتایئے اپنے بارے میں۔۔۔"

پہلے جواب کے بعد اسمارہ شاکڈ تھی یہ تو واقعی دماغ پڑھ رہا تھا اب وہ محتاط رہنے کی کوشش کر رہی تھی

"کیا بتاؤں میرے پاس اتنا کچھ خاص ہے نہیں بتانے کے لیے میری زندگی اس قابل نہیں کہ کسی کو کچھ بتا سکوں"۔۔۔وہ خود پہ طنزیہ مسکرائی۔

وہ ایسی ہی تھی خود سے بے زار۔۔

"دوست کس قسم کے ہیں آپ کے؟"

"میرا کوئی دوست نہیں۔"جواب قدرے جلدی آیا تھا۔

"فیملی کے ساتھ ریلیشن؟"

"بس سلام دعا کی حد تک۔ بابا کے علاوہ کسی سے خاص بات نہیں ہوتی"

"اس دوری کی کوئی خاص وجہ؟"

"آپکو مجھے دیکھ کے کیا اندازہ ہو رہا ہے؟" وہ ہنسی۔

"خیر گھر ہو یا باہر شاید میں اتنی خاص نہیں کسی کے لیے۔۔۔۔"

"اللہ سے ریلیشن کیسا ہے آپکا؟"

اس سوال پر وہ ذرا حیرت میں مبتلا ہوئی تھی۔

"جی؟"

"اللہ سے ریلیشن کیسا ہے یہ پوچھ رہا ہوں؟ مطلب نماز پڑھتی ہیں یا نہیں کیسے اللہ سے بات کرتی ہیں کیا طریقہ کار ہے اللہ سے رجوع کا؟"

www.novelsclubb.com

"آپ مائنڈ سیٹ کوچ ہیں مولوی؟"

وہ اس بارے میں کسی کی نہیں سنتی تھی۔

"سوری لیکن یہ سوال ضروری ہے۔مذہب ہر انسان کا ذاتی مسئلہ ہے میں مانتا ہوں لیکن آپ مسلمان ہیں اور جب بھی کوئی مسلمان مجھے ملتا ہے یا اسے میری ضرورت محسوس ہوتی ہے یا کسی بھی سائکٹرسٹ کی تو میں یہی پوچھتا ہوں کہ تم یہاں تک کیسے پہنچے تمہاری ذہنی حالت کیسے خراب ہو گئی۔"

"کسی کی ذہنی حالت کا اسکے مذہب سے کیا لینا دینا؟"

وہ چڑ چکی تھی۔

"کسی کی نہیں ایک باشعور مسلمان کی ذہنی حالت کا۔۔۔۔۔۔۔"وہ کچھ دیر خاموش ہوا۔

"جب ایک مسلمان یہ کہہ دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو کچھ ہے اسی کا ہے اسی کی وجہ سے ہے جو ہوتا ہے اسی کے کرنے سے ہوتا ہے وہی سب کا خالق اور مالک ہے اچھائی کا بدلہ بھی اسی نے دینا ہے برائی کا بدلہ بھی تو مسلمان کیسے ذہنی حالت خراب کر سکتا ہے؟ذہنی حالت تو الجھن یا پریشانی کے باعث مایوسی کے

باعث خراب ہوتی ہے جبکہ ایک مسلمان کی الجھنوں کا حل قرآن میں موجود ہے پریشانی کے لیے یقین ہے اللہ پر توکل ہے کہ اللہ سب بہتر کر دے گا جو ہوتا ہے بہتری کے لیے ہوتا ہے اور مایوسی تو گناہ ہے پھر؟"

اسمارہ کے پاس جواب نہیں تھا تو اس نے سوال کرنا زیادہ مناسب سمجھا۔

"اللہ ہی سب کچھ کرتا ہے وہی مالک ہے سب کا وہی خالق ہے ہمارا اسی نے بنایا ہے ہمیں لیکن کچھ میرے جیسے بھی تو ہیں جنکو اللہ نے ایسا بنا دیا۔۔۔۔"

اس نے اپنی طرف اشارہ کیا۔

"جنکی قسمت میں تذلیل لکھ دی جنہیں دکھنے میں بدصورت بنایا اور ہماری ظاہری بدصورتی کو ہی ہماری پہچان بنا دیا ہم جیسے لوگ مایوس نہ ہوں تو کیا کریں توکل کرتے ہوئے کہ سب اللہ کر رہا ہے جانتے ہوئے یہ سوال کیوں نہ کریں کہ اس نے ہمارے ساتھ ہی ایسا کیوں کیا ہمیں ایسا کیوں بنایا؟"

اسکی آواز بھرائی۔

"آپکو کس نے کہا کہ آپکو اللہ نے بدصورت بنایا ہے؟"

اسمارہ آنکھیں کھلے چپ رہ گئی۔

"تو کیا مجھے اللہ نے نہیں بنایا؟"

"بنایا تو ہے میں پوچھ رہا ہوں کس نے کہا بدصورت بنایا یا آپکو کسی سے کمتر بنایا؟ کوئی سورت کوئی آیت کوئی حدیث جو آپکے علم میں ہو جہاں آپکی شکل وصورت کے لیے آپکو بدصورت کہا گیا ہو؟"

اسمارہ کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"سورت التین کی آیت ہے

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ۔

اور ہم نے انسان کو بڑا ہی خوبصورت پیدا کیا ہے

اور سورت سجدہ کی آیت ہے

الذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ

جس نے نہایت خوب بنائی جو چیز بھی بنائی۔

اللہ نے تو انسان کو خوبصورت کہا ہے خود۔اس نے کالے گورے لمبے چھوٹے یا کسی مذہب قوم کو نہیں کہا ہر انسان کو کہا۔

آپکو اللہ نے نہیں لوگوں نے بدصورت بنایا ہے اسمارہ!"اسمارہ کی آنکھوں میں ایک چمک ابھری۔

"آپ نے خود کو خود بدصورت تصور کیا ہے۔آپکو اللہ نے کمتر نہیں بنایا اپ نے یہ فیصلہ خود کیا ہے کہ آپ باقی سب سے کمتر ہیں اللہ نے تو سبکو برابر پیدا کیا ہے۔"

"لیکن میں اپنے لوگوں کی طرح نہیں ہوں۔"

"تو اسکی بنیاد پر آپکو بدصورت کہنا کہاں کی عقلمندی ہے؟اس طرح تو آپ اپنے ماحول میں اپنے لوگوں میں نایاب تصور ہو سکتی ہیں منفرد۔۔۔"

"نایاب؟منفرد؟"

اس نے الفاظ رپیٹ کیے۔

"جی ہاں نایاب۔۔۔۔آپ کسی ریگستانی علاقے یا خطے میں پیدا ہوتی تو وہاں کوئی آپ پر سوال اٹھاتا؟نہیں نا کیونکہ وہاں سبھی کم و بیش آپکی رنگت کے ہوتے ہیں بلکہ آپ سے بھی زیادہ گاڑھی رنگت کے۔

وہاں آپ انکے لئے نارمل ہوتی لیکن چونکہ آپ کے ارد گرد ایسے لوگ زیادہ نہیں آپ شاید واحد ہوں تو آپکو منفرد کہا جا سکتا ہے نایاب کہا جا سکتا ہے۔"

"لیکن لوگ مجھے بدصورت کہتے ہیں۔۔۔"

"تو وہ جاہل ہیں لاشعور اور لاعلمی میں جی رہے ہیں انہیں سچ کا نہیں پتہ اور وہ جھوٹ باندھتے ہیں گناہ کرتے ہیں اور گنہگاروں کی باتوں کو دل پہ نہیں لیتے بلکہ انکے لئے تو دکھی ہوتے ہیں بچارے اپنی جان پر ظلم کر رہے ہیں اور انکو بدعا نہیں دیتے نہ ان کو برا بھلا کہتے ہیں بلکہ ان کے لیے دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں "اللہ تمہارا دل کھول دے اور تمہیں ہدایت دے آمین"

"آپ جانتی ہیں میں ایشین ہوں۔۔۔ میرا رنگ بہت گورا ہے میری جلد بچوں کی طرح نرم و ملائم ہے لیکن لوگ دوسرے معاشروں کے لوگ پھر بھی میرا مذاق اڑاتے ہیں اور جانتی ہیں کس لیے کہ میری آنکھیں ایسی ہیں میری شکل لڑکیوں جیسی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے میں اپنے معاشرے میں بالکل نارمل ہوں یہاں سب ایسے ہیں لیکن باہر کے لوگ ہمیں خود سے الگ اور منفرد نہیں کہتے بلکہ اپنی کم عقلی کی وجہ سے مذاق اڑانے لگتے ہیں انسان چاہے جتنا بھی پرفیکٹ ہو دوسرے

www.novelsclubb.com

انسان کمیاں ڈھونڈ ہی لیتے ہیں کتنے کم عقل اور جاہل ہیں نا جنہیں اللہ نے خود سب سے خوبصورت مخلوق کہا وہ خود کو آپس میں بدصورت کہہ رہے ہیں۔۔"

"لیکن اللہ نے میری قسمت بھی تو خراب لکھی اس نے مجھے اور بھی کچھ نہیں دیا۔۔۔"

اسمارہ اپنی جگہ قائم رہنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

"اللہ نے آپکو کچھ نہیں دیا تو آپ نے اللہ کو کیا دیا ہے مس اسمارہ؟"

اسمارہ خاموش رہ گئی۔

"کوئی مجھے پسند نہیں کرتا اللہ بھی مجھ سے پیار نہیں کرتے انہوں نے مجھے خود سے دور رکھا ہے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ آخری بار خود کی نظروں میں خود کو بچانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"آپ اللہ سے کتنا پیار کرتی ہیں اسمارہ احمد؟ لوگ اور اللہ آپ کو پسند نہیں کرتے تو کیا آپ ان سب کو پسند کرتی ہیں؟ یہ لوگ آپ سے ناراض ہیں یا آپ ان سب سے؟ انہوں نے آپکو دور کیا ہے یا آپ نے خود کو سب سے دور کر لیا ہے؟ ان سب نے آپکو غلط کہا آپکے ساتھ غلط کیا آپ نے اپنے لیے یا ان سب کے لیے کیا کیا اسمارہ؟"

وہ یکے بعد دیگرے ایک پہ ایک سوال کر رہا تھا اور اسمارہ کو اپنا آپ سمندر کی گہرائیوں میں ڈوبتا نظر آیا جہاں گھپ اندھیرا تھا شرمندگی کا اندھیرا ندامت کا اندھیرا جہاں اسکی سانس بند ہو رہی تھی اسمارہ کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔ باتیں کرتے کرتے کب ایک گھنٹہ گزرا تھا سمجھ نہیں لگی تھی۔ ذیحان محمد نے اجازت چاہی تھی اور اسمارہ کے دل سے آواز آئی تھی اتنی جلدی؟

www.novelsclubb.com

اسمارہ اس بات چیت کے بعد کسی کروٹ سکون نہیں پا رہی تھی۔ اسکے اندر سوالوں کے انبار لگ چکے تھے وہ ساری زندگی کیا سمجھتی رہی کیا کہتی رہی کیا اس نے خود کو

کیوں نہیں سمجھا اس نے اللہ کو کیوں نہیں سمجھا؟ جو باتیں ذیحان محمد نے بتائی تھی وہ اسکے ذہن میں کیوں نہیں آئیں؟ وہ کیسے لوگوں کے کئے ہوئے ظلم اور زیادتی کو اللہ کی طرف سے سمجھتی رہی؟ رنگ، نسل، ذات کے مسئلے انسان کے پیدا کیے ہوئے ہیں وہ کیوں نہیں سمجھ سکی۔ سیاہ تتلیاں منحوس ہیں یہ تو دادی کہتی تھی اللہ نے کب کہا یا اسکے رسول نے کب کہا؟ اللہ نے تو اسکو اور اسکی سیاہ تتلیوں کو نایاب بنایا تھا نا؟ وہ کیوں نا جان پائی؟.....

اسمارہ کی آنکھوں میں آنسو تھے ندامت کے آنسو وہ بیڈ سے ٹیک لگا کر سمٹ کر بیٹھ گئی جیسے ڈر گئی ہو جیسے وقت آخرت قریب ہو اور اسکا دایاں ہاتھ اعمال سے خالی ہو اسکی ہچکی بندھ گئی تھی وہ روتے روتے خوفزدہ ہو گئی تھی اور آنکھوں پہ ہاتھ رکھ کر چھپنا چاہتی تھی کس سے اللہ سے؟

www.novelsclubb.com

وہ ڈر رہی تھی کس سے اللہ سے؟

اللہ اسے کیا کہے گا؟

اس نے اسے تب کچھ نہیں کہا جب وہ سینہ ٹھوک کر اپنی شکایتوں کے انبار لگاتی شکوے کرتی تو وہ اب اسے کہا کہے گا جب وہ شرمندہ تھی نادم تھی؟ سچ جان چکی تھی۔

فلیش بیک

"واپسی کب ہے تمہاری جے ہان تم تو ایک ہفتے کا کہہ کر گئے تھے؟"

ہادی جے ہان سے بات کر رہا تھا۔

"حسن بھائی سے اچھی دوستی ہو گئی ہے اب میرا ارادہ ہے انکے ساتھ وقت گزاروں۔۔۔"

"یہ تو اچھی بات ہے لیکن۔۔۔"

ہادی کہتے کہتے رک گیا تھا۔

"لیکن؟ ہادی ہیونگ؟"

www.novelsclubb.com

"ماہا طیب ملی تھی مجھے اس نے معافی مانگ لی ہے اور یونیورسٹی سے تمہیں بحال کرنے کی درخواست بھی کی ہے۔۔۔"

جے ہان کو کوئی خاص فرق نہیں پڑا تھا مگر دل ہی دل میں گزرے دنوں کو یاد کر کے دکھی ہوا تھا۔

'اچھا۔۔۔یہ تو اچھی بات ہے اسے احساس ہو گیا۔۔"

جے ہان مسکرایا

"خیر احساس تو اسے نہیں ہوا اور ہو گا بھی نہیں وہ مجھے نیک بنانے کے لیے کوشش کر رہی تھی اور ہم سب کو ہمیشہ کی طرح حرام اور حلال کا بتانے آئی تھی اور یہ بھی سرٹیفکیٹ دینے کہ ہم لوگ گنہگار ہیں اور وہ بہت نیک اور صالح۔۔۔تم بتاؤ اب تمہیں واپس آنا ہو گا نا؟ یونیورسٹی جانا ہے تمہیں۔۔"

"میں دیکھتا ہوں مجھے اب کیا کرنا ہے میری priorities کافی بدل گئی ہیں ہادی ہیونگ اور میں بہت مطمئن ہوں۔۔۔ لیکن پھر بھی میں کوئی راستہ نکالتا ہوں۔۔"

وہ مسکرایا۔۔

"اور یہ سومن کدھر غائب ہے کب سے میں بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ میڈم جواب ہی نہیں دیتی۔۔۔"

"اسکی طبیعت خراب تھی کل سے میں گیا تھا ملنے آج بہتر تھی۔۔۔"

ہادی نے جواب دیا۔

"زیادہ تو نہیں خراب ہوئی کوئی۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں کیسی باتیں کر رہے ہو جے ہان کہانا ٹھیک ہے وہ بس تھوڑی سی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔"

ہادی فوراً بولا جیسے اس سے آگے وہ کچھ سننا نہیں چاہتا تھا۔

پریزنٹ ڈے

"جی احمد صاحب بات ہوئی ہے میری اسمارہ سے اور میرا اندازہ بالکل ٹھیک تھا وہ نیوروٹکزم کا شکار ہے۔ لیکن آپ فکر نہ کریں اسکے ENTJ ہونے کی وجہ سے نیوروٹکزم کی شدت زیادہ نہیں۔۔۔"

"ENTJ؟ میں سمجھا نہیں۔؟"

احمد حسین کی بلا جانے۔۔۔

"یہ خواتین کی شخصیت کی بہت منفرد قسم ہے اور مشرقی ممالک میں تو اسکی تعداد بہت کم ہے۔ اس میں انسان اپنے جذبات کو دل میں دبا کر نہیں رکھتا وہ جارحانہ انداز کا حامل ہوتا ہے اور اپنے ساتھ ہونے والی چیزوں کو دوسروں کے سر ڈالتا ہے اسے خود سے شکایت نہیں ہوتی اگر ماحول اسکی شخصیت کے منافی ہو تو بھی یہ شخصیت آئسولیشن اختیار کرتی ہے جس میں وہ باقی دُنیا کو قصوروار سمجھتی ہے اور اسمارہ انٹیلیجنٹ بھی ہے تو اس نے شخصیت اور ماحول کے تصادم کو خود کی ذہنی

حالت پر زیادہ اثر انداز نہیں ہونے دیا اسکے ذہن میں کچھ الجھنیں ہیں جو اگر دور ہو گئی تو اسے زیادہ ٹریٹمنٹ کی ضرورت نہیں پڑے گی۔"

"اللہ تیرا شکر" احمد حسین کے دل کو سکون ملا تھا۔

اور احمد حسین کے دل میں امید کی ایک کرن جاگی تھی۔

اسمارہ آج یونیورسٹی نہیں گئی تھی اسکا دل بہت بوجھل تھا۔ وہ صبح سے کمرے سے بھی نہیں نکلی تھی اور نہ بابا سے بات کی تھی دن کے بارہ بج چکے تھے۔

"اسمارہ خیریت تو ہے یونیورسٹی بھی نہیں گئی ناشتہ بھی نہیں کیا طبیعت تو ٹھیک ہے؟"

www.novelsclubb.com

دادی کمرے میں آئی تھی۔

"جی دادی ٹھیک ہوں بس کل رات نیند پوری نہیں کوئی تو ابھی تک سوتی رہ گئی۔"

وہ بستر سے اٹھی۔

"یہ ان کیڑے مکوڑوں پہ تحقیقات بند کرو تو نیند آئے تمہیں جیسے رات ہوتی ہے انکی گندی لاشیں اٹھا کر دیکھنے لگتی ہو۔۔۔۔"

وہ اسکے جار میں بند مری ہوئی تتلیوں کے پروں کی بات کر رہی تھی جو اسمارہ سنبھال کر رکھ دیتی تھی۔

"دادی کتنی بار کہا ہے میری تتلیوں کو کچھ مت کہا کریں پہلے ہی بٹر فلائی ہاؤس ویران پڑا ہے تتلیاں مل نہیں رہی اور آپ بچاری مردہ تتلیوں کو بھی کوس رہی ہیں۔"

"اور یہ جو چڑیا گھر بنا رکھا ہے پورا جانور ہی جانور کتابیں جانوروں کی تصویریں جانوروں کی انسانوں سے کیا دشمنی ہے تمہاری۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ پورا کمرہ گھوم رہی تھی۔

"دادی آپ چھوڑ دیں ساری چیزوں کو بس"

اس نے دادی کو پکڑا۔

"کہتی ہوں میں احمد حسین اس ڈگری کے بعد کوئی تمہیں وہ تحقیق نہیں کرنی بس بہت ہو گیا۔۔۔غضب خدا کا اس لڑکی نے تو بس اس سب کو ہی دین ایمان بنا لیا نہ خود کا پتہ نہ کسی اور کا۔۔۔"

وہ کہتی کہتی وہ کمرے سے باہر آ گئیں۔

اسمارہ کمرے میں بیٹھی دو بجنے کا انتظار کر رہی تھی۔اسکے ذہن میں کچھ سوال تھے جو وہ پوچھنا چاہتی تھی۔

"کیسی ہیں مس اسمارہ۔۔۔"

ذیحان محمد کی آواز ابھری تھی۔

"ٹھیک ہوں۔آپکی باتوں نے مجھے کل سے سونے نہیں دیا میں خود کو بہت گنہگار محسوس کر رہی ہوں میں جیسے خود سے نظریں نہیں ملا پا رہی۔"

www.novelsclubb.com

"یہ تو اچھی بات ہے آپکو اتنی جلدی احساس ہو گیا تو اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے اسمارہ؟"

"کیا مطلب ہے آپکا پریشان ہونے والی کیا بات ہے؟ میں نے اللہ کو ناراض کر دیا اور آپ کہہ رہے ہیں۔۔۔۔"

"تو راضی کر لیں اور راضی کرنے کے لیے معافی مانگی جاتی ہے آپ معافی مانگ لیں۔۔۔"

ذیحان محمد مطمئن لہجے میں کہہ رہا تھا۔

"کیا اللہ مجھے معاف کر دیں گے؟"

www.novelsclubb.com

وہ بھرائی آواز میں بولی۔

بَیدُعُوکُم لِیَغفِرَ لَکُم مِّن ذُنُوبِکُم

He calls you so he can forgive you for your .sins

ذیحان محمد نے یہ آیت پڑھی۔

"وہ تو آپکو اسی وقت معاف کر چکا ہو گا جب آپکو احساس ہوا بلکہ اگر آپکو احساس ہوا تو اسی وجہ سے کہ اللہ نے آپکو یہ ہمت دی اور وہ انہی کو توبہ کی ہمت دیتا ہے جنکو وہ پسند کرتا ہے اور جنہیں وہ اپنے قریب لانا چاہتا ہے۔۔"

ذیحان محمد کی یہ بات سن کر اسمارہ کی آنکھوں میں نمی اتر آئی۔

کیا وہ اتنا عظیم ہے؟ ہاں اس سے بھی بڑھ کر۔۔۔۔ معاف کرنے والا۔۔۔ ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا

www.novelsclubb.com

۔۔رحیم۔۔کریم۔۔۔۔۔۔۔وہ اس سے کیوں ڈر رہی تھی؟ جس سے محبت کرنی چاہیے جو ہم سے اتنی محبت کرتا ہے وہ اس سے ناراض رہی ڈرتی رہی دور رہی اس

نے اپنا کتنا بڑا نقصان کیا تھا اس نے اپنی ساری زندگی کس اندھیرے میں گزار دی تھی۔۔۔

"یا اللہ۔۔۔۔۔۔"

اسکے ہوش و حواس میں پہلی بار اس نے اپنی آواز میں یہ لفظ سنا تھا اور خوشی کے آنسو نکل آئے تھے۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھوں میں منہ دبا کر اپنے آنسو ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"اسمارہ!"

ذیحان محمد کی آواز آئی۔

www.novelsclubb.com

"آپ جانتی ہیں بھلے آپ نے لاعلمی میں ہی سہی لیکن جتنا بھی اللہ کو ناراض کیا لیکن آپ نے اسکا سب سے ناپسندیدہ عمل سب سے بڑا گناہ نہیں کیا جانتی ہیں وہ کیا ہے؟"

اسمارہ کالی سکرین پر نظریں جمائے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"وہ ہے شرک۔۔۔۔آپ نے کبھی اللہ کا انکار نہیں کیا نہ کبھی آپ نے اسکی ذات میں کسی کو شریک ٹھہرایا بلکہ آپ تو ہمیشہ یہی کہتی رہی اللہ ہی ہے جو سب کرتا ہے اللہ ہی ہے جس نے آپ بنایا اللہ ہی ہے جس نے آپ کی قسمت کا فیصلہ کرنا ہے آپ نے ہمیشہ اسکی موجودگی کو مانا۔۔۔۔

اور آپ جانتی ہیں میں نے آپ سے زیادہ زندگی کو اللہ کے انکار میں گزار دی اسکے سب سے ناپسندیدہ عمل میں میں ایتھیسٹ تھا مجھے لگتا تھا کوئی اللہ نہیں ۔۔۔۔لیکن اگر وہ مجھ جیسے انسان کو اپنی طرف بلا سکتا ہے تو آپ کو کیوں نہیں ۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اسمارہ کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئیں۔

"آ۔۔آپ کنورٹ ہیں؟"

ذیحان محمد مسکرادیا۔

"الحمدللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اب آپ اللہ سے معافی مانگیں اور اس سے اپنا رشتہ مضبوط کریں مجھے یقین ہے جب آپکو اللہ اور اسکی تعلیمات کی سمجھ آجائے گی تو آپکو میری ضرورت محسوس نہیں ہو گی۔"

اسمارہ پر امید ہو چکی تھی اسے محسوس ہو رہا تھا وہ زندگی کی طرف لوٹ رہی ہے وہ زندہ ہو رہی ہے وہ اپنا وجود اس دنیا میں محسوس کر رہی تھی وہ واقعی خود کو زندہ محسوس کر رہی تھی

فلیش بیک

www.novelsclubb.com

جے ہان حسن ثانی کی گفتگو سن رہا تھا۔ وہ ابھی خود کو اس قابل نہیں سمجھتا تھا کہ وہ کچھ پوچھ سکے یا اسکی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ البتہ اور بہت سے لوگ سوال کرتے

تھے جو اسکی معلومات میں بھی اضافہ کر دیتے تھے ابھی بھی ایک شخص نے اپنا ایک مؤقف سامنے رکھا تھا اور اس نے کہا تھا۔۔۔

"ہر صاحبِ علم اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر بیٹھ گیا ہے کسکی بات سنیں اور کس کی نہ سنیں اتنی کنفیوژن کیوں ہے جبکہ قرآن تو سب کے لیے یکساں موجود ہے؟"

حسن ثانی نے اس کے سوال کی تعریف کی تھی اور جواب دینے لگے۔

"آپکے سوال میں ہی آپکا جواب بھی موجود ہے۔آپ نے بالکل ٹھیک کہا قرآن تو ہم سب کے لیے موجود ہے ہمیں اسے پڑھنا چاہیے گہرا مطالعہ کرنا چاہیے جہاں تک سمجھنے کی بات ہے اردو تراجم قرآن موجود ہیں تفاسیر کو چھوڑ کر آپ پہلے خود ان پر غور کریں اور مجھے یقین ہے اللہ نے ہر انسان میں قرآن کو سمجھنے کا شعور دیا ہے لیکن بعض اوقات کچھ باتیں سمجھ نہیں بھی آتی جن میں رہنمائی کی ضرورت محسوس ہو سکتی ہے لیکن پھر آپ اس میں بھی عقل کا استعمال کریں ایسا نہ کریں کہ کوئی ایک پیر مرشد بنا لیں اور وہ جو فتوے لگائے آپ آنکھیں بند کر کے یقین

کرتے جائیں یہ غلط ہے آپ شعور رکھتے ہیں علم رکھتے ہیں مراقبہ کیجے ایک جواب سے مطمئن نہیں کسی دوسرے سے مشورہ لیں سمجھیں قرآن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو سمجھیں آپ کو کسی ڈیڑھ اینٹ والی مسجد کے مالک کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔"

"تو کیا جو سکالر غلط ہو اس کے علما اسکی بات کو آخری مانتے ہوں اور وہ کسی دوسرے کی رائے کو اہمیت نہ دیتے ہوں تو اس بارے میں کیا کرنا چاہیے؟ انکو کیسے کہا جائے کو وہ بھی اپنا مراقبہ کریں۔۔۔"

ایک دوسرا انسان بولا تھا۔

"دیکھئیے بہتان لگانا، کسی کو گنہگار کہنا کسی کی جنت جہنم کا فیصلہ کرنا کسی شخص کے کردار کو اچھا برا کہنا یہ زوال پذیر قوموں کی روش جو بدقسمتی ہے آجکل ہمارے اندر بھی پائی جاتی ہے یہاں لوگوں نے اپنے حلقے اپنے سکالرز اپنے فرقے اپنے لیڈر

منتخب کر لیے ہیں اور مجال ہے جو آپ ان کے بارے میں کچھ کہیں اور وہ سن لیں وہ اپنے عقل کی بنیاد پر فیصلہ نہیں کرتے وہ اپنی محبت کی بنیاد پر فیصلہ کرتے ہیں۔"

جے ہان کے ذہن میں نہ جانے کہاں سے ہادی کی بات آگئی جس میں وہ ماہا طیب کا بتا رہا تھا کہ کیسے وہ ان سب کو بھٹکا ہوا گنہگار کہہ کر گئی تھی۔

جے ہان نے سر جھٹکا اور حسن ثانی کی بات پر توجہ دینے لگا۔

"بخاری کی روایت رقم 3938 کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ایک یہودی انکی خدمت میں حاضر ہوا وہ انسان اس وقت یہود کا بہت بڑا عالم تھا اور یہودیوں میں اسکی بڑی عزت تھی اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سوال جواب کئے جن پر مطمئین ہونے کے بعد انہوں نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔ وہ شخص عبداللہ بن سلام تھے۔ انکے مسلمان ہونے کا یہودیوں کو علم نہیں ہوا تھا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ

اے اللہ کے رسول! یہود بہت بہتان لگانے والے لوگ ہیں۔۔۔آپ ایک بار میرے مسلمان ہونے کی خبر سے پہلے ان سے میرے بارے میں پوچھ لیجئے گا۔۔

چنانچہ یہود سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ تمہارا عالم عبداللہ بن سلام یہ کیسا آدمی ہے؟

یہود نے کہا وہ تو بہت بڑے عالم کے بیٹے اور خود بہت بڑے عالم ہیں ہمارے ہاں بہت عزت اور احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں انکی ذہانت کے سب معترف ہیں وہ تو افضل ترین شخص ہیں یعنی تعریفوں کے پل باندھ دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اگر وہ اسلام قبول کر لے تو تمہارا کیا رد عمل ہو گا؟

یہود مسکرا دیئے اور کہا ایک ذہین صاحب علم اور اتنا بڑا عالم وہ یہ حماقت کیسے کر سکتا ہے وہ اتنا بے وقوف نہیں ہو سکتا۔۔۔

عبداللہ بن سلام جو پیچھے بیٹھے انکی یہ باتیں سن رہے تھے وہ سامنے آئے اور انہوں نے کہا تو پھر سن لو مجھ سے یہ بے وقوفی ہو گئی ہے میں ایمان لے آیا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی اللہ کے آخری رسول ہیں۔

یہ بات سن کر یہود کو یقین نہ ہوا۔اور انہوں نے کہا کہ یہ ہم میں سب سے برا اور سب سے برے آدمی کا بیٹا ہے یہ بہت بڑا جاہل ہے اور جاہل کا بیٹا ہے یعنی پھر جو منہ میں آیا وہ کہتے چلے گئے۔

عبداللہ بن سلام نے کہا اللہ کے رسول مجھے ان سے یہی اندیشہ تھا۔

اور بتادیا کہ مردہ قومیں کسی انسان کے بارے میں رائے دیتے وقت اپنے تعلقات اور تعصب کی بنیاد پر بناتی ہیں انکی رائے عقل کی بنیاد پر قائم نہیں ہوتی۔انکے اپنے ہیں تو وہ ہزار برائیوں کے باوجود وہ بالکل فرشتے ہوتے ہیں اور اگر غیر ہیں تو ہزار خوبیوں کے باوجود وہ شیطان تصور ہوتے ہیں۔

تو اس میں در حقیقت تصویر ہے اس بات کی کہ ایک قوم کی اخلاقی حالت ہے جسکی بنیاد پر آپ توقع کر سکتے ہیں کہ اسکو کوئی صحیح بات بتائی جا سکتی ہے یا نہیں۔۔ پہلی چیز انسان کا اخلاقی وجود ہے اگر اخلاقی وجود کو اسطرح تدہیر کر کے رکھا ہوا ہے کہ کبھی کسی چیز کو تحقیق کیے بغیر تسلیم نہیں کیا کسی چیز کے بارے میں بہتان تراشی نہیں کی کسی شخص کے بارے میں یا کسی نظریے کے بارے میں بغیر علم کے بحث نہیں کی اور ہمیشہ احتیاط کے ساتھ اپنا نقطہ نظر بیان کیا ہے تو پھر پیغمبر کی بات بھی سنی جائے گی اور ایمان کی توفیق بھی ہو گی۔اور ہماری قوم بھی اس وقت اسی صورتحال سے دوچار ہے مجال ہے جو کوئی ایسے انسان پر جس کو لوگ اپنا رہنما اپنا لیڈر مان کر اسکے عشق میں مبتلا ہو چکے ہیں اسکے بارے میں کوئی بات کوئی تنقید سن سکیں

www.novelsclubb.com

جس وقت یہ المیہ ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیے یہ ایک مردہ قوم کی نشانی ہے جسکو مرنا ہے اسکے مرنے کا انتظار تو کیا جا سکتا ہے مگر اسکی اصلاح مشکل ہے۔"

جے ہان اور وہاں موجود کئی لوگوں نے حسن ثانی کے نقطے کو سراہا تھا۔بے شک وہ ٹھیک کہہ رہے تھے یہاں لوگ عقل پر پردے ڈال کر رہنماؤں کے پیچھے چل پڑے ہیں جو عقل انہیں خود سمجھ بوجھ کے لیے عطا کی تھی اس پر وہ پردے ڈال کر دوسروں کی عقل کے مرہون منت زندگی گزار رہے تھے۔

"اسی لیے تو میں ایک بات پر زور دیتا ہوں قرآن پڑھو خود پڑھ کر سمجھو۔۔۔اگر تم انگریزی سیکھ سکتے ہو تو عربی کیوں نہیں؟انگریزی ہمارے تدریسی اداروں میں لازم ہو گئی ہے تو عربی کیوں نہیں ہو سکتی؟ سیکھو اپنے لیے اپنے مذہب کی اصل پہچان کے لیے اسلام کا اصل پیغام جاننے کے لیے خدارا کسی عالم سکالر کے پیچھے لگ کر اپنی انسانیت اور دینی زندگی کو گھاٹے میں مت ڈالو۔۔"

www.novelsclubb.com

حسن ثانی نے گویا التجا کی تھی اور جے ہان گہرے سوچ و بچار میں مبتلا ہوا تھا۔

پریزنٹ ڈے

اسمارہ نے سیشن کے بعد ہچکچاتے ہوئے وضو کیا اور جائے نماز بچھا کر عصر کی نماز کے لیے کھڑی ہوئی۔ لیکن نماز کی نیت سے پہلے ہی شرمندگی کے مارے اس کے آنسو نکل آئے وہ وہیں بیٹھ کر رونے لگی۔ سجدے میں گر کر بہت روئی۔ اللہ سے معافی مانگی۔

"اللہ میں بہت شرمندہ ہوں مجھے تو یہ بھی سمجھ نہیں آرہا شروع کہاں سے کروں۔۔ میں نہیں جانتی میں آپ سے معافی معافی مانگنے کے قابل ہوں یا نہیں آپ مجھے معاف کریں گے یا نہیں لیکن آپ جانتے ہیں میں اپنے کیے پہ شرمندہ ہوں میں سچے دل سے آپ سے معافی مانگ رہی ہوں مجھے معاف کر دیں پلیز اللہ مجھے معاف کر دیں میرے دل کو سکون نہیں ملتا مجھے کوئی راستہ دکھائی نہیں دیتا مجھے آپکی مدد چاہیے اللہ پلیز میری مدد کریں۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ضائع ہونے سے بچالے میرے معبود مجھے

یہ نہ ہو وقت مجھے کھیل تماشا کر دے

یہ جو حالت ہے میری، میں نے بنائی ہے مگر

جیسا تو چاہتا ہے، اب مجھے ویسا کر دے

(آمین)

روتے روتے اسکی ہچکی بندھ گئی تھی۔ وہ خود کو سنبھال کر اٹھی اور نماز کی نیت کر کے فرض ادا کرنے لگی۔ اسکے دل کو عجیب اطمینان حاصل ہوا تھا اسکی آنکھوں میں آنسو تھے لیکن دل مسکرا رہا تھا وہ بہت خوش تھی جیسے کتنے دنوں سے بھٹک رہی تھی در در کی ٹھوکریں کھا رہی تھی اور آج؛ آج اسے اپنا گھر مل گیا تھا۔۔۔۔

گم ہے جو تیری آنکھ کا منظر تلاش کر

باہر جو کھو گیا ہے وہ اندر تلاش کر

جو تجھ کو تیری ذات سے باہر نکال دے

دشت جنون میں ایسا قلندر تلاش کر

www.novelsclubb.com

دادی نے دروازے سے اسمارہ کو نماز پڑھتے دیکھا تھا اور حیران رہ گئیں تھیں لیکن پھر آسمان کی طرف دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کرتی ہوئی وہاں چلی گئیں۔

اسمارہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو وہ بہت ہلکا محسوس کر رہی تھی۔ وہ لان میں آ گئی۔ بابا کو کال ملائی اور ان سے باتوں میں مصروف ہو گئی۔

"ذیحان محمد سے بات ہوئی تھی میری وہ بتا رہے تھے تم بہت تعاون کر رہی ہو۔۔۔۔"

"بابا آپ نہ ہوتے تو میں ویسے ہی اندھیروں میں پڑی رہتی میں چاہ کر بھی آپکا شکریہ ادا نہیں کر سکتی جو آپ نے میرے لیے کیا ہے۔" اس نے سکرین پر گہری محبت بھری نگاہ ڈال کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"تتلی تم خوش رہو میری ساری بیٹیاں خوش رہیں تو میرے لیے اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا یہی میرے لیے اصل کامیابی ہے۔" احمد حسین مسکرا کر بولے۔

"جانتی ہو لوگ بیٹیوں کے پیدا ہونے سے کیوں ڈرتے ہیں؟ احمد حسین تھوڑے توقف کے بعد بولے تھے۔

وہ بیٹیوں سے نہیں بیٹیوں کے نصیبوں سے ڈرتے ہیں دنیا سے ڈرتے ہیں

ہر باپ کی خواہش ہوتی ہے کہ کاش اسکی بیٹی کے لیے ایک الگ دنیا ہوتی بالکل تتلیوں کی طرح جہاں انکی اڑان بھرنے پر یہ ڈر نہ ہوتا کہ دنیا کی تیز و تند ہوائیں انہیں اپنے ساتھ بہا کر لے جائیں گی۔"

"بابا باپ اگر آپ جیسے ہوں نا انکو دنیا سے ڈرنے کی ضرورت نہیں پڑتی وہ اپنی بیٹیوں کے لیے نئی دنیا خود بنا لیتے ہیں محبت اور بھروسے کی دنیا جو انکی اڑان میں کسی قسم کی کمی نہیں آنے دیتی۔۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا یہ تو میرے لیے فخر کرنے کی بات ہے پھر تو۔"

احمد حسین خوشی سے پھولے نہیں سمائے تھے۔اسمارہ انکے سامنے مسکرا رہی تھی اور وہ دل میں اللہ کا شکر ادا کرتے نہیں تھک رہے تھے۔

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد احمد حسین نے فون رکھا تھا۔ سردی بڑھتی جا رہی تھی اور مغرب ہوتے ہوتے اندھیرا چھا جاتا تھا۔وہ لان میں بیٹھی ٹھنڈ کا مزہ لی رہی تھی کیونکہ اکتوبر کی شامیں ہلکی پھلکی خنگی کے ساتھ بہت خوبصورت لگتی تھیں۔

اسکو میسج ریسیو ہوا اس نے کھول کر دیکھا۔

"....Hi this is me Jae Yeong here"

"جے ینگ؟"

www.novelsclubb.com

اسمارہ نے دل میں سوچا۔

"کون جے ینگ؟"اس نے انگلش میں جواب دیا۔

"وہی نے آپکے بابا سے آپکے رشتے کی بات کی تھی۔"

اسمارہ چونک گئی۔

"کیا؟ آپکو نمبر کس نے دیا میرا؟ اور میں انکار کر چکی ہوں بابا نے بتا دیا ہو گا آپکو۔۔۔"

اسمارہ کے چہرے پہ تعجب کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اس نے جلدی سے میسج ٹائپ کر کے سینڈ کیا۔

"جانتا ہوں اور اسی لیے تو میں نے آپ سے بات کرنے کا سوچا کہ آخر آپ نے انکار کیوں کیا؟"

"آپ مجھے بنا دیکھے بنا جانے رشتہ بھیج رہے ہیں صرف اس لیے کہ میں مسلمان ہوں؟ انسان نہیں سمجھتے آپ مجھے؟"

www.novelsclubb.com

"آپ بھی تو مجھے نہیں جانتی اور یہی تو میں سوچ رہا ہوں کہ مجھے بنا جانے آپ نے انکار کیوں کیا؟

جیسا سوال ہوا تھا جواب بھی ویسا ہی آیا تھا۔

"اور رہی بات آپکو جاننے کی تو آپکو کس نے کہا میں میں آپکو نہیں جانتا؟اور صرف اسلئے شادی کرنا چاہتا ہوں کہ آپ مسلمان ہیں؟"

"آپ نے بابا سے یہی کہا"

"وہ تو میں نے آپ کے بابا کے سامنے کہا اب انکے سامنے اگر میں کہتا میں نے جب آپکی بیٹی کو پہلی بار دیکھا تو مجھے اس سے پیار ہو گیا میں چاہتا ہوں میں اس سے شادی کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے پاس رکھ لوں اب ایسا کہنا مناسب لگتا کیا؟"

"آپکو شرم نہیں آتی نہ جان نہ پہچان کیسی باتیں کر رہے ہیں؟اور خبردار جو دوبارہ میسج کیا" اسمارہ نے سختی سے کہا اور لکھ کر میسج سینڈ کر دیا۔

پتہ نہیں بابا نے کیا سوچ کے اسکے لئے مجھے راضی کرنا چاہا عجیب فلرٹ انسان!

اس نے دل ہی دل میں کوسا۔اس نے پہلے دن سے ہی جے ینگ نامی انسان کے بارے میں نفرت سے سوچا تھا تو اب بھی اسکے میسج آنے پہ اسے یکدم غصہ آ گیا تھا۔

صائم کی۔کی۔ہوئی حرکتوں کے بعد اب ایسی باتوں پر اسے شدید غصہ آ جاتا تھا اس نے کبھی بھی صائم کی باتوں پر یقین نہیں کیا تھا مگر اسکی وجہ سے اب شاید اسمارہ کسی اور پر بھی یقین کرنے کے قابل نہیں رہی تھی۔

اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا اور ٹھنڈ بھی اسمارہ نے خود کو ڈھانپ لیا اور اٹھ کر اندر آ گئی۔

آئلہ لوگ سب بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے اسمارہ بھی انکے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔دادی نے اسے اپنے پاس بٹھایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دادی مجھے فجر کی نماز کے لیے جگا دیجئے گا صبح" وہ دادی کے پاس سمٹ کر بیٹھی اور پیار سے بولی تھی۔

"ضرور کیوں نہیں بیٹا" دادی کے لہجے میں حیرت کے ساتھ خیر مقدم بھی تھا۔

آئلہ، امل اور صفا نے حیران ہو کر دیکھا تھا۔

"تم نے بھی شروع کر دی؟ آئلہ نے جیسے ماتھا پیٹ لیا۔

"جانتی ہو مثال دینے کے لیے ایک تم ہی تو تھی میرے پاس اب کس کو سامنے رکھ کر فجر ٹائم نہ اٹھنے کا بہانہ کروں گی"

اس نے منہ بنایا۔

"خدا کا خوف کرو آئلہ بالکل سنجیدگی نہیں تمہارے اندر کم از کم دین دنیا کا تو لحاظ رکھو اور کتنی اچھی بات ہے اسمارہ نے نماز شروع کر دی میرا تو دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا دیکھنا اسمارہ تمہارا دل کتنا پر سکون ہو جائے گا ماشاءاللہ میں جانتی تھی تمہیں ایک دن خود ہی احساس ہو جائے گا۔"

دادی نے صفا بیگم کی طرف دیکھا تھا جو انہی کو دیکھ رہی تھی۔

"میں سونے جا رہی ہوں یونیورسٹی بھی جانا ہے صبح"

اسمارہ یہ کہہ کر اٹھ گئی۔ جبکہ اسکے جانے کے بعد بھی باقی سب کافی دیر تک اس بدلاؤ کو ہضم کرتے رہے تھے۔

اسمارہ اپنے کمرے میں آگئی تھی وہ آجکل خود کو بہت ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگی تھی بہت سی الجھنیں اور پریشانیاں دور ہو چکی تھی۔انسان کا دل جب اللہ سے لگ جائے اپنے اصلی حقدار کے ساتھ جڑ جائے تو دل ایسے ہی آزاد اور ہلکا پھلکا محسوس کرتا ہے۔

اسمارہ نے زندگی میں پہلی بار سکھ کا سانس لیا تھا۔

وہ بیڈ پہ لیٹی اپنے بٹر فلائی ہاؤس پر نظریں جمائے کچھ سوچ رہی تھی۔

"کب آئیں گی تتلیاں؟ میں انکو دکھانا چاہتی ہوں کہ اب انکی طرح میں بھی خوش ہوں اپنی ہی دھن میں مگن اڑتی پھرتی ہوں اب انکی طرح مجھے بھی لوگوں کے کچھ

بھی کہنے سے فرق نہیں پڑتا میں جان گئی ہوں تم لوگ کیسے بے فکر اڑتی رہتی ہو دنیا جو مرضی کہے تم جانتی ہو تم کیا ہو اور کیوں ہو۔۔۔میں بھی جان گئی ہوں۔۔۔"

وہ سوچ کر مسکرا دی۔

اسمارہ نے اپنا موبائل اٹھا لیا۔اسی نمبر سے پھر میسجز آئے تھے۔

"How are you?"

جے ینگ نے پھر میسج کیا تھا۔

"کہاں بزی ہو ریپلائی کرو"

اسمارہ چڑ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کتنا ڈھیٹ انسان ہے یہ ایک دفعہ کے کہنے سے سمجھ نہیں آئی اسکو۔"اسمارہ نے موبائل کو گھورتے ہوئے کہا تھا۔

"میں نے آپکو بتادیا تھا مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی آپ بابا کے فیورٹ ہونگے میرے نہیں فضول وقت ضائع مت کریں اور نہ اس امید میں رہئے گا کہ میں بابا کے کہنے پہ راضی ہو جاؤں گی مجھے کوئی شادی وادی نہیں کرنی۔۔۔"

اس نے میسج ٹائپ کر کے بھیجا تھا۔

"آپ بے شک نہ کریں میں تو کروں گا کیونکہ مجھے آپ سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں"

اسمارہ جھنجلائی تھی۔

"آپ کو شرم نہیں آتی ہے نا؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں مجھے صرف پیار آتا ہے آپ پہ"

ایک سمائلی کے ساتھ میسج ریسیو ہوا تھا اور اسمارہ کا چہرہ غصے سے لال ہو چکا تھا۔

"میں بابا کو بتاتی ہوں تمہارے بارے میں وہی سیٹ کریں گے تمہیں"

جواب میں کوئی میسج نہیں آیا تھا۔۔

"افففففف۔۔۔۔۔یہ تو کوئی پاگل سائیکو ہے سمجھ کیوں نہیں آتی اسے۔۔۔۔یہ کیا سمجھتا ہے بابا کے کہنے سے میں مان جاؤں گی اتنے فلرٹ انسان کے لیے۔۔۔اور یہ کہاں سے بابا کو اچھا پڑھا شریف لگا میسج سارے سینڈ کروں میں بابا کو انکو بھی پتہ چلے کیا لڑکا ڈھونڈا ہے انہوں نے۔۔۔؟"

اسمارہ نے موبائل مٹھی میں دبایا تھا اور جے ینگ سے چڑ کر کچھ بھی سوچ رہی تھی۔

اسمارہ بھی موبائل رکھ کر سونے کی تیاری کرنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

فلیش بیک

جے ہان کو حسن ثانی کے ساتھ بہت دن ہو گئے تھے۔ وہ دل سے اسلام کو قبول کر چکا تھا اللہ اور اسکے رسول کو

مان کر انکی تعلیمات کو جتنا ہو سکے حاصل کرنا چاہتا تھا حسن ثانی کے ساتھ گزرنے والا ہر لمحہ بہت قیمتی تھا لوگ ان سے بات کرنے انکے علم سے استفادہ کرنے کی کتنی کوششیں کرتے اور وہ اتنا خوش قسمت تھا کہ اللہ نے یہ موقع اسے خود دیا تھا

وہ جانتا تھا زندگی یہ موقع ہر روز نہیں دیتی۔

وہ پورا دن حسن ثانی کے سنٹر ہی رہا تھا وہاں قرآن پاک پڑھتا رہا اسے سمجھنے کی کوشش کرتا رہا۔ حسن ثانی نے اسے کورین ترجمے کے ساتھ قرآن دیا تھا جو اسکے لئے سمجھنا بہت آسان تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ابھی بھی عشا کی نماز پڑھنے کے بعد قرآن کھول کر بیٹھ گیا تھا اور کتنی ہی دیر سے کئی آیات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کبھی خوف کے مارے دل لرز جاتا تو کبھی اللہ کے احسانات جان کر خوشی سے آنکھیں بھگو لیتا۔ وہ کچھ دیر کے لیے قرآن بند

کر کے اپنے کمرے کی کھڑکی میں آ کر کھڑا ہوا تھا۔ ٹیکساس کا موسم ان دنوں اچھا تھا ٹھنڈی ہوائیں اسے اپنے گالوں سے ٹکراتی محسوس ہوئی تھی۔ اس نے آنکھیں بند کی اور منہ آسمان کی طرف کیا۔

''میرے اللہ مجھے خود سے کبھی دور مت کیجئے گا میں آپ کو پا کر بہت خوش ہوں بہت مکمل محسوس کر رہا ہوں اس احساس کو کبھی میرے دل سے مت نکالیے گا میں ہمیشہ آپ کی محبت میں گرفتار رہنا چاہتا ہوں مجھے کسی'' کی محبت نہیں چاہیے میں چاہتا ہوں آپ میرے لیے کافی ہوں۔۔۔۔

اسکے دل نے بے ساختہ یہ دعا کی تھی اور اسکی بند آنکھوں سے آنسو نکلے تھے۔

میری قسمت میں بھی ایسا کوئی سجدہ کر دے

جو میرے سارے گناہوں کا مداوا کر دے

میں تیرا چاہنے والا ہوں مگر ہے حسرت

www.novelsclubb.com

جن کو تو چاہتا ہے مجھکو بھی ویسا کر دے

میں غرض جتنا بھی جیوں تیرا ہی بندہ بن کر

ہے میری ارضِ تمنا اسے پورا کر دے۔۔۔

وہ جب سے یہاں آیا تھا بہت بدل گیا تھا اسکے سوچنے کے انداز سے لے کر دنیا کو دیکھنے تک کا نظریہ سب بدل گیا تھا اس نے ساری زندگی جو بھی کیا تھا اور جیسے بھی رہا تھا اسے ایک بات کا دکھ تھا وہ اپنے خالق سے بے خبر رہا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

حسن ثانی اپنی لائبریری میں موجود ایک کونے میں بنی جگہ جہاں انہوں نے زمین پر میٹرس بچھا کر سامنے ایک لکڑی کا میز بنوا رکھا تھا جہاں وہ بیٹھ کر قرآن کا مطالعہ

کرتے تھے وہیں بیٹھے کچھ پڑھ رہے تھے جب جے ہان نے دروازہ ناک کر کے اندر آنے کی اجازت مانگی حسن ثانی نے سر ہلا کر جے ہان کو آ کر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ کچھ دیر مطالعہ میں مصروف رہے اور پھر جے ہان کی طرف متوجہ ہوئے۔ میں نے آپکو ڈسٹرب تو نہیں کیا ثانی صاحب؟" جے ہان نے قدرے عاجزی کے ساتھ کہا تھا اور سر جھکا کر انکے سامنے بیٹھ گیا تھا۔ وہ دل سے حسن ثانی کو استاد مانتا تھا اور انکی بہت عزت کرتا تھا۔

"کیسی باتیں کرتے ہو جے ہان میاں تمہارے لیے ہی تو بیٹھے ہیں ہم یہاں تم بتاؤ کیسی چل رہی ہے تعلیم؟"

حسن ثانی نے مطالعہ کچھ دیر کے لیے روکا اور پوری توجہ سے جے ہان سے بات کرنے لگے۔

www.novelsclubb.com

"بہت اچھی۔۔۔۔۔۔"

جے ہان نے مسکرا کر کہا۔

"ثانی صاحب ہمیشہ کی طرح میں جب بھی گہرا مطالعہ کرتا ہوں بہت سے سوال جنم لیتے ہیں اور مجھے انکے جواب جاننے ہوتے ہیں تو کیا بات بات پہ لاجک ڈھونڈنا سوالوں کے جواب مانگنا یہ سب اللہ کے ہاں ناپسندیدہ عمل تو نہیں؟" جے ہان نے فکریہ لہجے میں پوچھا تھا۔

" بالکل نہیں بلکہ اللہ نے اسی لیے تو قرآن میں کہا کہ اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو متجسس ہوتے ہیں انکو سمجھنا چاہتے ہیں ورنہ بتاؤ اللہ کے لیے کیا مشکل تھی کہ ایک آسان انداز میں باتیں تحریر کرتے عام فہم انسان کو بھی سمجھ آتی لیکن اللہ نے ایسا نہیں کیا کیونکہ وہ چاہتا تھا انسان خود کو تلاش کرے اور جب انسان خود کو تلاش کر لیتا ہے نا تو اسے اپنے اندر اللہ کے سوا کچھ نہیں ملتا یہی تو طریقہ ہے اللہ کی ذات تک پہنچنے کا اسکی ذات کو ماننے کا۔۔"

www.novelsclubb.com

جے ہان کچھ دیر خاموش ہوا اور پھر بولا۔

"میں آج پھر بہت الجھن کا شکار ہوں۔۔۔۔ثانی صصاحب.....

اسلام کو ہمیشہ فیوڈل اور قدامت پسند سمجھا جاتا ہے لیکن جو اسلام جو قرآن میں پڑھ رہا ہوں وہ تو بہت ماڈرن ہے بہت جدت پسند تو پھر اسکا اتنا منفی تاثر کس نے قائم کیا ؟"

حسن ثانی نے اپنا رخ جے ہان کی طرف موڑا اور ہاتھ باندھ کر بیٹھ گئے۔

"جانتے ہو جے ہان قرآن کا موضوع انسان ہے مسلمان نہیں۔۔۔

لیکن وہی انسان جسکا نام انسان ہے جوڑنے والا جسکی بنیاد پر اسے اشرف المخلوق بنایا گیا قرآن کا موضوع بنایا گیا وہ اس دنیا میں آکر بھٹک گیا خود کو فرقوں نسلوں اور مختلف مذاہب میں تقسیم کر لیا۔۔۔۔۔

انسان تمہارا لقب ہے اور اشرف المخلوقات تمہارا رتبہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رتبے کے لحاظ سے عمل کرو تاکہ تمہارے لقب کی پہچان ہو۔۔۔دنیا میں لوگ رتبے کے لحاظ سے کام کرتے ہیں تبھی انکو لقب ملتا ہے۔۔۔رتبے سے ہٹ کر کام کرو گے تو کرپٹ کہلاؤ گے بد عنوان۔۔۔۔۔۔۔۔

یہی آجکل کے انسان کر رہے ہیں بد عنوانی۔۔۔

اور اس بد عنوانی کی وجہ سے انسان نے خود کو عقل کل سمجھنا شروع کر دیا ہے

اسلام کو بدنام کرنے والے کوئی اور نہیں بلکہ تنگ نظر اور قدامت پسند مسلمان ہی ہیں۔۔۔

ورنہ اسلام اس دنیا سے بہت آگے کی سوچ ہے۔۔۔

معاشرہ آئے دن تبدیلیوں کے ساتھ اتنا جدید ہو گیا ہے تو مسلمان جن کے پاس آخرت تک کا علم ہے مرنے کے بعد تک کا علم ہے وہ اتنے پیچھے کیوں ہیں؟

کبھی سوچا ہے؟

ہم اچھے مسلمان بننے کے چکر میں اللہ بن جاتے ہیں اور انسان کہلانے کے لائق بھی نہیں رہتے جسکے پاس عقل اور شعور ہے۔

جزاؤں سزاؤں کے لیے آخرت کا دن مقرر ہے لیکن جو کام اللہ کا ہے وہ ہم دنیا میں ہی کرنا چاہتے ہیں دوسروں کو گنہگار قرار دے کر منکر قرار دے کر ہم خود کو اعلیٰ مسلمان بنانا چاہتے ہیں لیکن مسلمانوں کو انسان تو بننے دو۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہمیں ہی کیوں ہمیشہ اپنے مذہب کی صفائی دینی پڑتی ہے کیونکہ مسلمانوں نے عمل چھوڑ کر مشوروں پر اکتفا کر لیا ہے ہم دوسروں کو سکھانے پر جلد راضی ہوتے ہیں خود سیکھنے سے موت پڑتی ہے۔

غیر مسلموں کو مسلم کرنے سے پہلے خود کو تو ایک بار دیکھ لیں ہم کونسے مذہب کا چورن بیچ رہے ہیں؟

مذہب کے نام پہ اپنے رسم ورواج اور روایات کا چورن کب تک بکے گا؟

آج مسلمان اگر براڈ اور نیرو مائیڈز میں بٹ گئے ہیں تو اس میں قصور ہم جیسے انسانوں کا ہے جو خود کو عقل کل سمجھ کر فتوے جاری کرتے ہیں۔

قرآن ہر انسان کے لیے ہے۔۔۔۔۔

اسے کسی سکالر یا مفتی کے لیے نہیں اتارا گیا کہ وہی پڑھ کر سبکو اس کی تعلیم دے گا ہر انسان کو سمجھ بوجھ اسی لیے دی گئی ہے یہ ہر انسان کی کتاب ہے ہر انسان کو خود

پڑھ کر تجزیہ کرنا چاہئے اسی لیے ہر انسان اپنے اعمال کا جوابدہ خود بنایا گیا ہے کہ تاکہ کل کو وہ کسی مفتی یا سکالر کا گریبان نہ پکڑ سکے اسی لیے انسان کو اشرف المخلوق بنایا گیا۔"

حسن ثانی نے کافی تفصیل سے اسکے سوال کا جواب دیا تھا۔

حسن ثانی ٹھیک کہتے ہیں اسلام جدا کرنے والا نہیں جوڑنے والا مذہب تھا جسے لوگوں نے اپنی سوچ اور اپنی مرضی سے اتنا منفی بنا دیا تھا۔ لیکن اسے دنیا سے اب کوئی غرض نہیں تھی اسے اللہ سے غرض تھی جس نے اسے انسان بنایا اشرف المخلوق کا رتبہ بخشا۔ وہ اچھا انسان تو تھا ہی مگر اشرف المخلوق کا رتبہ اور اس رتبے کی زمہ داریاں ابھی بہت تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ پہل کرنا چاہتا تھا۔

اسے اللہ چاہیے تھا۔

اسکی زندگی کا مقصد اب انسان نہیں اشرف المخلوق بننا تھا۔اپنے رتبے کی پاسداری کرنی تھی۔

یہ دنیا اسکے رتبے کے لحاظ سے انعام ہو بھی نہیں سکتی تھی اسکا جو رتبہ جو مقام تھا اسکا انعام اللہ ہی ہو سکتا تھا اللہ کی خوشنودی۔

پریزنٹ ڈے۔

www.novelsclubb.com

اسمارہ یونیورسٹی آئی تھی۔یونیورسٹی کی ہر چیز اسے بالکل نئی لگ رہی تھی۔نئی اور خوبصورت۔اسکے ارد گرد بھلے

خزاں چھائی ہوئی تھی مگر اسکے اندر بہاروں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ وہ مسکراتی ہوئی مجید،ٹس کے سامنے رکی تھی اور ایک کرائسس آرڈر کر کے مجید،ٹس کی بیک سائیڈ کی طرف آگئی تھی۔ وہاں ایک بینچ پہ بیٹھے اپنے لانگ کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سوکھے پتوں اور خالی درختوں کو دیکھ رہی تھی۔

"فکر مت کرو جلد ہی تم پھر سے ہرے بھرے ہو جاؤ گے"

وہ دل ہی دل میں ان درختوں سے مخاطب ہوئی تھی جو اسے کتنے سالوں سے کتنے رنگ بدلتے دیکھ رہے تھے اور وہ انکو۔ فرق صرف اتنا تھا درختوں پر ہریالی ہر سال آجاتی تھی مگر اسمارہ کا دل بہت عرصہ تک بنجر رہا تھا۔

اسکا کرائسس آچکا تھا۔ آج کرائسس میں ٹنڈے کی سبزی تھی جو اسے سخت ناپسند تھے مگر اسکا موڈ اچھا تھا تو اس نے وہ بھی خوشی خوشی کھالیا۔

"اب بھلے ہی ان درختوں کی طرح میرے ارد گرد بہت سے انسان

ہوں میں پھر بھی ان انسانوں میں خود کو الگ محسوس کروں گی منفرد محسوس کروں گی اور نایاب کیونکہ مجھے اللہ نے نایاب بنا کر بھیجا ہے"

اسکی دعا بدل چکی تھی وہ یہ خیال آنے پر مسکرا دی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ پہنچ چکی تھی ان دنوں اسکی چال ڈھال سب بدل گئی تھی ارد گرد کا ماحول اب اسے اتنا اثر انداز نہیں کرتا تھا وہ اپنے آپ میں بہت خوش تھی کوئی ملتا تو خوشی سے جواب دیتی اپنے اخلاق کو اس نے بہتر بنایا تھا تو دوسروں کے اخلاق میں بھی اس نے تبدیلی محسوس کی تھی۔

"یہ بڑا خوش ہے آجکل"

کوئی سٹوڈنٹ پاس سے گزرا تھا۔

"لگتا ہے لاٹری لگ گئی اسمارہ کی"

www.novelsclubb.com

دوسرے سٹوڈنٹ نے ہنستے ہوئے کہا تھا جسکا جواب اسمارہ نے بھی مسکرا کر دے دیا تھا۔

وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہے تھے لاٹری ہی لگی تھی اسمارہ کی اور ایسے بہت کم لوگ ہوتے ہیں جنکی ایسی لاٹریاں لگ جائیں۔

اسمارہ نے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔

مجھے کن سے کر تو قریب تر

مجھے اپنے در کی گدائی دے

مجھے اس جہاں کی غرض نہیں

مجھے اُس جہاں کی رسائی دے

www.novelsclubb.com

اسمارہ یونیورسٹی سے واپس آکر گاڑی کھڑی کر کے گھر کے اندر داخل ہونے ہی والی تھی کہ صائم ان کے گھر سے نکلا۔ حشاش بشاش نظروں میں ملامت یا شرمندگی کا

کوئی عکس نہ تھا اسمارہ کے پاؤں شل ہو گئے تھے لیکن صائم اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔ اسمارہ کو لگا اسکی مسکراہٹ میں ہی اسکی توہین ہے وہ ایک سائیڈ سے گزرنے لگی۔

"تم ابھی تک ناراض ہو کیا؟" صائم گاڑی ان لاک کرتے ہوئے بولا تھا۔

اور اسمارہ رک گئی تھی۔

"آئلہ نے بتایا ہو گا تمہیں میں سوری کرنا چاہ رہا تھا تم سے لیکن آئلہ نے منع کر دیا تھا۔"

اسمارہ کھڑی سن رہی تھی لیکن کوئی جواب نہیں دے رہی تھی۔

"خیر اب تو ملنا ملانا ہوتا رہے گا بھول جاؤ گی تم بھی۔۔۔" وہ یہ کہتے ہوئے چشمہ پہنتے نکل آیا تھا مگر اسمارہ وہیں کھڑی اسے دیکھتی رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا کسی دوسرے انسان کا دل دکھا کر آگے بڑھ جانا اتنا آسان ہوتا ہے؟ بس اتنی سی اوقات ہوتی ہے دوسرے کے جذبات کی؟

سوری؟ کونسی سوری کرنا چاہ رہا تھا یہ جبکہ اسے تو اپنے کئے کا احساس ہی نہیں اسے وہ سب ابھی تک مذاق لگ رہا ہے۔۔۔۔ معافی تو وہ ہوتی ہے جو اپنے کیے پہ نادم ہونے پر مانگی جاتی ہے مگر وہ اپنے کیے پہ نادم تو کیا مکر ہی گیا تھا اور جو اس نے کیا ہی نہیں تو اسکی معافی کس لیے مانگ رہا تھا؟

اسمارہ سوچتے ہوئے وہاں سے آہستہ قدموں کے ساتھ چل دی تھی۔ وہ خود کو بہت بے بس محسوس کر رہی تھی وہ چیختی چلاتی اس صورت میں کہ واقعی کوئی سمجھتا کہ اسکے ساتھ زیادتی ہوئی تھی مگر وہ تو پرینک کا کہہ کر بری ہو چکا تھا۔

فلیش بیک

جے ہان کو حسن ثانی کے سنٹر میں تقریباً چھ ماہ سے زائد ہو چکے تھے لیکن بعض ایسی چیزیں تھیں جنکا اسے ابھی بھی علم نہیں ہو سکا تھا کیونکہ یا تو وہ قرآن پاک میں بیان نہیں ہوئیں تھیں اور نہ احادیث میں یا انکا ذکر موجود ہے لیکن کچھ آیات میں اور طرح سے اور کچھ آیات میں اور طرح سے۔ آج حسن ثانی ایک گرینڈ سیشن کرنے

والے تھے جہاں ٹیکساس کے علاوہ امریکا کی دوسری ریاستوں اور دوسرے ممالک کے لوگ بھی شامل ہونے والے تھے۔

جے ہان صبح جلدی ہی سنٹر پہنچ گیا تھا کیونکہ وہاں اسے انتظامی امور بھی دیکھنے تھے۔

وہاں پہنچ کر اس نے لوگوں کی بڑی تعداد جو وضع قطع سے اچھے خاصے علما مشاہدین معلوم ہوتے تھے انکو دیکھا اور انکی شخصیات کے آگے اس نے خود کو ذرا کم ہی تصور کیا اور سوچا یہ اسے کہاں موقع دیں گے آج حسن ثانی سے بات کرنے کا انکے سوالات تو انکے علم کے مطابق بہت اہم ہونگے اور حسن ثانی انکا جواب دیں گے یا میرے غیر ضروری سوالات کا جو اس نے کئی علماء سے سن بھی رکھے تھے مگر وہ اسے مطمئن نہیں کر پائے تھے کہیں نہ کہیں خلا رہ جاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

محفل کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا ایک صاحب نے بڑے سوز و گداز سے نعتیہ کلام پیش کیا جو اردو میں ہونے کی وجہ سے جے ہان کو کم ہی سمجھ آیا تھا مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عقیدت اتنی تھی جذبہ اتنا ہی تھا جتنا کہ اس

نعت پڑھنے والے کا تھا اسے ہادی کی یاد آئی اسکی آواز بھی اتنی ہی خوبصورت تھی اور وہ اتیوان کی مسجد میں جب نعت پڑھتا تھا تو سماں باندھ دیتا تھا۔

اسکے بعد سوالوں جوابوں کا آغاز ہوا۔

کچھ اہم مسائل پر بات چیت ہوئی کچھ غیر مسلم تھے جو اپنے سوالوں کے جواب چاہتے تھے اور وہ جواب ملنے پر وہ مسلمان ہونے کے خواہشمند تھے۔ کچھ مطمئن ہوئے کچھ کو مزید مطالعہ کا شوق ہوا تھا۔

کچھ سوالوں کے بعد ایک صاحب جو ابھی نوجوان تھے وہ اٹھے اور اپنا سوال کرنے کی اجازت چاہی۔

"جناب حسن ثانی صاحب میں آپ سے کچھ روزمرہ زندگی کے حوالے سے سوالات کرنا چاہتا ہوں یعنی جن کی تعبیر ہمیں قرآن پاک میں اس طرح سے نہیں مل پاتی اور جسکا حوالہ ہم سیرت النبی سے لیتے ہیں۔

میں آپکی رہنمائی چاہتا ہوں اس بارے میں وہ یہ کہ حسن ثانی صاحب جیسے ہمارے علماء میوزک سننے اور گانے کو گناہ کہتے ہیں اسے ممنوع قرار دیتے ہیں جبکہ اسکو قرآن یا حدیث میں کسی جگہ اللہ اور اسکے رسول نے منع کیا ہو ایسی کوئی آیت یا حدیث موجود نہیں تو اسکے بارے میں آپ کچھ رہنمائی فرمادیں اگر؟"

جے ہان کو لگا جیسے اس لڑکے نے اسکے منہ کی بات چھین لی وہ ابھی ہادی کے بارے میں ہی تو سوچ رہا تھا اسکی آواز اتنی خوبصورت تھی کہ سننے والے پر سرور طاری ہو جاتا۔ مگر ماہا طیب اسے کہہ کر گئی تھی کہ وہ گناہ کرتا ہے اور بھی کئی مسلم اسکی نعتیں تو سن لیتے مگر اسے گانا گانے پر ٹوک دیتے تھے۔ ہادی انکی باتوں پر زیادہ توجہ نہیں دیتا تھا اسکے پاس جواب نہیں تھا اس لیے یا اسکے پاس جواب تھا اس لیے؟

www.novelsclubb.com

حسن ثانی نے جواب دینے کے لیے مائیک اٹھایا۔

"آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے جناب قرآن پاک اور کسی حدیث میں اسکو ممنوع قرار دینے کی کوئی دلیل موجود نہیں اور وہ اس لیے کہ یہ صریحاً ممنوع ہے ہی نہیں یعنی

گانا بجانا یعنی گانا گانا یا کوئی ساز موسیقی کے آلات تو حرام یا ممنوع نہیں ہیں البتہ انکے استعمال پر بحث کی جاسکتی ہے یعنی اگر کسی گانے میں کوئی فحاشی، غیر اخلاقی تعلیمات یا زبان، کسی کی دل آزاری کو موضوع نہیں بنایا گیا اور اس سے کسی بھی قسم کی بے حیائی کا ڈر نہیں تو یہ بالکل بھی ناجائز، حرام یا ممنوع نہیں۔

اور میں جانتا ہوں جب تک بات دلیل کے بغیر کی جائے تو وہ محض ایک رائے کے علاوہ اور کوئی حیثیت نہیں رکھتی تو میں آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے ہی چند روایات کی روشنی میں اس بات کی تصدیق کروں گا جو مختلف صحابہ کرام سے روایت ہیں۔

یہ روایت صحیح ابن حبان سے لی گئی ہے اور رقم ہے 6272۔۔۔

www.novelsclubb.com

سیدنا علی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میں نے ایسی کسی برائی کا کبھی ارادہ بھی نہیں کیا جو جاہلیت کے دور

میں عرب میں عام تھیں سوائے دو کے۔۔۔۔۔۔"سوائے دو کے کہتے ہوئے حسن ثانی کا انداز جتانے والا تھا۔

حسن ثانی رکے۔

"سوائے دو کے۔۔۔

آگے چل کے آپکو اندازہ ہو گا اس بات کا۔۔۔۔

یعنی آپ فرما رہے ہیں کہ میں نے انکے زمانہ جاہلیت کی برائیاں کرنے کا کبھی ارادہ بھی نہیں کیا اور ان برائیوں میں بہت سی چیزیں شامل ہو سکتی تھیں جیسے چوری، ڈاکا، شراب پینا کچھ بھی ذہن میں آپ تصور کیجئے جو بھی برائی ہو لیکن سوائے دو کے اور وہ دو برائیاں کیا تھیں آگے آپکو پتہ چلے گا۔۔۔

آگے روایت میں ہے کہ

ابھی ارادہ ہی پیدا ہوا تھا کہ اللہ نے اس سے میری حفاظت فرمائی

یعنی ایسی برائی تھی کہ اللہ کو میری حفاظت فرمانی پڑی۔

آگے روایت میں ہے

پہلی مرتبہ کا قصہ یہ ہے کہ میں قریش کے ایک نوجوان کے ساتھ تھا ہم مکے کے بالائی گاؤں میں گھر والوں کی بکریاں چرا رہے تھے۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا آج تم میری بکریوں کا خیال رکھو تاکہ آجکی رات میں بھی مکے میں ایسے گزاروں جیسے مکے کے نوجوان گزارتے ہیں۔

تو جیسے ہمارے مکے نوجوان گزارتے ہیں سے کیا مراد؟۔۔۔"حسن ثانی خود ہی سوال اور جواب دے رہے تھے۔

"جو لوگ عربی کلچر سے واقف ہیں خاص کر زمانہ جاہلیت کے وقت سے تو وہ جانتے ہونگے نوجوان کسی مخصوص جگہ اکٹھے ہوتے تھے جہاں شبینہ محافل کا اہتمام ہوتا تھا جہاں لونڈیاں رقص کرتی، لڑکے آپس میں قصے کہانیاں کرتے اور فحش گانے بجانے کا انتظام ہوتا ہمارے ہاں جیسے کہ نائٹ کلبز اور دوسری پرائیویٹ محافل کو ہی

لے لیجئے۔۔۔اور عرب کے معاشرے میں ابھی بھی یہ شبینہ محافل ہوتی ہیں۔۔۔۔

روایت میں آگے ہے کہ

اس نوجوان ساتھی نے کہا ٹھیک ہے چنانچہ میں اس ارادے سے وہاں سے نکلا۔۔۔ کس ارادے سے یعنی یہ وہ پہلی برائی کا ارادہ ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برائی قرار دیا ہے۔

چنانچہ میں اس ارادے سے وہاں سے نکلا اور وہاں پہنچا جہاں سے مکے کے گھر شروع ہوتے تھے تو مجھے وہاں سے گانے، دف اور دوسرے آلات موسیقی کی آوازیں سنائی دیں۔اور عربی الفاظ کیا ہیں ان تینوں لفظوں کے لیے

سمعتو غنان وسعوتا دفوف ومزامیر

یعنی غنان گانا، دفان دف اور مزامیر آلات موسیقی۔۔۔

روایت میں آگے بیان ہے۔

میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے تو لوگوں نے جواب دیا ایک قریش آدمی ہے جس نے قریش عورت سے شادی کی ہے اس کے گھر سے یہ آوازیں آ رہی ہیں میں نے یہ سنا تو بیٹھ کر دیکھنے لگ گیا۔

یعنی پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ وہ شبینہ محفل نہیں تھی جس پر جانے کا اپکا ارادہ تھا بلکہ یہ کسی کی شادی کی تقریب میں شہنائیوں کی آوازیں تھیں اور گایا بجایا جا رہا تھا۔

روایت:

میں ان آوازوں میں ایسا مشغول ہوا کہ بیٹھے بیٹھے وہیں سو گیا اور میری آنکھ دوسرے دن سورج کی روشنی کے باعث کھلی۔اٹھ کر میں اپنے ساتھی کے پاس واپس آیا تو اس نے پوچھا رات کیا کرتے رہے؟

میں نے یہ قصہ سنا دیا پھر دوسری رات بھی یہی ہوا یعنی دوسری برائی کا ارادہ آپ نے کیا فرمایا تھا کہ دو بار برائی کا ارادہ ہوا آپ نے پھر فیصلہ کیا کہ دوسری رات وہاں جاؤں گا۔

دوسری رات بھی یہی ہوا اور میں وہاں پہنچا تو اسی طرح کی آوازیں جو پچھلی رات سنیں تھیں پھر سے سنی اور وہیں بیٹھ کر دیکھنے لگا اور وہیں بیٹھے بیٹھے سو گیا اور ویسے ہی دوسرے دن سورج کی روشنی سے آنکھ کھلی۔

میں پھر سے اپنے ساتھی کے پاس واپس گیا تو اس نے وہی سوال پوچھا رات کے وقت کیا کرتے رہے؟ تو میں نے جواب دیا کچھ بھی نہیں۔۔۔

باخدا اسکے بعد میں نے کبھی کسی برائی کا ارادہ نہیں کیا جو عرب کے لوگ زمانہ جاہلیت میں کرتے تھے۔

یعنی اس روایت سے دو باتیں صاف ظاہر ہیں ایک وہ جسے اللہ کے رسول نے برائی قرار دیا اور وہ کیا تھی وہ شبینہ محفل تھی جو اس وقت اور آج کے دور میں بھی دیکھنے

کو مل جاتی ہیں اور دوسری بات کہ اللہ نے انکی حفاظت فرمائی اور حفاظت کیسے فرمائی اس محفل میں توجہ مبذول کروا کے جو شادی کی محفل تھی اس محفل میں بھی گانے بج رہے تھے آلات موسیقی تھے لیکن دوسری محفل کی طرح وہ فحش اور عریاں محفل نہیں تھی جس میں کسی باوقار شخصیت کا جانا مناسب نہیں۔

اور اگر گانا بجانا ہی ممنوع اور حرام ہوتا تو اللہ کسی اور طریقے سے بھی حفاظت فرما سکتے تھے کہیں اور بھی توجہ مبذول کرائی جا سکتی تھی لیکن کیونکہ یہ بات واضح کرنی تھی کہ موسیقی خود میں صریحاً ممنوع نہیں تو یہ طریقہ اختیار کیا گیا۔۔۔"

جے ہان پاس بیٹھے نہ صرف یہ باتیں سنتا بلکہ ان کو ریکارڈ بھی کر لیتا تھا اور بعد میں ان کو جا کر احادیث کی کتابوں میں تلاش کرتا انکی اوتھینٹیسیٹی کو جانچتا اور ایسے کرنے پر اسے خود حسن ثانی نے ہی راغب کیا تھا۔ وہ ابھی بھی سامنے بیٹھا وڈیو ریکارڈ کر رہا تھا اور ہمیشہ کی طرح اسلام کی بالکل ایک نئی تصویر دکھنے پر حیرت زدہ رہ جاتا تھا۔

www.novelsclubb.com

پریزنٹ ڈے۔

اسمارہ قرآن پڑھ رہی تھی اور پڑھتے پڑھتے وہ رک گئی تھی اس نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا وہ اپنا رونا کنٹرول کرنے لگی۔

"الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ

بری عورتیں برے مردوں کے لیے ہیں، اور برے مرد بری عورتوں کے لیے ہیں۔ جب کہ اچھی عورتیں اچھے مردوں کے لیے ہیں، اور اچھے مرد اچھی عورتوں کے لیے ہیں۔"

سورۃ النور۔

www.novelsclubb.com

اس نے آیت پڑھی تھی۔

تو پھر اسکی بہن کی قسمت میں صائم؟ اسمارہ نے سوچا تھا اور اسکا دل کٹ کے رہ گیا تھا۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے اللہ کی کوئی بات کوئی آیت ایسے ہی نہیں ہو سکتی لیکن وہ کیسے مان لے کہ اسکی بہن آئلہ وہ بھلے ہی اس سے بات نہیں کرتی اپنی دنیا میں مگن رہتی ہے ہر وقت خوش رہتی ہے سجتی سنورتی رہتی ہے لیکن وہ صائم کی طرح نہیں تھی اس کے نامحرموں کے ساتھ ناجائز تعلقات نہیں تھے جیسے صائم کے تھے وہ صائم کی طرح لوگوں کا دل نہیں دکھاتی تھی وہ صائم کی طرح کسی بھی حرام کام میں ملوث نہیں تھی۔ صائم اچھا لڑکا نہیں تھا اور وہ یہ بات پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتی تھی۔

ہو سکتا ہے وہ بدل گیا ہو اور جب انسان بدلتا ہے تو اللہ اسکے سارے گناہ ساری خطائیں معاف کر دیتا ہے ہو سکتا ہے صائم کے ساتھ بھی ایسا ہوا ہو۔ اسمارہ نے سوچ کر خود کو تسلی دینا چاہی۔

www.novelsclubb.com

اسمارہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بہت الجھ جاتی تھی وہ یہ ایک آیت پڑھ کے بھی بہت زیادہ الجھ گئی تھی اور خود کو تسلی دینے کے لیے طرح طرح کے جواب بنا رہی تھی۔

فلیش بیک۔

حسن ثانی کا موسیقی پر لیکچر جاری تھا سب لوگ انکو توجہ سے سن رہے تھے انکے پاس ہر بات کی دلیل تھی ہر بات اتنی مکمل تھی کہ لوگ سن کر بور نہیں ہوتے تھے بلکہ خوش ہو جاتے تھے۔۔

ابھی بھی حسن ثانی نے اگلی روایت کا حوالہ دینا شروع کیا۔

"اگلی روایت ہے یہ روایت صحیح بخاری سے لی گئی ہے رقم ہے 952۔۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے۔اس وقت انصار کی دو لونڈیاں دف بجاتے ہوئے وہ گیت گا رہیں تھیں جو انصار نے جنگ بوآس کے موقع پر ایک دوسرے کے لیے گائے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہیں اپنا چہرہ کپڑے سے ڈھانپے ہوئے آرام فرما رہے تھے۔

لیکن انہیں نہ کچھ کہہ رہے تھے نہ روک رہے تھے۔سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ وہ کوئی پیشہ ور گانے والیاں بھی نہیں تھیں کہ انکا کام تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا نہیں یعنی عام لڑکیاں تھیں۔

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو تعجب سے فرمایا رسول اللہ کے گھر میں موسیقی کے یہ شیطانی آلات؟

اس بات سے ایک اور بات کی طرف توجہ دلاتا چلوں کہ کچھ علماء کہتے ہیں دف تو جائز ہے مگر اور آلات موسیقی ناجائز ہیں انہیں شیطانی آلات کہا گیا ہے تو پھر یہاں تو انکی بھی تردید ہو گئی کیونکہ ابو بکر تو دف کو بھی شیطانی آلات کہہ رہے ہیں اور کیوں کہہ رہے کیونکہ ان دنوں ایسے آلات موسیقی جیسے میں نے پہلے عرض کی کسطرح کی محافل میں بجائے جاتے تھے۔۔۔

سیدہ فرماتی ہیں اس دن عید کا دن تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا ابو بکر ان بچیوں کو گانے دو ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے۔

یعنی سبحان اللہ کتنی اچھی طرح سے ہمیں تعلیم دی گئی ہے کہ چیزوں کو انکی صحیح جگہ پر آکر دیکھنا کتنا ضروری ہے یعنی خوشی کا موقع ہے تو ہمیں بھی خوشی منانے کا پورا حق ہے۔ لیکن ایسا بھی نہیں چوبیس گھنٹے پورا سال ہمارا وقت انہی کاموں میں گزر جائے لیکن موقع محل دیکھ کر خوشی سے گیت گانا جس میں عبادت کا حرج نہ ہو تو اس میں کوئی مذائقہ نہیں اور یقیناً اس کے بعد ابو بکر کے خیالات بھی بدل گئے ہونگے۔

www.novelsclubb.com

یعنی پہلی روایت سے معلوم ہوا کہ کس قسم کی موسیقی کی ممانعت ہے دوسری سے ہمیں معلوم ہوا کہ کس وقت کے لیے اجازت ہے۔"

سبحان اللہ!

پریزنٹ ڈے۔

اسمارہ لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گئی تھی وہ ذیحان محمد سے بات کرنے کا انتظار کرتی رہتی تھی کیونکہ آئے دن اسے ذیحان محمد سے سیکھنے کو کچھ نا کچھ مل ہی جاتا تھا اور وہ اسے زندگی کی بالکل ایک نئی تصویر دکھا رہا تھا۔

"ذیحان محمد میری بہن کو وہ شخص ڈیزرو نہیں کرتا یہ بات میں پورے یقین سے کہہ سکتی ہوں پھر ایسا کیسے ہو گیا؟ میرا دل نہیں مانتا کہ اللہ ایسے کیسے ہونے دے سکتے ہیں۔۔۔" وہ گھٹی گھٹی آواز میں چیخ کر بولی تھی۔

"اسمارہ میں یا آپ ہم اللہ کے کسی کام کو تب تک نہیں سمجھ سکتے جب تک ہمیں نتیجہ نظر نہیں آتا اور اللہ نے اسی لیے انسان کو مستقبل کے واقعات سے بے خبر رکھا ہے وہ دیکھنا چاہتا ہے اسکے بندوں کا اس پہ کتنا یقین ہے کتنا توکل ہے۔۔۔" لہجہ نرم اور پر سکون تھا۔

"لیکن میں جس الجھن کا شکار ہوں مجھے اسکا جواب بھی تو چاہیے۔۔۔"اس نے سوالیہ نظریں سکرین پر ٹکائی۔

"ملے گا جواب لیکن تب تک ہمیں یہی یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ کے ہر کام میں بہتری ہوتی ہے ہم انسان ہیں وقتی الجھ جاتے ہیں شکایت کرتے ہیں ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہوا مگر وہ اللہ ہے وہ جانتا ہے وہ یہ سب کیوں کر رہا ہے تو یہی آپکی آزمائش ہے کہ آپکا اپنے اللہ پہ یقین کتنا محکم ہے آپ کس حد تک اپنے خالق پہ یقین کرتی ہیں۔"اسمارہ کی پلکیں لرزیں۔

اسمارہ خاموش ہو گئی تھی اسکے دل نے کہا تھا کہ بے شک اللہ بھولنے والا نہیں لیکن وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ کچھ ایسا ہو جو صائم کی وجہ سے اسکی بہن کی زندگی برباد کر دے وہ اس لیے کشمکش کا شکار تھی وہ آئلہ کو بچانا چاہتی تھی مگر اب کیسے وہ اسی لیے تو پریشان تھی۔

"آپ چپ کیوں ہو گئی ہیں؟"

www.novelsclubb.com

ذیحان محمد تھوڑی دیر بعد بولا۔

"میری زندگی مجھے بہت بے وجہ لگتی ہے میرے پاس سوال ہیں الجھنیں ہیں شکوک وشبہات ہیں لیکن مجھے میرا کوئی مقصد نظر نہیں آتا۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ نظریں سامنے جمائے حسرت بھرے لہجے میں کہہ رہی تھی۔

"زندگی کا مقصد کیا ہے؟

مجھے لگتا ہے میں بس ایسے ہی جیئے جا رہی ہوں میرے پاس جینے کی وجہ نہیں ہے مجھے اپنا جینا سمجھ نہیں آتا یا پھر میں مر چکی ہوں؟"

وہ تھکت ہوئے انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"آپ تو زندہ ہیں اسمارہ سانس لے رہی ہیں"

ذیحان محمد نے مزید تفصیل جاننا چاہی۔

"زندگی ہر زندہ رہنے والے کے پاس نہیں ہوتی ذیحان محمد صاحب۔۔۔۔

کچھ درد ایسے ملتے ہیں زندگی میں جو ہماری جان تو لے لیتے ہیں لیکن ہمیں زندہ بھی چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔"

وہ کہیں کھو سی گئی تھی۔

"ٹھیک کہا آپ نے زندگی ہر زندہ رہنے والے کے پاس نہیں ہوتی مگر ہر زندہ رہنے والی چیز کو مرنا پڑتا ہے اور یہی اسکا مقصد بھی ہے۔

آپ جانتی ہیں؟ زندگی کے عناصر اور زندگی کا مقصدِ یہ دو مختلف چیزیں ہیں لیکن ہم نے انکو ایک کر کے خود ہی زندگی کا مقصد گنوا دیا ہے۔

مطلب؟"

www.novelsclubb.com

اسمارہ کو سمجھ نہیں آئی تھی۔

"مطلب یہ

جیسے کائنات کے عناصر مٹی، ہوا، آگ اور پانی ہیں

ویسے ہی کھانا پینا، سونا جاگنا، رشتے ناطے، محبت نفرت یہ زندگی کے عناصر ہیں

کائنات کے عناصر اسکے وجود کے لیے ضروری ہیں لیکن اسکا مقصد نہیں ہیں

کائنات کا مقصد آخرت ہے!

اسی طرح زندگی کے عناصر زندگی کے لیے ضروری ہیں زندگی کا مقصدِ نہیں! مسئلہ ہی تب پیدا ہوتا ہے جب ہم زندگی کے عناصر کو مقصد تصور کر لیتے ہیں۔

کسی نے اچھے رہن سہن کو زندگی کا مقصدِ بنالیا تو کسی نے عشق محبت کو

کوئی کہتا ہے کہ اسکو غربت مار دے گی تو کوئی شخص دوسرے شخص کے بغیر مر جانے کا کہتا ہے!

www.novelsclubb.com

تمہاری زندگی کا مقصدِ کھانا پینا کیسے ہو گیا رزق کا تو وعدہ اللہ نے کیا ہے۔۔۔۔۔

تمہاری زندگی کا مقصدِ کوئی دوسرا انسان کیسے ہو گیا جب تمہیں اکیلے ہی اس دنیا سے جانا ہے۔۔۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مقصدِ تھا توحید!

جیسے تمہارے ہاں قائدِ اعظم کی زندگی کا مقصدِ تھا پاکستان۔۔۔

کھانا پینا رہن سہن شادی بیاہ محبت رشتے اس سب سے یہ محروم تو نہ تھے؟

کسی کا زندگی میں آنا یا چلے جانا ہمارا مقصد کیوں ہے؟

ایک دن میں ہزاروں مسافر ٹرین میں سوار ہوتے ہیں اور اتر جاتے ہیں لیکن ٹرین کی منزل مسافر نہیں بلکہ وہ مقام ہوتا ہے جہاں کے لیے اس نے سفر کا آغاز کیا تھا!

عناصر اور مقصد میں فرق رکھو!

زندگی مقصد کے لیے گزارو عناصر ضرورت ہیں ضروری نہیں!۔ذیحان محمد کا لہجہ سخت ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسمارہ مسکرانے لگی تھی جیسے اس کی مشکل منٹوں میں حل کر دی گئی ہو۔

"اب بتائیں آپکی زندگی کا مقصد کیا ہے اسمارہ؟" وہ خود کو کمپوز کر چکا تھا۔

"میری زندگی کا مقصد؟۔۔۔۔۔۔(وہ سوچنے لگی)

"میں چاہتی ہوں میں اب زندگی کے نہیں بلکہ اس دنیا کے مقصد کے لیے جیوں اور اس دنیا کا مقصد ہے آخرت۔۔۔۔۔۔"

وہ نظریں ایک جگہ ٹکائے کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی۔

"میں چاہتی ہوں میں اب اسی مقصد کے لیے جیوں جس کے لیے اللہ نے مجھے پیدا کیا تھا اب اس دنیا سے کچھ نہیں چاہیے ذیحان محمد۔۔۔مجھے صرف اللہ سے چاہیے جو بھی چاہیے۔۔۔"

اسکی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔

"ضرور کیوں نہیں اسمارہ اللہ تمہارے ہی ہیں ہم سب کے ہیں اور ہم اللہ کی اشرف المخلوق۔۔۔۔جسے وہ ہزار برائیوں کے باوجود شہ رگ کے قریب رکھتا ہے۔اور

یقین مانو تم نے اللہ کے لیے دنیا کو ترک کرنے کا فیصلہ کیا ہے نا تو دیکھنا تم اللہ کے آگے جھکو گی تو وہ اس پوری کائنات کو تمہارے قدموں تلے بچھا دے گا!"

ذیحان محمد پورے یقین سے بولا۔

آپ کنورٹ نہیں لگتے؟....."

اسمارہ کچھ سوچنے کے بعد بولی تھی

"کیوں؟"

ذیحان محمد مسکرا دیا تھا۔

"ایک کنورٹڈ مسلم کے پاس اسلام کی اتنی نالج کیسے ہو سکتی ہے؟

www.novelsclubb.com

"کنورٹڈ کے پاس ہی تو اصل نالج ہوتی ہے اسلام کی مس اسمارہ۔۔۔۔۔ کیونکہ ہم خالی ذہن کے ساتھ پورے غور و فکر کے ساتھ مشاہدہ کرتے ہیں ایک ایک پہلو سے جائزہ لیتے ہیں ہم اسلام کو سیکھتے ہیں نہ کہ پیدائشی مسلمانوں کی طرح۔۔۔

آپ لوگ پتہ ہے اسلام کو فار گرانٹڈ لے لیتے ہو جو چیز ایسے ہی مل جائے بنا کسی محنت کے بنا کچھ جانے اس کو لے کے اکثر لوگ ایسی ہی لاپرواہی برتنے لگتے ہیں اور یہی آپ کے ساتھ بھی ہو رہا ہے۔آپ لوگوں نے بس سنے سنائے اسلام پہ اکتفا کر لیا ہے قرآن کو چوم کر کسی اونچی جگہ رکھ دیا جاتا ہے احتراماً لیکن احترام کے علاوہ اسکو اٹھا کر کبھی کھول کر پڑھنے کی زحمت نہیں ہوتی اور اگر ہو بھی جائے تو سمجھ نہ آنے کا بہانہ تراجم ہوتے ہوئے تفاسیر ہوتے ہوئے سکالرز اور دوسرے لوگوں کی باتوں پر اندھا اعتماد کر کے بس مسلمان بن کے بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔

اسلام صرف ایک مذہب نہیں ہے دوسرے مزاہب کی طرح کہ بس عبادت کر لی اور بات ختم اسلام زندگی گزرانے کا پورا طریقہ ہے ایک ایک بات ایک سوال کا جواب ہے قرآن پاک میں۔۔۔اسی لیے تو جو آج مسلمانوں کے اپنے اندر ہی اتفاق نہیں اور اقوال میں فرق ہے تو وہ اسی وجہ سے ہے کہ سب نے قرآن کو بھلا دیا ہے جو واحد ذریعہ تعلیم ہے ہماری دینی زندگی کا۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ذیحان محمد نے بات بالکل ٹھیک کہی تھی۔اسمارہ نے اپنا مراقبہ بھی کیا تو اسے سمجھ آیا اس نے بھلے ہی بچپن میں قرآن پڑھنا سیکھ لیا تھا مگر وہ کیا تھا کیوں تھا اسے آج تک سمجھ نہیں آئی تھی۔اور اس نے دل ہی دل میں عہد کیا تھا کہ وہ آج سے باقاعدہ قرآن کو سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کرے گی۔

فلیش بیک۔

حسن ثانی کے جوابات کا سلسلہ جاری تھا اور وہ اسی غنا اور موسیقی کے موضوع پر روایات کی روشنی میں دلائل پیش کر رہے تھے۔

"اگلی جو روایت ہے وہ ہے النسائی السنن الکبریٰ سے لیا گیا ہے رقم ہے 5539

آمر بن سعد بجلی سے روایت ہے کہ میں ایک شادی کی محفل میں قرضہ بن قاف ،ابو مسعود انصاری اور ثابت بن زید کے پاس گیا اور کیا دیکھا وہاں کچھ بچیاں دف بجا رہی اور گانے گا رہی ہیں میں نے کہا" سبحان اللہ آپ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بلکہ بدر کی جنگ لڑنے والے اور آپ کے سامنے یہ کچھ ہو رہا ہے؟" حسن ثانی مسکرا دیئے۔

" یہ دیکھئے جیسے آج ہمارے ہاں کچھ مذہبی ذہن ہیں کچھ کی طبیعت کیسی ہوتی ہے کچھ کی طبیعت کیسی صحابہ میں بھی یہ موجود تھا یعنی آدھے صحابہ بیٹھے دیکھ رہے ہیں اور کچھ اس پر اعتراض کرتے ہیں

روایت میں آگے ہے کہ

www.novelsclubb.com

قرضہ اور ابو مسعود کہنے لگے تم چاہو تو ہمارے ساتھ بیٹھ کر سنو چاہو تو یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔"

صحابہ کی اس بحث کو سن کر وہاں بیٹھے لوگ مسکرا دیئے تھے۔

"قرضہ اور ابو مسعود نے کیا کہا کہ تم چاہو تو ہمارے ساتھ بیٹھ کر سنو چاہو تو یہاں سے چلے جاؤ اس لیے کہ ہمیں شادی بیاہ اور خوشی کے موقع پر گانے بجانے اور میت پر رونے کی رخصت دی گئی ہے اگر اس رونے میں نوحہ خوانی نہ ہو۔"

"تو تیسری روایت سے کیا معلوم ہوا کہ صحابہ نے کیا کہا اگر آپکو پسند نہیں تو آپ چلے جائیں ہمارا ایمان ہمیں اجازت دے رہا ہے ہم سن رہے ہیں یعنی کسی کے ساتھ کوئی زور زبردستی نہیں جیسے آج کے دور میں لوگوں کو کافر قرار دے دیا جاتا ہے فیصلے سنا دیئے جاتے ہیں جو ہمارا کام نہیں ہے۔

اور رہی بات ان صحابہ کی جو منع کرتے تھے تو انکی بھی وجہ تھی وہ یہ تھی کہ وہ ہم جیسے عام انسان تو نہیں تھے ان پر ایک ذمہ داری تھی جیسے آجکل مذہبی سکالرز پر ہے اب کوئی مذہبی سکالر آج کے دور میں کسی کنسرٹ پہ جاتا ہوا اچھا لگے گا؟ نہیں نا کیوں؟ کیونکہ ہم نے یہ ذمہ داری لی ہے اور ہمیں دوسروں کے مقابلے میں زیادہ محتاط رہنا پڑتا ہے تو ان صحابہ کا بھی رد عمل اسی لیے سخت ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ جو روایات میں نے پیش کی ہیں میں امید کرتا ہوں کافی حد تک آپ کے سوالات کا جواب آپکو مل گیا ہو گا۔"

حسن ثانی نے مسکراتے ہوئے مائیک رکھا اور پانی کا وقفہ لیا۔

جے ہان انکی باتوں میں مصروف بس انہیں سنتا جاتا تھا جیسے انکا کہا ایک ایک لفظ اپنے اندر سمونا چاہتا ہو تا کہ جس دین نے اسکی ساری ضروریات ساری خواہشات اور ساری خوشیوں کا اتنا خیال رکھا وہ کہیں اس دین کی کسی تعلیم میں بھول چوک نہ کر دے۔

پریزنٹ ڈے۔

اگلے دن اسمارہ یونیورسٹی آئی تھی اور یونیورسٹی میں صائم اور رابی کو لے کے چہ مگوئیاں ہو رہی تھی اسمارہ اس سب سے بے خبر تھی لیکن انکے واٹس گروپ میں کچھ پکچرز اور وڈیوز ڈالی گئیں تھیں۔

"تم نے کیا ہے نا یہ سب ہاں بتاؤ؟"

صائم نے رابی کو پکڑ کر جھنجھوڑا تھا اسمارہ کو یہ سب دیکھ کے بہت حیرت ہوئی تھی وہ جانتی تھی ان دونوں کا بریک اپ ہو چکا ہے مگر رابی ایسا کیوں کر رہی تھی۔

"بتاؤ مجھے؟ میں پہلے ہی بتا چکا ہوں تمہیں کہ میں تمہارے ساتھ مزید نہیں رہنا چاہتا میرے ماں باپ تم جیسی لڑکی کو کبھی قبول نہیں کریں گے تم کیوں اپنی اور میری عزت کا جنازہ نکال رہی ہو؟"

صائم چلایا تھا وہاں موجود سبھی لوگ انکا یہ تماشہ دیکھ رہے تھے۔

رابی خاموش تھی اور صائم کو دیکھے جا رہی تھی۔

"میری عزت؟ میری عزت کا کیا میرے ماں باپ کی عزت کا کیا صائم ہم تین سال سے ایک ساتھ ہیں سب جانتے ہیں میری کتنی بدنامی ہو گی کبھی سوچا ہے تم

نے؟ تم ایسے کیسے مجھے چھوڑ سکتے ہو پہلے بھی ہمارے بیچ لڑائیاں ہوتی رہتی تھی۔ مگر اس بار تم نے منگنی کر لی؟" کانپتے ہوئے لہجے میں رابی نے کہا۔

"ہاں کر لی ہے منگنی اور میں بہت خوش ہوں اس سے میرے ماں باپ کو مجھے وہ لڑکی بہت پسند ہے تم سے بہت بہتر ہے وہ اور تم جو مرضی کر لو میں کبھی تمہارے پاس نہیں آنے والا سمجھی تم۔۔۔" وہ رابی کو پچھاڑتا ہوا گزرا تھا۔

"تم نے بتایا ہے نا رابی کو؟ تم اپنی بہن کی خوشی سے بھی جیلس ہو گئی شیم آن یو اسمارہ۔۔۔"

وہ اسمارہ کی طرف دیکھ کر بولا تھا اور ایک نفرت کی نگاہ ڈال کر چلا گیا تھا۔

تو رابی کو اب معلوم ہوا تھا کہ صائم نے منگنی کر لی ہے لیکن شاید وہ نہیں جانتی تھی کہ اسمارہ کی بہن سے کی ہے اس لیے رابی اسمارہ کے پاس نہیں آئی تھی۔

"اسمارہ تم اپنی بہن کو کبھی اس کے ساتھ رشتہ مت جوڑنے دینا تم جانتی ہو میرا اور صائم کا تعلق کیسا تھا میں برباد ہو جاؤں گی اسمارہ پلیز میرے ماں باپ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے تم اپنی بہن سے کہو وہ انکار کر دے ایک لڑکی کو نے کے ناطے مجھ پہ رحم کرو میں صائم کو منالوں گی کسی طرح میری یہی سزا ہے کہ میں اس جیسے شخص کے لیے بھی منتیں کروں پلیز اسمارہ پلیز۔۔۔۔۔۔"

اسمارہ کو لوگارڈن کا وہ دن یاد آیا تھا جب اس نے کسی سے کوئی فریاد کوئی شکایت نہیں کی تھی بلکہ صرف اللہ کے سامنے روئی تھی اللہ کے سامنے شکایت کی تھی اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنا معاملہ اللہ پہ چھوڑا تھا اور جو معاملات اللہ پہ چھوڑ دیئے جائیں تو اللہ انکو ایسے ہی انجام دیتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اسمارہ کا دل اللہ کے کاموں پہ خوشی سے سرشار تھا مگر وہ رابی کے لیے دکھی تھی اس رابی کے لیے جس نے اسے اس حال میں پہنچایا تھا جب آپ کسی ایسے انسان کی تکلیف بھی محسوس کریں جس نے آپکو سب سے زیادہ تکلیف دی ہو تو خوش

ہو جایئے کہ آپ سچ میں اللہ کے چنے ہوئے رحم دل لوگوں میں سے ہیں۔۔۔اسمارہ کو بھی اسی لیے رابی کے لیے برا لگ رہا تھا اور وہ جانتی تھی وہ کبھی بھی آئلہ کو سمجھا نہیں سکے گی نہ صائم کو دور کر سکے گی اور اب تو صائم اور آئلہ اس پہ اور بھی شک کریں گے لیکن اسمارہ نے رابی کو یہ سب نہیں بتایا تھا پھر بھی صائم اسے دھمکی دے کر گیا تھا۔

اسمارہ نے آسمان کی طرف دیکھا اور اللہ سے مدد طلب کی وہ اپنی بہن کے دل میں اپنے لیے کسی قسم کی نفرت نہیں ڈالنا چاہتی تھی مگر اب جو ہو گیا تھا وہ کیا کر سکتی تھی۔

فلیش بیک۔

www.novelsclubb.com

جے ہان نے کافی دیر خاموش رہنے کے بعد اپنا سوال رکھنا چاہا تھا وہ حسن ثانی کے قریب ہی بیٹھا تھا مگر دوسروں تک آواز پہنچانے کے لیے اس نے مائیک اٹھایا تھا۔

"حسن بھائی میں نے مختلف علما اور سکالرز کی رائے سنی ہیں سب کے اپنے اپنے موقف ہیں خاص کر آپکی کہی باتوں پر انہیں اعتراضات بھی ہوتے ہیں کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ دین کو بہت آسان بنا رہے ہیں"

حسن ثانی ہنس دیئے۔

"دیکھیے جناب دین مشکل یا آسان نہیں بلکہ دین سیدھا رستہ ہے جو دکھنے میں تو آسان لگتا ہے مگر اس پر چلنا آسان نہیں ہوتا انسان کب تک ایک ہی سمت میں چل سکتا ہے کبھی نا کبھی دائیں بائیں نظر بھٹک ہی جاتی ہے اور اس میں مشکل یہی ہے کہ سمت درست رکھنی ہے نظریں اسی سیدھے راستے پہ رکھنی ہیں جو ہمیں ہماری منزل تک لے کے جائے گا دین زندگی کے سفر کا راستہ ہے جسکی منزل موت ہے اور موت فیصلہ ہو گا ہمارے آنے والی زندگی کا تو اگر فیصلہ حق میں چاہیے تو سیدھا رستہ چننا پڑے گا اور اس پر قائم رہنا پڑے گا۔" حسن ثانی نے محبت سے گندھے لہجے میں جے ہان کے سوال کو سمجھا تھا اور اپنا مختصر جواب پیش کیا۔

www.novelsclubb.com

پریزنٹ ڈے۔

شام کا وقت تھا نومبر کا مہینہ چل رہا تھا سردی بہت زیادہ بڑھ گئی تھی۔اسمارہ گھر واپس آئی اور دروازہ بند کر کے اندر آنے لگی۔وہ تھوڑا آگے چلی تھی کہ دروازے پہ کسی نے دستک دی وہ رکی اور پیچھے مڑی۔

"کون؟"

اس نے جاتے جاتے پوچھا مگر اس کو کسی نے پیچھے سے پکڑ کر کھینچا۔اسمارہ نے دیکھا تو آئلہ تھی جو اسے بازو سے پکڑ کر روکے کھڑی تھی دروازے کی مسلسل آواز آرہی تھی۔

"کوئی ضرورت نہیں دروازہ کھولنے کی۔"

آئلہ نے اونچی آواز میں کہا تھا۔

"آئلہ پلیز میری بات سنو میں تمہیں بتاتا ہوں ساری بات رابی نے کیا ہے یہ سب فیک وڈیوز اور پکیچرز ہیں یار یقین کرو یہ ساری تمہاری بہن کی لگائی آگ ہے وہ میرے اور تمہارے رشتے سے جیلس ہے۔۔" باہر صائم تھا جو اپنی صفائی دے رہا تھا۔ لیکن آئلہ اسے اچانک کیا ہو گیا تھا؟ اسمارہ ششدر کھڑی بس آئلہ کو دیکھے جا رہی تھی۔

"بکواس بند کرو اپنی اور دوبارہ میرے گھر کی طرف آنے کی کوشش مت کرنا تم جیسے گھٹیا انسان سے میں کوئی رشتہ کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی سب پتہ چل گیا ہے مجھے تمہاری حرکتوں کا اب جاؤ یہاں" آئلہ نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

"آئلہ یار مجھے ایک بات موقع دو میں سب کلئیر کر دوں گا۔۔۔" اس نے التجا کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری بہتری اور عزت اسی میں ہے رابی کے پاس واپس چلے جاؤ ان وڈیوز اور پکیچرز کو دیکھنے کے بعد اور کوئی لڑکی تو تمہیں قبول کرنے سے رہی اب بہتر یہی ہے بچی عزت لے کر چلے جاؤ۔۔۔۔

اور آئندہ کسی شریف لڑکی کی زندگی میں داخل ہونے سے پہلے خود کو دیکھ لینا تم کیا ہو۔۔۔۔۔۔

اندر آؤ اسمارہ۔۔۔"

آئلہ اسمارہ کو پکڑ کر اندر لے گئی۔

صائم دروازہ کھٹکھٹاتا رہ گیا تھا۔

"آئلہ میں نے رابی کو کچھ نہیں بتایا۔۔۔۔"

اسمارہ آئلہ کے کمرے میں آکر بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جانتی ہوں میں مجھے تو یہ افسوس ہے جب تم نے بتایا تھا مجھے اسی وقت یقین کر لینا چاہیے تھا مجھے لگا ایسے ہی دوستیاں رہی ہونگی اسکی اس عمر میں لڑکے کر جاتے ہیں الٹی سیدھی حرکتیں مگر وہ ویڈیوز اور پکس دیکھ کر تو کوئی اندھی لڑکی ہو گی جو صائم جیسے لڑکے کو ایکسسیپٹ کرے گی..."آئلہ نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔

"اللہ کا شکر ہے وقت پر مجھے اصلیت پتہ چل گئی اور رابی کو بھی ورنہ وہ اسکی تو زندگی برباد کر چکا تھا میری بھی کر دیتا۔۔۔"آئلہ پیشانی مسلتے ہوئے بولی۔

"تمہیں دکھ ہو رہا ہے؟"

اسمارہ آئلہ کو دیکھ کر بولی۔

"دکھ نہیں غصہ آرہا ہے اس طرح کے گھٹیا لڑکے کو میں لائف پارٹنر بنانے کا سوچ رہی تھی استغفر اللہ۔۔۔۔"

ایک عربی جملہ ہے:

لیس کل ما تخسرہ خسارۃ.

Not everyone you lose is a loss

یہ بات آج واضح ہو گئی تھی۔ کسی انسان کا آپ کی زندگی سے چلے جانا ہمیشہ نقصان نہیں ہوتا کبھی کبھی کسی کو کھو دینے میں ہی ہمارا فائدہ ہوتا ہے۔

آئلہ پورے کمرے میں ٹہل رہی تھی۔

اسمارہ کو سمجھ نہیں آیا تھا یہ ایک ہی دن میں کیا ہو گیا تھا ابھی کل ہی تو اس نے ضد کی تھی کہ اسے جواب چاہیے اسکی بہن کے لیے صائم کیوں منتخب کیا گیا تھا۔۔

مکمل جواب اسکو دے دیا گیا تھا جس رابی نے سب کے سامنے اسکی بے عزتی کی تھی وہ ان سب کے سامنے اس سے اپنی عزت بچانے کے لیے گڑگڑائی تھی۔

اور صائم جس نے ہنس کر کہا تھا کہ مجھ جیسا کوئی لڑکا تمہیں غلطی سے اپروچ کر بھی لے تو تم یاد رکھنا تم کیا ہو اسکو ویسا ہی جواب ملا تھا اسکی آنکھوں کے سامنے اسکی بہن

کی طرف سے کہ کسی شریف لڑکی کی زندگی میں داخل ہونے سے پہلے خود کو دیکھ لینا کہ تم کیا ہو۔۔

"مکافات عمل۔۔۔۔۔۔"

اسمارہ زیر لب بولی تھی۔

اس نے اللہ پر جو یقین رکھا تھا اس یقین کا صلہ اتنا خوبصورت تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی اس نے پھر سے سوچا تھا کہ جو معاملات اللہ پر چھوڑ دیئے جائیں انکے صلے اتنے ہی مکمل اور خوبصورت ہوتے ہیں۔۔۔بنا کسی کمی بیشی کے۔۔۔۔۔

وہ جتنے دن جتنی راتیں بے چین رہی تھی خود سے شرمندہ رہی تھی ان سب راتوں کا ازالہ ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے پہلے اللہ سے رشتہ کیوں نہیں جوڑا؟

پہلے جوڑ لیتی تو اتنی تکلیفیں برداشت کرنی ہی نہ پڑتی کسی کے لیے خود کو تکلیف دینی ہی نہ پڑتی سب اللہ کر دیتے میرے لیے۔۔۔۔۔"اسمارہ سوچ کر پچھتائی تھی۔

جب ہم خود کو اللہ کے حوالے کر دیتے ہیں تو وہ ایسے ہی ہمارا خیال رکھتا ہے ہم سے بھی بہتر انداز میں

اسمارہ بہت خوش تھی مگر وہ ان دو لوگوں کے لیے جنہوں نے اسے کتنا ہی عرصہ تکلیف میں مبتلا رکھا انکے لئے دکھی ہو رہی تھی۔۔۔

اسمارہ یونیورسٹی سے آئی تھی اور آ کر لاؤنج میں بیٹھی تھی وہ سانس بحال کر کے اٹھی اور پانی پینے لگی۔اسمارہ نے موبائل دیکھا تو پھر سے اسی نمبر سے اسے میسج آ رہے تھے ۔اسمارہ جھنجلا کر رہ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو؟"میسج پڑھتے ہی اسکے چہرے پہ ایک ناگوار سی لہر دوڑ گئی۔

تم آخر چاہتے کیا ہو؟"....

جے ینگ کو اسمارہ کے علاوہ اور کچھ نہیں چاہیے۔۔۔"

جواب سوال کے عین مطابق ہوتا تھا

اف اتنے چھچھورے ہو نا تم۔۔۔۔

جانتی ہو میں کون ہوں

ہاں دنیا کا سب سے بڑا فلرٹ۔۔۔

نہیں جے ینگ ہوں میں جے ینگ کا مطلب پتہ ہے کیا ہے؟

خوبصورت پھول۔۔۔۔

اور تمکون ہو اسمارہ خوبصورت تتلی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک پھول اور تتلی کو ایک دوسرے کے علاوہ اور کیا چاہیے ہو گا؟

لیکن میں خوبصورت نہیں ہوں۔

میں بھی نہیں ہوں خوبصورت بلکہ دنیا کا کوئی انسان خوبصورت نہیں ہوتا دیکھنے والی آنکھ خوبصورت ہوتی ہے ورنہ تو ہر انسان میں بدصورت ہے کوئی دل کا بدصورت کوئی سوچ کا بدصورت اور کوئی چہرے سے بدصورت۔۔۔۔۔

لیکن مجھے تم ہر حال میں اچھی لگتی ہو باسمارہ نے ناگواری سے میسج پڑھا تھا اور کچھ دیر مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔

سیدھی طرح بتاؤ کیا چاہیے تمہیں اچھی طرح جانتی ہوں میں تم جیسے لڑکوں کو ایسے مفت میں تم لوگ کسی لڑکی کا راگ الاپ ہی نہیں سکتے بتاؤ کیا چاہیے ؟؟؟؟

احمد صاحب کی سب سے قیمتی چیز۔۔۔۔" ریپلائی آیا تھا اور اسمارہ سوچ میں پڑ گئی۔

کیا قیمتی چیز ہاں ؟؟ اسمارہ نے فوراً میسج ٹائپ کیا۔

اب یہ تو تمہیں پتہ ہو گا نا اتنی بھی بھولی نہیں ہو تم۔۔۔۔۔ ویسے ایک بات بتاؤں۔۔۔

تم جانتی ہو اگر

میں تمہارے کمرے کے پوٹ میں رکھا ہوا آکٹوپس بھی ہوتا نا تب بھی میرے تینوں کے تینوں دل صرف تمہارے لیے دھڑکتے۔۔۔

اسمارہ کے لبوں پہ ایک بے ساختہ مسکراہٹ سجی تھی لیکن اس نے اپنے پیچھے رکھے آکٹوپس کو دیکھا اور اسکی ہنسی حیرت میں ڈھل گئی تھی جے ینگ کو کیسے پتہ چلا اسکے پاس آکٹوپس تھا؟

آہ اتنی روشنی۔۔۔

یہ سورج کی کرنیں پھوٹی ہیں یا تم مسکرائی ہو؟

اور وہ ہنسی تھی یہ بات وہ کیسے جان گیا تھا؟

www.novelsclubb.com

کبھی کبھی اسمارہ کا دل چاہتا تھا کہ وہ کھڑے ہو کر اس لڑکے کو سٹینڈ نگ اوویشن دے وہ کسی بھی لڑکی کو اپنی باتوں میں پھنسا سکتا تھا سوائے اسمارہ کے اور اسمارہ اسکی باتوں میں کیوں نہیں آرہی تھی یہ بات خود اسمارہ کی سمجھ سے بھی باہر تھی۔

اسمارہ پاگلوں کی طرح زیر لب بڑبراتی نکلی تھی اور لاؤنج میں آکر بیٹھی تھی۔

امل پاس بیٹھی اپنے موبائل پہ کوئی وڈیو دیکھ رہی تھی۔وہ آجکل کے نوجوانوں کی طرح موبائل میں ہی زیادہ وقت گزارتی تھی ایسا اس لیے تھا کہ موبائل نے اب ہر چیز کی جگہ لے لی ہے چاہے کتاب ہو یا کوئی ٹی وی ڈرامہ دنیاوی ہو یا دینی تعلیم سب کچھ اس موبائل میں مقید ہو کر رہ گیا لیکن نوجوان بدنام ہیں کہ وہ موبائل میں گھسے رہتے ہیں بھلے ہی وہ کوئی کتاب پڑھ رہے ہوں یا کوئی لیکچر لے رہے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"آجکل نوجوان نسل میں کے پوپ خاص کر ایک مشہور بوائے بینڈ کا رجحان بہت ہے آپ کا تو تعلق بھی اسی ملک سے ہے آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کچھ

علماءاور سکالرز کی رائے ہے کہ الومناتی کے نقشِ قدم پر چلانے کی کوئی ترغیب دی جارہی ہے یا کیا کہیں گے آپ؟"

اسمارہ کے کانوں میں آواز آئی تھی وہ امل کے سامنے بیٹھی تھی اور امل لیپ ٹاپ پہ کوئی وڈیو دیکھ رہی تھی۔

"امل تم کیا ہر وقت ان کے پیچھے پڑی رہتی ہو کبھی تو پیچھا چھوڑ دو اس گروپ کا۔۔۔ادھر دو مجھے لیپ ٹاپ میں نے مووی دیکھنی ہے۔۔"

آئلہ اپنے کمرے سے بالوں کو باندھتی نکلی تھی۔

"اپنا فون کہاں ہے تمہارا۔۔۔"امل جھنجلا کر بولی۔

"اور یہ میرا فیورٹ گروپ نہیں۔۔۔۔۔"اس نے چڑ کر لیپ ٹاپ آئلہ کے منہ کے سامنے پیش کیا۔

"میں نے تمہیں بتایا تھا نا ہمارے سائیکولوجی کے جو لیکچر دیتے تھے ٹیچر وہ ہیں جانتی ہو وہ مسلمان ہو گئے ہیں حسن ثانی صاحب کے ساتھ رہے اب تو لوگ ان سے سیکھنے آتے ہیں۔۔۔"

"کون حسن ثانی وہ سکالر؟"

"ارے ہاں نا اور یہ حسن ثانی کے بہت کلوز ہیں اور ہیں بھی ساؤتھ کوریا سے چپ کرو مجھے جواب سننے دو اب۔۔۔"

امل نہ جانے کیوں اتنا خوش ہو رہی تھی۔ جبکہ حسن ثانی کا نام سن کر آئلہ بھی اسکے ساتھ بیٹھ گئی تھی اور اسمارہ کے کان بھی کھڑے ہوئے تھے۔ حسن ثانی بہت مشہور سکالر تھے جنہیں پاکستان میں تقریباً سبھی جانتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"دیکھیئے ہماری موسیقی پر بہت سے لیکچرز موجود ہیں جن پر میری خود حسن ثانی صاحب کی اور بھی کئی علماء کی مفصل گفتگو موجود ہے تو اگر آپ اس سے واقف ہیں تو ہم موسیقی سے آگے بڑھتے ہیں۔"

جواب کے لیے انگلش زبان میں ایک روبدار آواز ابھری تھی۔

اسمارہ بھی متوجہ ہوئی تھی۔

"بات کرتے ہیں موسیقی کی نوعیت کی تو یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ آجکل کے مشہور بوائے بینڈ کا میوزک اور اسکا میسج بہر حال بہت بہتر ہے اور اس میں کوئی ایسی بات نہیں جس میں اس پر کسی قسم کی تنقید کی جائے کوئی انتشار، فحاشی یا کسی حرام کی دعوت دینے کی دلیل ہمیں نہیں ملتی۔

اسکے بعد آجاتے ہیں کے پوپ کلچر پر تو میرا تعلق ہے وہاں سے اور جتنا میں جانتا ہوں اس بارے میں شاید کوئی اور سکالر یا عالم اسطرح سے واقف نہ ہو۔

سب سے پہلے تو یہ سمجھ لیں کہ الومناتی کیا ہے؟ یا بگ بینگ تھیوریز جو دعوے کرتی ہیں کہ یہ دنیا ایک ایکسپلوژن کے نتیجے میں بنی اور کوئی خدا موجود نہیں یا الومناتی وہ کس قسم کی بات کرتا ہے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے۔ تو الومناتی جھوٹے خدا ہیں جو خود کو خدا ثابت کرتے ہیں اور ایک اللہ کی نفی کرتے ہیں وہ لوگوں کے

دماغوں پر حاوی ہو کر ان کو اپنے ذہنی غلام بنانا چاہتے ہیں بسیکلی المناتی کا یہ تصور ہے۔

اب کے پوپ کلچر کس طرح سے ان سے مشابہت رکھتا ہے وہ یہ ہے کہ کے پوپ میں بھی جھوٹے خدا بنائے جاتے ہیں تیار کیے جاتے ہیں جنہیں آئڈل کہا جاتا ہے۔آئڈل کیا ہے یعنی اسے انسانوں سے بڑھ کر دکھانے کی کوشش کی جاتی ہے کے پوپ انڈسٹری میوزک نہیں بیچتی انکی مارکیٹنگ سٹریٹجیز بہت مختلف ہیں وہ کیریکٹرز بیچتے ہیں ایموشنز بیچتے ہیں کہانیاں بیچتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں جب کوئی انسان کسی بھی دوسرے انسان سے ایموشنلی اٹیچ ہو جائے تو وہ اسکی محبت میں کسی بھی حد تک جا سکتا ہے وہ ایک انسان کو لیتے ہیں اسے تیار کرتے ہیں اسکو ایک پرفیکٹ آئڈل بناتے ہیں اتنا پرفیکٹ بنا دیا جاتا ہے کہ لوگ اس سے متاثر ہونے لگتے ہیں متاثر کو تو چھوڑیئے اس کے قصیدے پڑھنے لگتے ہیں پھر وہ جو چاہے کرے لوگ اسکو پسند کرتے ہی کرتے ہیں۔مثال کے طور پر کسی کے پوپ کے علاوہ سنگر یا

www.novelsclubb.com

ایکٹر کو لیجیے آپ کو کسی کی سنگنگ پسند ہو گی تو کسی کی ایکٹنگ اور اگر وہ اسکے علاوہ کچھ کر لے تو ہو سکتا ہے آپکو اتنا اچھا نہ لگے اور آپ اظہار بھی کر دیتے ہیں لیکن جو کے پوپ کو فالو کرتے ہیں انہیں احساس ہو گا کہ انکا پسندیدہ آئڈل چاہے جو مرضی کر لے وہ انہیں اچھا ہی اچھا لگتا ہے اس لیے نہیں کہ وہ اس کام میں اچھا ہوتا ہے بلکہ اس لیے کیونکہ وہ کیریکٹر وہ آئڈل وہ انسان ہمارے لئے معنی رکھتا ہے ہم اس انسان سے ایموشنلی اٹیچ ہوتے ہیں نہ کہ اسکی سنگنگ یا ایکٹنگ سے وہ ہمارے لئے پرفیکٹ ہوتا ہے کہ ہمیں لگتا ہی نہیں وہ کچھ اچھا نہیں کر رہا۔ پھر ان آئڈلز کے فینڈم ترتیب دیئے جاتے ہیں جو ان کے چاہنے والوں کی پہچان بنتا ہے اور لوگ اس حد تک آئیڈل سے متاثر کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ اپنی پہچان بھول کر انکا فینڈم ہونے کی پہچان کو زیادہ اہمیت دینے لگتے ہیں۔ یعنی وہ خود کو چھوڑ کر وہ کیا ہیں انکی کیا پہچان ہے وہ اس نام سے پہچانے جانا چاہتے ہیں جو انکے آئیڈل نے دیا یا انکا فینڈم نام ہے۔

www.novelsclubb.com

اسکے بعد آئیڈل کی محبت میں اسکے صحیح غلط کا ساتھ دیں بنا سوچے سمجھے کیونکہ انکے ذہن میں تو اس ایک انسان کو اتنا پرفیکٹ بنا دیا جاتا ہے کہ وہ جوئی غلطی کر ہی نہیں سکتا۔اور لوگ اسکے چاہنے والے ہر بات پہ اندھا یقین کرتے ہیں ہر اچھی بری چیز میں انکا ساتھ دیتے ہیں یہ بھول کر کہ انکا مذہب انکی اخلاقیات اس بات کی اجازت دیتی ہیں یا نہیں انکو بس اپنی ایک پہچان یاد رہتی ہے کہ ہم فلاں فینڈم سے تعلق رکھتے ہیں۔

پھر بات آتی ہے انکی محبت میں اس قدر حد سے گزر جانا کہ اللہ کے قریب کر دیا جائے انہیں یعنی انکے خلاف کوئی رائے نہیں سنی جاتی انکے خلاف اگر کسی کی رائے مختلف ہو تو اسکو باقاعدہ ٹارچر کیا جاتا ہے پورے فینڈم کے ساتھ مل کے یہ سوچے بغیر کہ وہ انسان ہیں ہو سکتا ہے کسی دوسرے کو انکی کوئی بات بری لگی ہو کوئی دوسرا انکو ناپسند کر سکتا ہے مگر کیونکہ انکے ہاں وہ انکو خدا مان بیٹھے ہیں تو وہ یہ برداشت نہیں کرتے۔

یہ رہی کچھ کے پوپ کی دنیا کی تفصیلات اور جیسے وہ کام کرتے ہیں اب وہ مسلمانوں کی زندگیوں میں کسطرح سے الومناتی کا کردار ادا کر رہے ہیں یہ بات غور طلب ہے اگر مسلمان انہیں سنگر کی حیثیت سے انکی موسیقی انکی ٹلیوں ٹ کی بنیاد پر سنیں سراہیں تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر وہ کے پوپ کلچر جو ہمارا اسلامی کلچر نہیں ہے پوری طرح اس میں گھل مل جائیں گے تو یقیناً فکر کی بات ہے۔"

"سر کچھ لوگ بنا کچھ جانے بنا میوزک سنے انکو ظاہری شکل وصورت کی بنا پر یا انکے لباس کی بنیاد پر تنقید کا نشانہ بناتے ہیں کہ وہ لڑکیاں لگتے ہیں لڑکیوں کی مشابہت کرتے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ لڑکیوں کی مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت بھیجی ہے تو اس لیے انہیں دیکھنا نہیں چاہیے پسند نہیں کرنا چاہیے۔"

www.novelsclubb.com

ایک اور سوال کی آواز آئی تھی۔اس سوال پر اسمارہ نے زیادہ توجہ دی تھی۔

شکل کا مذاق؟ وہ تو اسمارہ اپنے ساتھ بچپن سے ہوتے ہوئے دیکھتی آرہی تھی۔

اسمارہ نے پاس بیٹھے دل ہی دل میں سوچا۔

اور اسے ذیحان محمد کی بات یاد آئی جب اس نے بتایا کہ اسکی شکل کی وجہ سے بھی یہ کہا گیا کہ وہ لڑکی لگتا ہے۔

"یہ بات تو نامناسب ہے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قرآن نے اس بات کو ناپسند فرمایا ہے کہ کسی کی ظاہری شکل وصورت کی بنا پر اسے جج کیا جائے یا مذاق اڑایا جائے۔۔۔"

"اور کس نے کہا وہ عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں؟ وہاں تو سب لڑکے ایسے ہی ہوتے ہیں۔"

"وہ میک اپ اور جیولری بھی تو پہنتے ہیں۔"

ایک شخص جواب کے دوران ہی بول پڑا۔

"تو یہ کب سے اسلام میں حرام ہو گیا؟ جہاں تک مجھے علم ہے مسلمان مرد پر سونا حرام ہے اور سونا کیوں حرام ہے اسکی بھی تفصیل ہے جس میں میں نہیں جانا چاہتا لیکن غور کرنے کی بات ہے مسلمان مرد پر وہ تو مسلمان نہیں ہیں نا؟

آپ مجھے ایک بات بتائیں ہمارے ہاں لڑکے سورمہ لگاتے ہیں جسے وہ سنت کہہ کر لگاتے ہیں یا عرب لوگ سر پر سکارف کرتے ہیں جو ہمارے ہاں لڑکے نہیں کرتے لڑکیاں کرتی ہیں تو کیا وہ عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں؟ یا کلچر اور سنت میں ہے تو وہ ایسا کرتے ہیں؟

پھر آپ نے کہا وہ لڑکیاں لگتے ہیں۔

آپ انکی شکلوں کا مذاق اڑاتے ہیں جانتے ہیں اپ کتنا بڑا گناہ ہے یہ؟

سورت التین کی آیت ہے

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ۔

اور ہم نے انسان کو بڑا ہی خوبصورت پیدا کیا ہے

اور سورت سجدہ کی آیت ہے

الذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ اللہ

جس نے نہایت خوب بنائی جو چیز بھی بنائی اور انسان کی بناوٹ مٹی سے شروع کی۔

یہاں اللہ نے تمام انسانوں کو پرفیکٹ اور خوبصورت بنانے کا کہا ہے صرف مسلمانوں کو نہیں۔

تو کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اللہ کی بنائی چیز غلط ہے نعوذ باللہ اس نے لڑکوں کو لڑکیوں جیسا بنا دیا؟

www.novelsclubb.com

اور رہی بات مذاق اڑانے کی تو

سورت حجرات کی آیت سن لیجئے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ—

اے ایمان والو! (تمہارا) کوئی گروہ دوسرے گروہ کا مذاق [] نہ اڑائے۔ ہو سکتا ہے [] کہ وہ مذاق اڑانے والوں سے بہتر ہوں۔ نہ ہی عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔

لیکن پھر بھی اگر اپ مطمئن نہیں ہیں اور انکے مذہب کی وجہ سے انہیں برا بھلا کہتیے ہیں تو جو غیر مسلم کے حقوق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیے ہیں آپ نہیں جانتے؟ اور نہیں جانتے تو اپ کو جاننے چاہئیں۔

حدیث کی بات کریں تو حضرت انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سم بین کی کوئی چیز طلب کی اس نے وہ پیش کی تو آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے اسے دعائ دی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حسین و جمیل رکھے؛ چنانچہ مرتے وقت تک اس کے بال سیاہ رہے۔

یعنی آپ نے بھلے اسکے آخرت اسکے ایمان کا فیصلہ اللہ پہ چھوڑ دیا لیکن اپ نے اسے دنیا کے لیے دعا دی اور یہی کرنے کی ترغیب دی سینکڑوں ایسی روایات ہیں جن سے ہمیں ایسا سبق ملتا ہے۔

تو ظاہری شکل وصورت یا مذہب کی بنیاد پر آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ اپ کسی بھی انسان کی تذلیل کریں

آپ ان کے کام یا انکے میسج پر بحث کر سکتے ہیں اگر وہ کسی طرح سے مسلم نوجوانوں کا ذہن یا ایمان خراب کر رہے ہیں اس پر بحث ہو سکتی ہے صرف اسلیے ناپسند کرنا کہ وہ مخصوص طرح سے دکھتے ہیں یہ عقلمندی نہیں۔۔۔۔"

"دیکھا میں کہتی تھی مگر میری کوئی فرینڈ مانتی ہی نہیں تھی یہ پورا لیکچر میں سینڈ کرتی ہوں گروپ میں دیکھنا کیسے منہ بنیں گے انکے"

امل چہک گئی تھی۔

"لیکن امل تم بھی تو اتنی اوبسیسڈ ہو سنا نہیں کیا کہا کہ انکو سنگر ہی سمجھو آئڈل بنانا ہمارا کلچر نہیں۔ ہمارے آئیڈل صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔"

آئلہ نے امل کے کان بھی کھولے جو گہری سوچ میں پڑ گئی تھی۔

"دادی کے لیکچرز کم تھے جو اب تم بھی پیچھے پڑ گئی ہو۔۔۔اور میں کوئی حد سے زیادہ نہیں پسند کرتی جو چیز اچھی ہے کسی سنگر یا گروپ کی تو اچھی ہے اور جو چیز بری لگتی ہے میں بنا دیکھے بنا سمجھے فالو نہیں کرتی جانتی ہو تم مجھے۔۔۔۔"

امل نے صفائی دینا چاہی۔

"اچھا بھئی تم دماغ خرچ کرو اپنا میرے پاس اتنا فالتو دماغ نہیں۔۔۔ادھر دو لیپ ٹاپ مجھے اب۔۔"

www.novelsclubb.com

آئلہ اور امل کی نونک جھونک جاری تھی۔

"باپ کیا کم تھا سیول والوں کے گیت گانے کے لیے جواب تم نے بھی ذمہ داری لے لی" صفا بیگم کچن سے نکلی تھیں اور ایک گھوری تینوں کو کروائی تھی۔امل اور آئلہ تھوڑی دیر سہمی تھی لیکن صفا بیگم کے جانے کے بعد پھر سے لڑنے لگی۔

"بس تھوڑی سی رہ گئی دیکھنے دو پھر لے لینا۔۔"امل نے التجا کی۔

"یہ جو نیا ایک فتنہ جنم لے رہا ہے LGBT کا اس میں بھی تو وہ اسکو سپورٹ کرتے ہیں کیا ہمارا فرض نہیں بنتا جو ایسی کسی چیز کو سپورٹ کرے ہمیں اسکی بھی مخالفت کرنی چاہیے؟"

امل نے پھر سے وڈیو پلے کی تھی اور اس بار کسی نے ایک نیا شوشہ چھوڑا تھا۔

"آپکو کس نے کہا یہ نیا فتنہ ہے جناب؟؟

اگر آپ جیسے مسلمان اسکو نیا کہیں گے تو مجھے حیرت نہیں افسوس ہو گا کیونکہ قرآن میں تو آج سے ہزاروں سال پہلے اسکا ذکر آ گیا تھا تو پھر یہ نیا کیسے ہوا؟"

سوال پوچھنے والا تھوڑا شرمندہ ہوا تھا۔

"پھر بھی میں آپکو بتا دوں کہ اگر آپ ساؤتھ کوریا کا قانون پڑھیں گے تو آپکو پتہ چلے گا انکا قانون ہم سے زیادہ مختلف نہیں وہاں کا قانون ایسے کسی عمل کو سپورٹ نہیں کرتا تو جب قانون ایسے عمل کو سپورٹ نہیں کرتا تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا وہاں کی مشہور شخصیات اور سلیبریٹیز اسکو سپورٹ کریں اور نہ ہی ایسے کوئی ثبوت موجود ہیں جن میں انہوں نے LGBT کو کھل کر سپورٹ کیا ہو۔ پہلے تو آپ یہ ذہن نشین کر لیں اب دوسری بات ہمارے پاس حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا پورا واقعہ موجود ہے اس سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے یہ جاننا ضروری ہے جب وہ اس برے اعمال میں گھر گئے تو پیغمبر کا رویہ کیا تھا؟

www.novelsclubb.com

ہم پیغمبروں کے نقش قدم پہ چلتے ہیں نا تو بتایئے کیا رویہ تھا پیغبر کا؟ کیا انہوں نے خود اپنی قوم کو سزا دی تھی یا سمجھایا تھا؟ اللہ نے انہیں کہا یہ نادان ہیں نا سمجھ ہیں انکو سمجھاؤ اللہ کی تعلیمات پہنچاؤ ان تک اگر سمجھ جائیں تو ٹھیک ورنہ میں خود انہیں عذاب دوں گا اور وہی ہوا پیغبر کی بات نہ مانی اور اللہ نے ان پر عذاب نازل کیا کس نے اللہ نے!" انداز جتانے والا تھا۔

"تو ہم آجکل اللہ کیوں بن گئے ہیں؟

اگر وہ غلط رستے پہ ہیں تو کیا ہمارا فرض نہیں بنتا انکو سمجھائیں کہ جو تم کر رہے ہو یہ غیر فطری عمل ہے اور اسلام فطرت کا دین ہے ہر وہ کام جو غیر فطری ہے وہ اسلام میں حرام ہے اور کیوں حرام ہے کیونکہ اس میں اللہ کا یا اسلام کا نہیں خود انسان کا بھلا ہے۔ آپ جا کے دکھائیں انکو اسلام کی تعلیم کہ کیوں ایسے عمل کو حرام قرار دیا گیا ہے نہ صرف قرآن سے بلکہ سائنس کے مشاہدات سامنے رکھیں جن میں واضح ہے کہ ان کی طرح کے غیر فطری تعلقات بنانے سے کس قسم کی امراض جنم لیتے

www.novelsclubb.com

ہیں اس میں وہ اپنا نقصان کر رہے ہیں تو آپکو کیا لگتا کوئی عقل رکھنے والا انسان جھٹلا سکے گا؟

لیکن ہم کیا کرتے ہیں ہم عمل سے سوچ سے نفرت نہیں کرتے ہم اس انسان سے نفرت شروع کر دیتے ہیں جو خود پر ظلم کر رہا ہے آپ جانتے ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں میں خود کو برباد کر رہا ہے آپ اس سے نفرت کر کے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

تو جو بڑے سلیبریٹیز ہیں ہمیں سمجھنا چاہیے وہ انسانیت کو سپورٹ کر رہے ہیں یا انکی سوچ کو؟

میں اسی ساؤتھ کوریا کے معاشرے کا حصہ ہوں اور میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ LGBT کی سوچ کو نہیں بلکہ انسانیت کو سپورٹ کرنے کی بات کرتے ہونگے وہ بھی ڈھکے چھپے الفاظ میں۔

لیکن میں آپ سب سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کبھی کسی ایسے انسان سے آپ کا واسطہ پڑے جو اسطرح کی زندگی میں مبتلا ہو گیا ہو تو اس سے نفرت نہیں ہمدردی کریں اسے سیدھی راہ پہ لانے کی کوشش کریں انہیں سمجھائیں نہ کہ انہیں کوئی ایلین سمجھ کر خود سے بالکل الگ کر دیں یہ نہ صرف انکی بلکہ ہماری بھی آزمائش ہے ہم جب تک ایسی چیزوں کو فیس کر کے انہیں حل کرنے کی بجائے دبانے کی کوشش کریں گے وہ مزید زوردار طریقے سے ابھریں گی۔

لیکن پھر بھی اگر آپ کہتے ہیں کہ کے پوپ انکو سپورٹ کر رہا ہے انکی سوچ کو سپورٹ کر رہا ہے تو آپ یہ بھی تو دیکھیں مسلمان ہم لوگ ہیں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا ہمیں پتہ ہے یہ سب ہم جانتے ہیں کہ اسکے کیا نتائج ہو سکتے ہیں کے پوپ کو تو نہیں پتہ آپ خود ہی کہتے ہیں کہ وہ تو غیر مسلم ہیں تو پھر ان سے کیسی شکایت بلکہ اگر بات کی جائے مشہور بوائے بینڈ کی تو انکے سعودی عرب کے ٹور میں

www.novelsclubb.com

آپ نہیں جانتے میں جانتا ہوں انہوں نے بنا جانے بنا اس چیز کا علم ہوتے ہوئے مسلم قوانین کی کسطرح پاسداری کی انہوں نے اپنے گولڈن مائیک پہ کپڑا لپیٹا کیونکہ اسلام میں مرد پر سونا حرام ہے انہوں نے آذان کے دوران اپنی ریہرسل روک دی انہوں نے حجابی فیمز کی ہمیشہ زیادہ عزت کی حتی کہ وہ اسلام کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تو بحیثیت مسلمان ہم سب جانتے ہوئے کیا انکو عزت نہیں دے سکتے اگر وہ بنا جانے ہمیں ہمارے اسلام کو اتنی عزت دیتے ہیں تو؟"

غور کرنے کی بات ہے اللہ ہمارے لئے آسانیاں پیدا فرمائے آمین۔۔۔۔۔۔

"کیا تم دماغ خرچ کر رہی ہو امل ادھر دو اب" آئلہ نے ساتھ بیٹھ کر پوری وڈیو بھی دیکھی تھی لیکن امل کو جتا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بس موویز دیکھنے کے لیے بہت دماغ ہے تمہارے پاس۔۔دادی کو تم نظر نہیں آتی ہر وقت شاہ رخ سلمان کے پیچھے پڑی رہتی ہو۔۔۔"

امل منہ بسور کر بیٹھ گئی تھی جبکہ اسمارہ ان دونوں کو دیکھ کر مسکرانے لگی تھی۔

"تتلی میں کچھ ہی دنوں میں پاکستان آرہا ہوں۔۔۔مجھے کچھ بہت ضروری فیصلے کرنے ہیں۔۔۔"احمد حسین کچھ کنفیوژ سے لگ رہے تھے۔

"بابا آپ پاکستان آرہے ہیں۔۔۔۔سچ میں۔۔۔۔اور آپ ایسے اداس ہو رہے ہیں پھر سے میں غصہ ہو جاؤں گی آپکو سیول ہم سے زیادہ اچھا لگتا ہے نا۔۔۔۔"اسمارہ نے کمر پہ ہاتھ باندھے۔

www.novelsclubb.com

"ایسی بات نہیں تتلی میں بس ڈر رہا ہوں کچھ باتوں کو لے کر۔۔۔۔پتہ نہیں میرے فیصلے سے تم خوش ہو گی یا نہیں۔۔۔۔"وہ گہری سوچوں میں گم ہو گئے۔

"تمہیں میں نے کہا تھا سمسٹر فریز کرواؤ بات ہوئی پروفیسر سے؟" وہ یکدم یاد آنے پر بولے۔

"بابا میں نہیں کروا رہی بتایا تھا آپکو۔۔۔۔" وہ منہ بنا کر بولی۔

"تتلی ضد مت کرو میں چاہتا ہوں اپنے جیتے جی تمہیں اچھی جگہ سیٹل کر جاؤں مجھے تمہاری بہت فکر ہے"

"تو بابا آپ نے کہاں جانا ہے یہیں ہیں ہو جائے گا سب میں کونسا مری جا رہی ہوں۔۔" وہ استہزائیہ انداز میں بولی۔

"تتلی بیٹا زندگی حادثوں کا ہجوم ہے کس وقت کیا ہو جائے کچھ پتہ نہیں ہوتا اور میں اگر کچھ کر رہا ہوں تو اسکے پیچھے کوئی وجہ ہو گی نا۔۔۔۔ جیسے تم نے اپنی تتلیوں کے لیے ایک مسکن تیار کر رکھا ہے جہاں وہ آزادی سے خوشی سے اڑ سکتی ہیں میں بھی چاہتا ہوں میں اپنی تتلی کے لیے کوئی ایسا ہی مسکن بناؤں جہاں اسکی اڑان میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو کوئی قدم قدم پہ اسکو گرانے کے لیے کھڑا نہ ہو بلکہ اس پیار

کرنے والے اسکی عزت کرنے والے لوگ ہوں جنکو اسکی قدر اور ضرورت ہو۔۔۔"احمد حسین کہتے کہتے رکے۔

"تتلی یہاں تمہاری قدر بھی ہو گی اور ضرورت بھی ہے تمہاری۔۔۔۔"

"بابا وہاں میری ضرورت کسے ہو گی؟میری ضرورت تو میری سگی ماں بہنوں کو نہیں آپکو سبز باغ دکھا رہے ہیں مجھے؟"اسمارہ نے جھنجلا کر کہا۔

"میں خود آکر تمہیں ساری باتیں بتاؤں گا تم سے تفصیلی بات کروں گا۔۔مجھ سے تو انتظار نہیں ہو رہا تھا میں کب پاکستان آؤں اور اپنی تتلی کے ساتھ وقت گزراوں۔۔اس لیے میں نے سوچا ہے میں کچھ دنوں میں پاکستان آرہا ہوں۔۔۔"

احمد حسین نے خوشی سے بتایا۔

www.novelsclubb.com

"جلدی سے آجائیں ہم خوب گھومیں گے بہت مزہ کریں گے اور اب تو آئلہ اور امل کے ساتھ بھی میری اچھی دوستی ہو گئی ہے ہم سب اکھٹے جایا کریں گے بہت مزہ آئے گا۔۔۔۔

اور میرا بٹر فلائی ہاؤس بھی خالی ہے مجھے پاکستان کے کسی بھی کونے سے تتلیاں بھی ڈھونڈنی ہیں اوکے؟"

اسمارہ نے فرمائشوں کی لمبی لسٹ تیار کر لی تھی۔

"اچھا اچھا جیسے تم کہو گی ویسے ہی کریں گے۔۔۔

میں اپنے دوست کے ساتھ آرہا ہوں اسکو بھی خوب گھمائیں گے خوب مزہ کریں گے سب ایک ساتھ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"دوست؟ دوست کون؟" اسمارہ کی ہنسی اڑ گئی۔

اسمارہ کی خوشی تھوڑی دیر کے لئے غائب ہوئی تھی۔

"تم شاید نہیں جانتی اسکو جب آئیں گے تو ملواؤں گا تمہیں۔۔۔"

اسمارہ کی مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی تھی کیونکہ اسے ابھی بھی نئے لوگوں سے گھلنے ملنے میں دشواری ہوتی تھی۔وہ بھلے ہی بدل رہی تھی مگر ابھی پوری طرح بدلی نہیں تھی۔

وہ کونسا ہمارے ساتھ ہونگے چوبیس گھنٹے بابا کے دوست ہیں بس آرہے ہیں ساتھ تو کیا ہو گیا۔۔۔

اس نے سوچ کر خود کو تسلی دی تھی۔

فلیش بیک۔

حسن ثانی کے لیکچر کا سیشن جاری تھا اور لوگ مختلف طرح کے سوال پوچھ رہے تھے۔

"حسن ثانی صاحب عورتوں کے پردے اور مردوں کے داڑھی رکھنے کو لے کر مختلف سکالرز اور علماء کی رائے مختلف ہے آپکی کیا رائے ہے اس نقطہء نظر پر آپ کس طرح سے اس معاملے کو دیکھتے ہیں کیا واقعی سورت احزاب میں تمام مومن عورتوں کو پردے کا حکم ہے اور کیا داڑھی سچ میں واجب قرار دی گئی ہے؟"

جے ہان کے ذہن میں پرانی باتیں آئی تھیں اس نے یہی سوال ماہا طیب سے بھی پوچھا تھا مگر اسکے لاس جواب نہیں تھا اور وہ دن بھی اسے یاد تھے جب اسے لگتا تھا کہ احمد حسین نے زبردستی سومن کو حجاب کرنے پر مجبور کیا ہے لیکن سومن اس بات کی تردید کر دیتی تھی وہ کہتی تھی اسے خود پسند ہے حجاب کرنا دوسری طرف احمد حسین کی سگی بیٹیاں حجاب نہیں کرتی تھیں تو کہیں نا کہیں جے ہان مان لیتا تھا کہ احمد حسین نے سومن کو نہیں کہا ہو گا۔۔۔ لیکن پھر بھی اس سوال کے بعد جے ہان کا تجسس بھی بڑھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھیے دو سوال ہیں اور میں دو حصوں میں مختصراً جواب دوں گا آپکو سب سے پہلے آپ نے بات کی عورتوں کے پردے کے بارے میں سورت احزاب میں حکم آیا ہے تو میں آپکو واضح کر دوں جہاں تک ہمارا ماننا ہے سورت احزاب میں نہیں بلکہ سورت نور میں تفصیل کے ساتھ بیان ہوا ہے مردوں اور عورتوں کے رہن سہن اور لباس کے بارے"

"لیکن حسن ثانی صاحب سورت احزاب میں بھی واضح آیات موجود ہیں" ایک شخص فوراً بولا۔

"میں آپکو بتا رہا ہوں آپ سن لیں پہلے۔۔۔

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں 110 زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں 111 اللہ تعالی غفور ورحیم ہے 112

آیات نمبر 110,111 اور 112..

توان میں جو بات کی گئی ہے پہلے اسکا پس منظر جاننا ضروری ہوتا ہے کہ کیا تھا اور یہ آیت کن حالات میں نازل ہوئی۔ توان دنوں مشرکین چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں طرح طرح کی سازشیں کر رہے تھے انہیں تکلیف پہنچانے کے لیے ہر حربہ استعمال کر رہے تھے تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج یا صحابہ کرام کی ازواج ضرورت کے تحت باہر نکلتی تو مشرکین آپکو بھی تنگ کرتے آپ پر آوازیں کستے اور آپکا پیچھا کرتے۔ آپ صبح سویرے رفع حاجت کے لیے ظاہری بات ہے گھر سے نکلتی تھی۔ تو مشرکین یہ کہہ دیتے تھے کہ ہمیں تو لگا ہماری لونڈیاں ہیں تو ہم نے بات کرنا چاہی یعنی انکے پاس ایک بہانہ تھا تو اس لیے یہ آیات نازل ہوئیں کہ انکو کہہ دیں کوئی بڑی چادر لے لیں تاکہ پہچانی جائیں کہ یہ مسلمان عورتیں ہیں اور کفار کے پاس کوئی بہانہ باقی نہ رہے۔ سو یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ وہ جو چادر کا حکم ہے وہ اسی لیے کہ پہچانی جاؤ اور ستائی نہ جاؤ یہ بالکل ایسا ہی واقع ہے جیسے کبھ عرصہ پہلے ایک وبا آئی کرونا کی تو اس میں ماسک پہن لینے کا کہا گیا

www.novelsclubb.com

تواب جب وبا ختم ہو چکی ہے تو کیا وہ حکم ابھی بھی لاگو ہونگے ؟ نہیں نا لیکن اگر کوئی انسان ماسک پہن لے تو کوئی حرج نہیں اور اسی طرح اگر نہ پہنے تب بھی کوئی حرج نہیں ان آیات سے تو یہ بات واضح ہوتی ہے لیکن ان آیات سے پہلے آپ غور کریں کہ اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اسکے لئے بھی آپ پہلے اپنی ازواج سے مشورہ کریں ان سے پوچھیں کیا وہ آپکے نکاح میں رہ کر ایسی زندگی گزارنا چاہتی ہیں یعنی جس میں پھر انکو اپنی ذمہ داری نبھانی پڑے گی یا عام عورتوں کی طرح رہنا چاہیں گی جس میں تم پر کوئی سخت ذمہ داری نہیں ہو گی دیکھیے کتنی خوبصورت بات ہے نا اللہ اپنے نبی سے کہہ رہے ہیں کہ پہلے عورتوں سے پوچھ لو اللہ چاہتے تو سیدھا حکم بھی دے دیتے لیکن ایسا نہیں ہوا اللہ نے کہا عورتوں سے پوچھو انکی مرضی اور پھر بھی آپکی ازواج نے آپکا ساتھ دینے کا ہی فیصلہ کیا یعنی یہ آیات اس صورتحال میں نازل ہوئیں اور اگر اب بھی کوئی عورت پردہ کرتی ہے چادر لیتی ہے جو بھی کرتی ہے تو یہ اسکی اپنی چوائس ہونی چاہیے جب اللہ اپنے نبی

www.novelsclubb.com

کریم کو حکم دے رہا ہے کہ پہلے اپنی ازواج سے پوچھ لو تو ہم آج کل کیوں خدا بنے بیٹھے ہیں کیوں فتوے جاری کر رہے ہیں کہ جو پردہ نہیں کرتی وہ جہنمی ہے وہ گناہ کرتی ہے؟

یہ ہمارے کام نہیں ہیں۔۔۔میں تو بس یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جیسے پردہ کرنا انکی اپنی چوائس تھی نہ کرنا بھی انہی کی چوائس ہونی چاہیے یہ حق انہیں اللہ اور اسکے رسول نے دیا ہے ہمارے لئے انکا حجاب، نقاب یا انکا پردہ انکے ایمان کو ناپنے کا ذریعہ نہیں ہونا چاہیے جتنی قابل عزت اور قابل احترام ایک پردے والی ہو اتنی ہی عزت اور احترام پردہ نہ کرنے والی خواتین کی بھی ہونی چاہیئیں۔۔۔۔

لیکن پردے کی جو اصل حقیقت ہے پردہ ہے کیا اور جہاں پہ حقیقت میں عورتوں کے لباس اور پردے کا ذکر ہے تو وہ سورت نور ہے۔

اسکی آیات اسطرح ہیں۔

www.novelsclubb.com

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں (ف ۵۶) اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں (ف ۵۷) مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور وہ دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ (ف ۵۸) یا شوہروں کے باپ (ف ۵۹) یا اپنے بیٹے (ف ۲۰) یا شوہروں کے بیٹے (ف ۶۱) یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے (ف ۶۲) یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں (ف ۶۳) یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں (ف ۶۴) یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں (ف ۶۵) اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہو اسنگھار (ف ۶۶) اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔

www.novelsclubb.com

یہاں پہ ذکر ہے کہ عورتوں کو کہو اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اسکا کیا مطلب کہ نگاہوں میں حیا نگاہوں میں شرم نگاہوں میں پردہ رکھیں۔ اور اپنی پارسائی کی حفاظت

کریں۔اپنا بناؤ نہ دکھائیں کونسا بناؤ نہ دکھائیں اگلی آیت میں وہ بھی بیان ہے کہ اپنے گریبانوں پہ دوپٹے ڈالے رکھیں اب اگر اللہ کو اوپر سے نیچے تک پردے کا کہنا ہوتا تو وہ گریبان کا لفظ کیوں استعمال کرتے؟اور عورتوں کا بناؤ چھپانے کا کہنے کے بعد گریبانوں کو چھپانے کا کیوں کہتے یہ بھی تو آسکتا تھا کہ سروں پہ دوپٹے ڈالے رکھو یا اوپر سے نیچے بڑی چادریں ڈالے رکھو نہیں کہا گیا کیوں کیونکہ عورتوں کو کہا گیا اپنا بناؤ سنگھار چھپائیں جو حسن انہیں اللہ کی طرف سے ملا ہے سوائے اسکے جو خود ہی ظاہر ہے یعنی آپکی جسامت قدبت یہ سب چھپانے کی چیزیں نہیں۔۔۔اور ان لوگوں کے سامنے بیشک ظاہر کردیں جن میں آپکے لئے یا تو شہوت نہ ہو یا وہ آپکے شوہر ہوں یا پھر بچے ہوں جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں شرم کی چیزوں سے کیا مراد؟آنکھیں؟چہرہ؟کان؟ناک؟؟؟نہیں نا؟؟تو اس میں نہ سمجھنے والی کیا بات ہے؟اور پھر آگے تفصیل آئی کہ زمین پہ ایسے قدم نہ رکھیں کہ انکا چھپا ہوا سنگھار ظاہر ہو جس پر کچھ علماء مفسرین کہتے ہیں کہ وہ پازیب کی بات ہوئی یا

www.novelsclubb.com

دوسرے زیورات کی لیکن مجھے ایسا نہیں لگتا جہاں تک میرا فہم کہتا ہے جو بات پیچھے ہو رہی ہے جس نسوانی حسن کو چھپانے کی بات ہو رہی ہے اسی کو کنٹی نیو کیا گیا اور کہا گیا ایسے قدم نہ رکھو کہ تمہارا وہ نسوانی حسن ظاہر ہو جائے کسی نامحرم یا شہوت والے مرد کے سامنے۔۔۔اور پھر کسی کی گندی سوچ آپ کے بارے میں یعنی اسطرح سے خود کو اسکے سامنے پیش نہ کریں کہ اس کے دل میں آپکے لئے کوئی غلط جذبات پیدا ہوں۔

تو اس میں جو آجکل ایک خاص قسم کے عبایا کا رواج ہے وہ تو ذکر ہی نہیں تو کہنے کا مطلب یہی ہے اور سمجھنے کی چیز ہے کہ کیا حکم دیا جا رہا ہے یعنی ایسا بناؤ سنگھار جو کسی بھی مرد یا عورت کو ایک دوسرے کے لیے شہوت میں مبتلا کر دے وہ ممنوع ہے اور مقصد پارسائی کی حفاظت لیکن ایک غور طلب بات یہ ہے کہ ان سب آیات کے نازل سے پہلے آیت آتی ہے اپنی نگاہیں نیچی رکھو تو سارا مدعا یہیں پہ آتا ہے کہ

www.novelsclubb.com

نگاہوں میں شرم وحیا ہو گی تو پردہ کوئی کرے نہ کرے آپکو اپنے کردار کی حفاظت کرنی ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔۔۔۔۔۔

لیکن کوئی لڑکی کوئی بچی پردہ کرتی ہے تو مجھے بہت خوشی ہو گی بلکہ میں تو چاہتا ہوں ہماری بچیاں ایسا کریں جتنی خوبصورتی پردے میں ہے اتنی شاید دوسرے فیشن ایبل لباس میں نہ ہو بہر حال اسکا قطعی مطلب نہیں کہ ہم اسکو فرض قرار دے دیں اور پورا نہ کرنے والے کو گنہگار یا جہنمی صادر کریں۔

داڑھی کے متعلق جہاں تک سوال ہے تو وہ بھی عورتوں کے پردے کی طرح تقریباً ایک جیسا ہے یعنی وہی پہچان کے لیے مردوں کو داڑھی کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کہا گیا جبکہ عورتوں کو قرآن کی آیات"فرمادیا گیا

www.novelsclubb.com

حسن ثانی نے کافی تفصیل میں جواب دیا تھا تو سب لوگ ذہن پہ زور ڈالنے کی کوشش کرتے دکھائی دیئے تھے۔

"لیکن داڑھی کو تو قرآن نے بھی موضوع بحث نہیں بنایا تو ہم کس طرح سے اسے ایک واجب اور فرض کی حیثیت دے سکتے ہیں ہاں کوئی شخص اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں انکی سنت پوری کرتا ہے تو بہت خوشی کی بات ہے بلکہ بہت اچھی بات ہے نبی کے نقش قدم پر صحابہ کے نقشے قدم پر چلنا میری اپنی داڑھی ہے لیکن میں پھر بھی یہ نہیں کہوں گا یہ واجب ہے اور ہر مسلمان کو ہر صورت میں رکھنی ہی رکھنی ہے

ایسے تو پھر کئی اقوام ایسی ہیں جیسا کہ کینیا میں وہاں تو مردوں کی داڑھیاں ہوتی ہی نہیں تو وہ کیا کریں؟

وہ کیسے یہ پورا کریں۔۔ تو اسلام دین فطرت ہے اور یہ انسان کی فطرت کو خوب سمجھتا ہے یہ کسی ایسی بات کی ترغیب نہیں دیتا جسکا انسان کی زندگی پر کوئی اچھا برا اثر نہ ہو اب داڑھی رکھنے نہ رکھنے سے کیا ہوتا ہے دل بدلتا ہے؟ دماغ بدلتا ہے؟ نہیں نا تو پھر۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"لیکث حسن ثانی صاحب داڑھی کے متعلق تو بہت سی روایات موجود ہیں جن میں احادیث ہیں۔"

آپ درست فرمارہے ہیں داڑھی سے متعلق احادیث کی کتابوں میں کل سات روایات ملتی ہیں جنکی مکمل تفصیل کے ساتھ میری ریسرچ موجود ہے آپ وہ بھی پڑھ سکتے ہیں میں آپکو ابھی مختصراً بتادیتاہوں۔

ایک روایت ہے جسکا حوالہ اکثر علماء دیتے نظر آتے ہیں اور وہ یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داڑھیاں بڑھاؤ موچھیں کٹواؤ اور مشرکین کی مخالفت کرو تو اس سے کیا ظاہر ہوا یعنی اسکے پس منظر میں بھی ایک مقصد ہے ہم بس ایک بات پکڑ لیتے ہیں وہ کیوں کی گئی کس لیے کی گئی سیاق وسباق سے بالکل ہٹ جاتے ہیں اور اپنی من پسند بات پکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں تو اس روایت کا بھی پس منظر ہے کہ اس دور میں تقریباً سبھی لوگ داڑھیاں رکھتے تھے یعنی کفار ہوں یا مسلمان سب داڑھیاں رکھتے تھے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مسلمان ایسا کرو

www.novelsclubb.com

داڑھیاں بڑھاؤ اور موچھیں کٹواؤ تاکہ ان سے الگ لگو۔ مقصد وہی تھا پہچان انفرادیت۔۔۔"

"لیکن اسکے علاوہ ایک روایت ہے جس میں خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے دس چیزوں کو دین کے تقاضوں میں سے قرار دیا اور داڑھی ان میں سے ایک ہے تو آپکا نقطہء نظر ایک طرف اور یہ روایت ایک طرف۔۔۔"

"ہم جب کسی روایت کو بیان کرتے ہیں اور سند کے اعتبار سے اسکا جائزہ لیتے ہیں تو ہم سب سے پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ یہ روایت اپنے آپ میں کتنی مضبوط اور جامع ہے اور بیان کرنے والے کے حافظے کو بھی مد نظر رکھا جاتا ہے کہ خواہ جو اس نے بات سنی اور بیان کی اسکو پوری طریقے سے سمجھ بھی آئی اور سمجھ آئی تو اسکو یاد بھی رہی؟

اس روایت میں تو خود راوی اضطراب کا شکار ہے اور وہ خود کہہ رہا کہ دس چیزیں تھیں جن میں سے دسویں میں بھول گیا ہوں تو کیا جو یاد رہی تو وہ کیا صحیح ہو سکتی ہیں

www.novelsclubb.com

؟اور مان بھی لیا یہی تھیں تو وہ دسویں کے متعلق یہ کہتا ہے کہ غالباً دسویں منہ دھونا تھا یعنی وہ اگر منہ دھونا دسواں تقاضا قرار دیتا ہے تو ختنہ پھر بھی نکل جاتا ہے یعنی جو چیزیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ضروری قرار دیں اگر راوی کی اس حدیث کو مان بھی لیا جائے تو پھر اس میں سے ختنہ نکل جائے گا۔۔۔تو سند کے اعتبار سے یہ روایت جامع تصور نہیں کی جا سکتی اس میں بہت سے پہلو ہیں جو قابل غور ہیں۔

میں بات کر رہا تھا جو روایات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا کہ داڑھیاں ایسی رکھو اور موچھیں ایسی تو وہ اسی لیے کہ وہ ایسی ہوں کہ تم ان میں سے مسلمان نظر آؤ وہ ہمارے دین کے شایان شان ہوں اس میں داڑھیاں رکھو تو اسطرح رکھو کا ذکر ہے داڑھیاں ضرور رکھو اسکا نہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یعنی اس دور میں سبھی لوگ اپنی دہشت اور مردانگی کا تاثر دینے کے لیے داڑھی رکھتے تھے ابو لہب کی داڑھی تھی ابو جہل کی داڑھی تھی تو مقصد یہ تھا کہ اگر رکھتے ہو تو ایسی رکھو ان سے الگ نظر آؤ۔۔۔

ابو امامہ باہلی کی روایت ہے جو ان سبھی روایتوں میں تفصیل اور جامع سمجھی جا سکتی ہے۔

ابو امامہ باہلی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے کچھ بوڑھوں کی مجلس میں جنکی داڑھیاں سفید ہو چکی تھی تشریف فرما تھے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ انصار کے لوگو اپنی داڑھیوں کو سرخ یا ذرد کر لیا کرو۔۔۔

یعنی کہ کوئی رنگ و نگ لگا لیا کرو اور اس معاملے میں اہل کتاب کی مخالفت کرو۔

ابو امامہ فرماتے ہیں کہ اس پر ہم نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح تو اہل کتاب شلوار پہنتے ہیں تہہ بند نہیں پہنتے۔

آپ نے فرمایا تم شلوار بھی پہنو اور تہہ بند بھی باندھو

ہم نے عرض کی رسول اللہ اہل کتاب موزے پہنتے ہیں جوتے نہیں پہنتے تو آپ نے فرمایا تم جوتے بھی پہنو اور موزے بھی پہنو

تو ہم نے پھر سوال کیا کہ اہل کتاب موچھیں خوب بڑھاتے ہیں اور داڑھی کٹواتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم موچھیں کٹواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ اس میں بھی اہل کتاب کی مخالفت کرو۔۔۔

تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کیا پس منظر تھا کیا احکامات جاری ہوئے اور کیوں ہوئے تو اس میں واضح ہے کہ اس میں کوئی دین کے اعتبار سے چیز واجب نہیں کی جا رہی بلکہ وہی پہچان اور مشرکین کی مخالفت کے لیے مشورے دیئے جا رہے ہیں۔۔ایک بہت مشہور روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مدینے ہجرت فرما گئے تو آپ نے دیکھا وہاں کے لوگ کھجور کے درختوں پہ پیوند لگاتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا کہ یہ کیوں کرتے

ہو؟ کیونکہ آپ تو مکے سے تشریف لائے تھے وہاں کھیتی باڑی اتنی نہیں تھی البتہ مدینے میں لوگوں کے باغات تھے تو اہل مدینہ کو لگا یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار گزری ہے تو اگلی بار انہوں نے پیوند نہیں لگائے اور اس سال پھل ہی نہیں آیا تو یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گی کہ یا رسول اللہ آپکے کہنے پہ ہم نے پیوند نہیں لگائے اور پھل نہیں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے تنبیہ کے انداز میں فرمایا

کہ یہ چیزیں انکا تعلق تم سے ہے یہ دنیا کے علوم ہیں اور اپنی دنیا کے بارے میں تم مجھ سے بہتر جانتے ہو میں تمہیں دین سکھانے آیا ہوں اس پر میری پیروی کرو

---

www.novelsclubb.com

تو کتنی پیاری بات کی ہے دیکھئیے۔۔۔

ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ کیا چیزیں دین ہیں اور کیا نہیں۔۔۔

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خاص شخصیت تھے انکی پسند ناپسند تھی جیسے آپکو ایک خاص قسم کے بال خاص قسم کی داڑھی رکھنا پسند تھا آپکو کدو اور لوکی کی سبزی پسند تھی جنگ میں آپ تلوار سے لڑتے آپ نے اونٹ کی سواری گدھے کی سواری کو پسند فرمایا تو کیا یہ سب چیزیں دین ہو گئی؟

یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اگر کوئی کرے تو اور بات ہے لیکن واجب، مستحب، فرض اور سنت کو ایسے ہم نے ایک دوسرے میں الجھا کے رکھ دیا ہے کہ اب جس کا جو دل چاہتا ہے اپنے پسند کی کوئی بات نکال کر اسکو حرف آخر سمجھ لیتا ہے۔۔"

"حسن ثانی صاحب اللہ اور اسکے نبی کا فرمان ہے کہ مرد عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی مشابہت نہ کریں تو مردوں میں داڑھی تو ایک خاص فرق ہے عورتوں سے اگر وہی نہیں رہے گا تو پھر؟" یہ سوال حسن ثانی کو بہت عجیب سا لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بہت معصوم سوال ہے آپکا لیکن یہ احکام اتنے سادہ نہیں کہ صرف داڑھی ہونے یا نہ ہونے سے آپ عورت یا مرد لگنے لگیں گے بلکہ اس حکم کی تفصیل یہ ہے کہ عورت اور مرد دو الگ الگ جنس ہیں دونوں کے چال ڈھال بول چال لباس میں فرق ہے صرف داڑھی کے ہونے نہ ہونے کی بات نہیں مرد کی ایک پوری وضع قطع ہے عورت کی ایک پوری وضع قطع ہے اگر کوئی شخص پورے کا پورا دوسری صنف کی طرح بننے کی کوشش کرے یا مشابہت کرے تو اس سے منع کیا گیا ہے اس سے داڑھی رکھنے نہ رکھنے کی کوئی دلیل ثابت نہیں ہوتی۔" حسن ثانی نے قطعیت سے کہا۔

پریزنٹ ڈے۔

www.novelsclubb.com

اسمارہ کی زندگی کچھ زیادہ ہی پرسکون ہو گئی تھی۔ اسکا دل بہت خوش تھا سرد موسم میں بھی وہ بہت خوش تھی اسکا بٹر فلائی ہاؤس خالی تھا مگر پھر بھی وہ خوش تھی۔ اسکے بابا جلد پاکستان آنے والے تھے بہنوں کے ساتھ اسکا رشتہ بہت اچھا ہو گیا تھا مماں

تھی جو ابھی بھی خفا رہتی تھیں مگر پہلے سے کم دادی تو شروع سے ہی اسمارہ کے بہت کلوز تھیں اور بابا وہ اتنے خوش تھے اسمارہ راول جھیل کے کنارے بنے واکنگ ٹریک پر کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے چل رہی تھی ٹھنڈی ہوائیں اسکے چہرے کو چھو کر اسکے اندر تک محسوس ہو رہی تھیں۔ارد گرد کا ہر نظارہ اسے دلفریب لگ رہا تھا دل کی دنیا آباد تھی تو ظاہری آنکھ سے دکھنے والی دنیا بھی آباد تھی۔

اسے لگا اسی سکون کی تلاش میں کب سے بھٹک رہی تھی سکون مل گیا تھا اسے اب اسے اللہ سے اور کیا چاہیے تھا؟

سوال اور صرف سوال۔۔۔

اسکے ذہن میں پھر سے سوال ابھرا تھا اور وہ چلتے چلتے رکی تھی جیسے کچھ یاد آ گیا ہو اور پھر سر جھٹک کر آگے بڑھی۔

لیکن نجانے کیوں اسے لگ رہا تھا جیسے عنقریب یہ سارے منظر اسکی آنکھوں سے اوجھل ہونے والے ہیں اسے بابا کی باتیں جب بھی یاد آتی تھی وہ اداس ہو جاتی تھی۔

ہم جہاں پیدا ہوتے ہیں جن راستوں پر ہمارے بچپن گزرتے ہیں جہاں کی فضاؤں میں ہم سانس لیتے ہیں وہ گھر وہ شہر وہ ملک ہماری جنت ہی تو ہوتے ہیں اور اپنی جنتیں کوئی خوشی خوشی کہاں چھوڑتا ہے آدم کو بھی جب جنت سے نکالا گیا تو وہ بھی خوشی خوشی کہاں نکلے تھے۔۔۔۔۔

جنت چھوڑنے کے پیچھے کئی مجبوریاں ہوتی ہیں کئی مصلحتیں ہوتی ہیں اور اسمارہ کے لیے بھی کوئی ایسی ہی مصلحت لکھ دی گئی تھی۔جو اسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنا گھر اپنا شہر چھوڑتے ہوئے خوش نہیں تھی مگر مجبور تھی وہ کچھ کر نہیں سکتی تھی سوائے افسوس کے۔۔۔۔۔لیکن وہ چاہتی تھی وہ بابا کو کسی طرح منا لے وہ یہیں رہ جائے اپنے شہر میں اپنی جنت میں۔۔۔

فلیش بیک۔

جے ہان کو حسن ثانی کے ٹیکساس میں موجود سینٹر میں آئے ایک سال سے بھی زیادہ کا عرصہ ہو چکا تھا۔

قرآن، حدیث، عربی اور اسلامی تاریخ کے علم کو حاصل کرنے میں بہت حد تک کامیاب ہوا تھا۔

اسکے اتنے جلد کامیابی کی وجہ ثانی صاحب نے یہ بیان کیا" چونکہ یہ ایک زبان پہلے سیکھ چکا تھا تو عربی سیکھنا اسکے لئے مشکل ثابت نہیں ہوا" اور عربی زبان ہی اگر سمجھ آجائے تو قرآن اور اسلام کی تاریخ کو سمجھنا اور یاد رکھنا آسان ہو جاتا ہے"

ایک زبان سیکھ لی جائے تو پھر مختلف زبانیں سیکھنے میں آسانی ہو جاتی ہے انسان کو سمجھ آجاتی ہے کہ پہلی زبان کو سیکھنے میں کیا صلاحیتیں درکار تھی کیا غلطیاں ہوئیں کیا چیزیں کامیاب رہیں۔۔۔

جے ہان نے واپس لوٹنے سے پہلے حسن ثانی کے ساتھ چائے پی تھی۔وہ دونوں ایک کیفے میں بیٹھے تھے۔

"میں آپکو بہت مس کروں گا۔۔۔" جے ہان واپس جاتے ہوئے بہت اداس تھا مگر اسے واپس جانا تھا اپنی فیملی کے پاس۔

"میرے بھی کچھ ایسے ہی تاثرات ہیں لیکن میں خوش ہوں تمہارے لیے اللہ تمہیں مزید کامیاب کرے۔۔" حسن ثانی نے محبت بھرے لہجے میں کہا تھا۔

"آپ کوریا کب آئیں گے؟" جے ہان نے یکدم پوچھا۔

"ابھی ایک سال تک تو ٹورز کنفرم ہیں کچھ ممالک کے لیکن کوریا ان میں شامل نہیں باقی کسی ذاتی وجہ کی بنا پر آنے کا پوچھ رہے ہو تو کچھ کہہ نہیں سکتا البتہ اگر تم اپنی شادی پہ بلاؤ گے تو ضرور آؤں گا۔۔" حسن ثانی ہنسے تو جے ہان کی خوشی اڑن چھو ہو گئی۔

"ایسے تو پھر آپ کبھی نہیں آسکیں گے۔۔" وہ استہزایہ انداز میں بولا۔

"کیوں ایسے کیوں کہہ رہے ہو؟" حسن ثانی کو تعجب ہوا۔

"میں نہیں چاہتا پھر سے کسی ماہاطیب کے لیے میں وہی زندگی سے بیزار جے ہان بن جاؤں۔۔۔" جے ہان کے لہجے میں درد تھا۔

"تمہیں کس نے کہا پھر سے اپنی زندگی میں ماہاطیب جیسے کرداروں کو لانے کی کوشش کرو؟؟؟ بلکہ تم ایسا کیوں نہیں کرتے کسی جے ہان کی زندگی میں حسن ثانی بن کر چلے جاؤ۔۔۔۔ وہ جو زندگی سے بیزار ہے اسے زندگی کی طرف لوٹا دو؟؟؟" جے ہان نے تجسس سے حسن ثانی کو دیکھا تھا۔

"دیکھو جے ہان وہ اللہ کی طرف سے دی گئی ایک آزمائش تھی جو گزر چکی اب آگے بڑھو۔۔۔۔۔۔

بہتر پانے کے لیے بہترین بننا پڑتا ہے اور بہترین بننے کے لئے سونے کو بھی آگ سے گزرنا پڑتا ہے۔آگ سے گزر کر تم سونا بن چکے ہو بس اب تمہاری پہچان رکھنے والی جوہری کی آنکھ چاہیئے۔۔۔"

جے ہان کو انکی بات کچھ کچھ سمجھ آئی تھی وہ کنفیوژ سے انداز میں بیٹھا حسن ثانی کی باتوں کو سوچنے لگا تھا۔

جے ہان ایک بالکل نیا انسان بن کر ساؤتھ کوریا لوٹا تھا اس نے جب قدم کوریا کی سرزمین پہ رکھا اسے لگا ہی نہیں وہ پہلے بھی کبھی یہاں آیا ہے وہ بہت الگ دنیا تھی جس دنیا سے وہ واپس آیا تھا۔

"اوہ مائی گاڈ جے ہان یہ تم ہو؟ مجھے بالکل یقین نہیں آرہا۔۔۔"

سومن نے دونوں ہاتھوں کے درمیان اپنا منہ رکھے حیرت سے کہا تھا۔

"ہمارا سوفٹ لو بوائے یہ سخت لونڈا بن کے واپس آیا ہے دیکھو۔۔۔۔"

ہادی اسکا سینہ زور سے تھپکا کر بولا جس پر جے ہان کراہ کر رہ گیا۔

جے ہان کی ماں، ساجد، صوفیہ، ہادی سومن سب موجود تھے اسکے لئے کھانے بنائے گئے تھے اسکی بڑی خاطر تواضع کی جا رہی تھی وہ جس دن یہ سب چھوڑ کر گیا تھا اسی جگہ یہی لوگ موجود تھے جو اسے تکلیف میں دیکھ کر غم میں تھے تکلیف میں تھے اور کچھ غصے میں۔۔۔۔

اور آج اسکو خوش دیکھ کر سنبھلا ہوا دیکھ کر کامیاب دیکھ کر سب اسکی بلائیں لیتے نہیں تھک رہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

جے ہان نے سبکو نظر بھر کر دیکھا اور اللہ کا شکر ادا کیا اللہ سے جڑ کر اس نے اپنی دنیا کو سنوار لیا تھا سچ میں سنوار لیا تھا۔

جے ہان کو گھر آئے کافی دیر ہو چکی تھی کھانا کھانے کے بعد اس نے گھر کا ایک سرسری جائزہ لیا تھا۔

"انکل گھر پہ نہیں ہیں کیا؟"

وہ احمد حسین کے کمرے کے سامنے رک کر بولا تھا۔

"اندر ہی ہیں بابا تم مل لو میں تمہارے لیے کافی بناتی ہوں۔"

سومن نے اسکا کندھا تھپکایا تھا اور وہاں سے چل دی۔

اوکے۔۔۔

www.novelsclubb.com

جے ہان احمد حسین کے کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ دروازہ تھوڑا کھلا تھا اور وہ تھوڑی دیر کے لیے وہاں رک گیا۔

اس نے دروازہ تھوڑا سا کھولا تو حسب معمول احمد حسین ایک میز کے سامنے کرسی رکھے بیٹھے تھے۔ میز پہ انکاٹیب تھا جس پر وہ اپنی بیٹی سے بات کر رہے تھے۔

جے ہان کو آج سے تقریباً ڈیڑھ سال پہلے کا دن یاد آیا جب وہ ملائشیا جانے سے پہلے احمد حسین سے ملنے آیا تھا وہ ایسے ہی دروازے کے قریب رکا تھا اور سامنے ٹیب کی سکرین پہ ایک سانولی رنگت کی بڑی بڑی آنکھوں والی لڑکی رو رہی تھی جسکی آنکھیں درد کی شدت سے لال ہو چکی تھیں اسکی آواز میں لرزش تھی اسکی زبان پہ شکوے تھے اسکی چیخیں جے ہان کے کانوں کو چیر گئیں تھیں۔ اس دن وہ خود بھی بہت ٹوٹا ہوا تھا بہت دکھی تھا اور ایک دکھی اور ٹوٹے انسان کا دکھ دوسرا دکھی انسان بہتر سمجھتا ہے۔ جیسے جے ہان کو اسکے ماضی کی وجہ سے دھتکارا گیا تھا اس لڑکی کو اسکی رنگت کی وجہ سے دھتکارا گیا تھا اسکا مذاق بنایا گیا تھا۔ جیسے بچپن میں ایک دن دادی کے دھتکارے جانے پہ سیاہ تتلیاں اسمارہ کو اپنے جیسی دکھی تھیں آج اسی طرح جے ہان کو اسمارہ اپنے جیسے دکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

محبت تو نہیں لیکن انوکھا ربط ہے کوئی

مجھے اک شخص کی تکلیف سے تکلیف ہوتی ہے

آج ڈیڑھ سال بعد جے ہان بہت بدل گیا تھا مگر وہ بڑی آنکھوں والی سانولی اسمارہ وہ ویسی ہی تھی اسکی آنکھیں سرخ نہیں تھی بلکہ تمام رنگوں سے خالی تھی بے رنگ اسکا لہجہ سرد تھا اور باتوں میں وہی گلے شکوے وہ وہیں کھڑی تھی۔

""" پتہ ہے میری آخری تتلی بھی کل رات مر گئی میرا بٹر فلائی ہاؤس پورا خالی پڑا ہے سنسان ویران بالکل میری زندگی کی طرح!"

وہ شکایتی انداز میں بولی۔

" تتلی! تم جانتی ہو تم ایسی باتیں کرتی ہو تو مجھے کتنی تکلیف ہوتی ہے۔"

"! لیکن آپ جانتے ہیں تتلیوں کو دیکھ کر میں پر سکون ہو جاتی تھی مگر اب وہ سکون کا واحد ذریعہ بھی چھن گیا ہے۔"

وہ بہت دکھی تھی۔

"تتلی بیٹا کب تک ایسے زندگی سے ناراض رہو گی؟ جانتی ہو کتنا دکھ ہوتا ہے تمہیں ایسے دیکھ کے؟ کب تک ایسے خود پہ ظلم کرو گی میں خود کو بہت بے بس محسوس کرتا ہوں کہ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکا ایک باپ ہو کے میں تمہیں گھٹتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور میں کچھ نہیں کر پا رہا۔"

احمد حسین رو دیئے۔

جے ہان یہ سب منظر باہر کھڑا دیکھ رہا تھا۔ وہ جب سیول واپس آیا تھا تو اسے سب بدلا ہوا نظر آیا تھا کیونکہ وہ بدل گیا تھا مگر اسمارہ کو دیکھ کر لگ رہا تھا اسلام آباد ابھی بھی ویسا ہی ہے وہاں ابھی بھی کچھ نہیں بدلا کیونکہ وہاں اسمارہ نہیں بدلی تھی۔

"بابا میں آپکو اپنی تتلی کے مرنے کا بتا رہی ہوں آپ اپنی تتلی کا ماتم منانے لگ گئے۔"

وہ مسکرادی۔

"تم کیوں ایسی ہو گئی ہو تتلی؟ پہلے تو ایسی نہیں تھی لوگوں کے رویے کے باوجود سب نظر انداز کر دیتی تھی تم۔۔۔"

"تب لوگ صرف میری ظاہری بدصورتی کا مذاق اڑاتے تھے بابا لیکن جب سے میری ذات میری روح کا مذاق بنا ہے اس نے مجھے توڑ دیا ہے روح تو سبکی ایک جیسی ہوتی ہے نا وہ تو بدصورت نہیں ہوتی پھر میرا ظاہر باطن کیسے بدصورت ہوا؟"

وہ جذبات سے خالی آنکھیں لیے سوال کر رہی تھی۔

"اللہ پہ بھروسہ رکھو اللہ سب بہتر کرے گا"

احمد حسین نے ہمت جمع کر کے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ کہاں بہتر کرتا ہے میرے لیے؟ اللہ نے ہی تو مجھے بد صورت بنایا ہے اسی نے میری قسمت میں زلیل ہونا لکھ دیا ہے تو اب اسکے آگے کسی کا ذور تھوڑی چلتا ہے۔"

"باتیں مت کیا کرو تتلی کسی دن میرا دل خوف کے مارے بند ہو جائے گا کہ میری بیٹی اللہ سے ناراض ہے نعوذ باللہ!"

"آہم آہم!"

احمد کی پشت سے کسی کے گلہ صاف کرنے کی آواز آئی تھی۔احمد حسین نے گردن گھما کر دیکھا سامنے ایک نوجوان کھڑا تھا۔سیاہ بیس بال کیپ پہنے کالا مفلر گردن کے گرد لپیٹے کالے رنگ کی ہوڈی اور جینز پہنے مضبوط متناسب جسامت والا ایک لڑکا کھڑا تھا۔احمد نے اسمارہ کو اللہ خافظ کہہ کر فون رکھا۔

"سلام احمد صاحب"۔

اس نے اپنی بھاری آواز میں کہا۔

"وعلیکم السلام ارے جے ینگ بیٹا تم ارے ماشاءاللہ ماشاءاللہ تم کب آئے؟ آؤ بیٹھو۔"

وہ ایک دم سے بہت خوش ہو گئے تھے۔ وہ اٹھ کر جے ہان کے قریب آئے تھے اور اسے گرم جوشی سے گلے لگایا۔

"تھوڑی دیر پہلے ہی آیا ہوں آپ سنائیں ٹھیک ہیں؟" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"تمہاری اردو تو بڑی صاف ہو گئی بھئی بالکل نہیں لگ رہا ایک کہ ایک کورین لڑکا بول رہا ہے بہت عمدہ! کتنے بدل گئے ہو ایک ہی سال میں ہاں؟"

www.novelsclubb.com

وہ اسے اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے تبصرہ کرنے لگے۔

"میں تو کافی بدل گیا ہوں لیکن آپکی بیٹی ابھی تک ویسی ہی ہے بالکل نہیں بدلی۔"

جے ہان نے ٹیب کی طرف اشارہ کرتے کہا تھا وہ انکی باتیں سن چکا تھا۔

"جانتے جو اسکے ساتھ ہوا وہ اس دن کے واقعے سے نکل ہی نہیں رہی۔"

احمد کی خوشی غائب ہو چکی تھی اور وہ اس وقت ایک پریشان باپ جو اپنی بیٹی کو خوش دیکھنا چاہتا ہے وہ بن چکا تھا۔

ٹیکنالوجی ابھی اپنی تیز کہاں ہوئی ہے کہ تمہیں باور کروا سکے کہ دنیا کے ایک کونے میں بیٹھا شخص اس بھری نظروں سے تمہاری تصویر کو دیکھ رہا ہے، اور تمہیں محسوس کرتے ہوئے اپنی زندگی کی محرومیاں سنا رہا ہے جس میں سب سے بڑی محرومی محبت ہے....۔

...پریزنٹ ڈے۔

اسمارہ راول جھیل واکنگ ٹریک پہ چلتی واپس آ رہی تھی۔ دن ڈھلنے والا تھا سردیوں کا سورج اسلام آباد میں الگ طرح کی خوبصورتی کے ساتھ ڈوبتا تھا۔

وہ جاتے جاتے آس پاس کے نظارے لیتی چلی جا رہی تھی۔اسکا فون بجنے لگا۔فون سیول سے تھا مگر نمبر سے وہ ناواقف تھی اس نے کال پک کی۔

اسکا تجسس حیرت اور پھر بے یقینی میں بدلا تھا۔

"ہہ ہیلو بابا بولیں کیا ہوا آپ ایسے کیوں؟"

حلق سے بمشکل الفاظ نکلے تھے اور جواب میں احمد حسین کی لرزش آمیز اواز۔۔۔

"تتلی۔۔۔۔"

احمد حسین نے ایک سرد آہ بھری تھی۔

"بابا می۔سن رہی ہوں آپ بولیں۔۔۔"اسمارہ چلانے لگی تھی آس پاس کے ماحول سے بے خبر وہ وہیں بیٹھ گئی تھی اسکی ٹانگوں میں جان نہیں رہی تھی اسے لگ رہا تھا کچھ برا ہونے جا رہا ہے۔۔۔

"اسمارہ احمد ولد احمد حسین آپکا نکاح جے ینگ سے کیا جا رہا ہے کیا آپکو قبول ہے؟"

ایک اجنبی اواز آئی تھی۔اسمارہ خواس باختہ ہو چکی تھی وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کیا ہو رہا ہے۔

"تتلی ہاں کرو۔۔۔۔مم۔میں سن رہا ہوں تتلی۔۔۔۔"

اکھڑتی ہوئی آواز میں احمد حسین بولے تھے۔

"آپکے والد اس وقت آئی سی یو میں ہیں انہیں ہرٹ اٹیک ہوا ہے آپ پلیز جلدی انکی باتوں کا جواب دیں" پھر سے اسی آواز میں کوئی بولا تھا اور اسمارہ کی سانسیں جیسے تھم گئیں تھیں۔۔

"ہہ۔ہہرٹ۔۔۔اٹیک۔۔۔۔۔۔بابا آپ ٹھیک ہیں؟؟بولیں بابا؟"لرزرتی ہوئی آواز میں اسمارہ نے کہنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"اسمارہ احمد ولد احمد حسین آپکا نکاح جے ینگ سے کیا جا رہا ہے کیا آپکو قبول ہے؟"پھر سے وہی سوال ہوا تھا۔

"تتلی جواب دو"....

احمد حسین جیسے اور کچھ سننا نہیں چاہتے تھے۔

"ہاں ہاں قبول ہے بس کہہ دیا۔۔۔۔"اسمارہ نے جیسے جان چھڑائیم

"بابا آپ مجھ سے بات کریں۔۔۔پلیز بابا بتائیں کیا ہوا آپکو اچانک؟

"اسمارہ احمد ولد احمد حسین آپکا نکاح جے ینگ سے کیا جا رہا ہے کیا آپکو قبول ہے؟

"اسمارہ کی جیسے کوئی سن نہیں رہا تھا۔اسمارہ بے بس سی ہو کر بیٹھی تھی۔

اور تھکے لہجے میں کہا تھا۔

"قبول ہے۔۔"آنسو اور گلہ دونوں خشک تھے وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تت۔۔۔تتلی اب۔۔۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم حنا کا خیال رکھنا۔۔۔حنا کو ہمیشہ ماں سمجھنا اسے تمہاری ضرورت ہو گی تتلی ۔۔۔سومن کا بھی خیال رکھنا۔۔۔۔۔۔"احمد حسین یہ کہہ کر خاموش ہوئے تھے۔

اسکی آواز گلے میں کہیں پھنس گئی تھی اسے اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی وہ لڑکھڑا کر نیچے گر چکی تھی۔وہ بھاگنا چاہتی تھی سیول کی طرف مگر وہ گر چکی تھی۔وہ زندہ تھی لیکن سانسیں رک چکیں تھیں۔

"ایسا نہیں ہو سکتا کہہ دو یہ جھوٹ ہے۔"

اسکے منہ سے یہ الفاظ بمشکل نکلے تھے۔

فون بند کرنے والے نے احمد حسین کے انتقال کی خبر دی تھی۔

احمد حسین کل رات دل کا دورہ پڑنے سے ہاسپٹل میں تھے اور اب انتقال کر گئے تھے۔

اس نے آسمان پہ دیکھا جو وہیں کا وہیں تھا گرا نہیں تھا زمین ویسی کی ویسی تھی وہ بھی نہیں پھٹی تھی زمین آسمان اپنی جگہ پہ موجود تھے اور ان کے بیچ اسمارہ ایسے محسوس کر رہی تھی جیسے اسے کسی بوتل میں بند کر دیا ہو جہاں اسکا دم گھٹ رہا تھا کھلے آسمان تلے اسکا دم گھٹ رہا تھا وہ آسمان سے باہر نکل کر سانس لینا چاہتی تھی لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی وہ جانتی تھی وہ اب کچھ نہیں کر سکتی۔

کل نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا

سب نے مرنا ہے ہر کسی نے مرنا ہے مگر بابا وہ تو بابا تھے وہ کیسے مر گئے تتلی جی رہی تھی تو اسکے بابا کیسے مر گئے؟

www.novelsclubb.com

وہ جانتی تھی سب مرتے ہیں سب نے مرنا ہے مگر بابا بھی مر جائیں گے اس نے یہ کبھی نہیں سوچا تھا۔ وہ کیا دنیا کی کوئی لڑکی یہ نہیں سوچتی کہ بابا مر جائیں گے۔

وہ راول جھیل کے ٹریک پہ پڑی تھی بے یقینی کی کیفیت میں گزرا وقت کسی فلم کے فلیش بیک کی طرح راول جھیل کے ٹریک پہ چل رہا تھا۔

بابا اسکے لئے سیاہ تتلیاں لائے تھے۔

بابا اسکی ضدیں پوری کر رہے تھے۔

جب وہ سب سے ناراض رہتی تو بابا اسے منانے کی کوشش کر رہے تھے۔

جب اسکی ماں اسے کچھ کہہ دیتی تو بابا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ باہر لے جا رہے تھے۔

اسکی باقی بہنیں وین میں سکول جاتی مگر وہ بابا کے ساتھ جاتی کیونکہ بچے اسکا مذاق اڑاتے تھے اور واپسی پہ بابا اسکا بیگ اپنے کندھے پہ لٹکائے اسکی دن بھر کی داستانیں سنتے ہنستے ہوئے اسکے ساتھ چل رہے تھے۔

بابا کی سپیڈ کو میچ کرتے کرتے وہ اکثر تھک جاتی اور رک جاتی تھی۔

بابا بہت تیز چلتے تھے انکی سپیڈ کو میچ کرنا اسمارہ کے بس کی بات نہیں تھی۔وہ بہت آگے چلے جاتے تھے ہاں سچ میں بہت آگے اور وہ اسمارہ سے اتنا آگے اتنا دور چلے گئے تھے کہ نہ جانے اسمارہ کو ان تک پہنچنے میں کتنا وقت لگ جائے۔۔۔۔

اور آنے والا سارا وقت چاہے وہ لمحہ ہو یا صدی اسے بابا کے بغیر جینا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہمیشہ بابا کے بہت قریب رہی تھی لیکن اس بار بابا بہت دور چلے گئے تھے اس سے ملے بغیر اسے بابا سے بہت باتیں کرنی تھیں اسمارہ خوش تھی اسے دکھانا تھا بابا کو وہ خوش ہے اتنے سال بابا نے اسمارہ کے لیے سب کیا تھا وہ انکے لئے بھی کچھ کرنا چاہتی تھی مگر وہ کچھ نہیں کر پائی تھی جانے والوں کے لیے جب ہم کچھ نہیں کر پاتے تو یہ دکھ ان کے چلے جانے سے بھی زیادہ گہرا ہوتا ہے۔۔۔

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی

اک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

www.novelsclubb.com

****

دوسرے دن احمد حسین کی میت ساؤتھ کوریا سے آئی تھی اور انہیں پاس کے قبرستان میں دفنایا گیا تھا۔

وہ آخری سفید لباس، چیخیں، صدمہ، چارپائی، جنازہ۔۔۔۔

اسمارہ کی آنکھ کھلی تھی تو اس نے خود کو بستر پہ لیٹا پایا تھا۔

شدید بخار، دکھتی آنکھیں، پھٹتا سر، تکلیف دہ پسلیاں، اور سلگتا ہوا جسم۔۔۔۔

کاش کوئی کہہ دے وہ سب اک ڈراؤنا خواب تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کتنی امید سے اسمارہ کے دل نے دہائی دی تھی۔ مگر نظریں کمرے سے باہر دوڑانے پر اسے علم ہوا تھا کہ یہ خواب نہیں تھا مہمان ابھی بھی موجود تھے جو احمد حسین کی تعزیت کے لئے آ جا رہے تھے۔

اسمارہ ہمت کر کے اٹھی تھی۔آئلہ اسکی طرف آگئی تھی۔

"اسمارہ تمہیں کچھ چاہیے؟"

"مجھے بابا کے پاس جانا ہے ابھی اسی وقت۔۔"کانپتی آواز آئی۔

اسمارہ جوتے پہن رہی تھی۔

"تم بہت بیمار ہو اسمارہ زیادہ طبیعت خراب ہو جائے گی ہم کل چلیں گے قبرستان۔۔۔"آئلہ نے اسے سہارا دے رکھا تھا۔

"نہیں مجھے ابھی جانا ہے۔۔"

"اچھا اچھا ٹھیک ہے تم رکو میں چادر لے کر آتی ہوں میں تمہارے ساتھ چلوں گی ویٹ کرو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

آئلہ نے چھوٹی بہنوں اور ماں اور دادی کی حالت دیکھ کر ہمت کی تھی اور خود کو جلدی سنبھال لیا تھا ایسی کوئی قیامت ٹوٹ پڑے تو کسی ایک کو ہمت کرنی ہی پڑتی ہے دنیا والے دکھ بانٹنے کے ساتھ نصیحتیں بھی تو بانٹنے لگتے ہیں نا۔۔۔۔

اسمارہ اور آئلہ قبرستان پہنچی تھیں اسمارہ احمد حسین کی قبر کے پاس بیٹھ گئی تھی۔

وہ کافی دیر خاموشی سے بس قبر کو تکتی رہی تھی۔

"بابا آپ نے کیوں کیا یہ سب آپ جانتے تھے میں شادی نہیں کرنا چاہتی تھی آپ نے کیوں مجبور کیا مجھے کس کے سہارے چھوڑ کر گئے ہیں اپنی تتلی کو آپ جانتے ہیں اس دنیا میں میرا کوئی نہیں تھا آپ کے سوا" آنسو سے تر چہرہ لیے گلے میں دھنسی آواز کے ساتھ وہ بولتے ہوئے لرز رہی تھی۔

'میں رو رہی ہوں بابا آپ مجھے چپ کیوں نہیں کروا رہے؟ میرے سوالوں کا جواب دیں بابا۔۔۔۔۔

میں اکیلی رہ گئی ہوں بابا آپ مجھے اکیلا کر گئے ہیں میں آپ کے بغیر کیسے جیوں گی میرا سب کچھ آپ تھے آپ جانتے تھے نا پھر آپ نے مجھے کیوں تنہا چھوڑ دیا۔۔۔"

وہ سر قبر پر رکھ کر گڑگڑاتے ہوئے کہہ رہی تھی آئلہ بھی وہیں بیٹھ گئی تھی آئلہ جانتی تھی وہ بھی دکھی تھی مگر وہ تتلی کے دکھ کی شدت کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی مرنے والوں کے ساتھ مرا جا سکتا تو دنیا میں شاید ہی کوئی یتیم بیٹی زندہ ہوتی۔اس نے تتلی کو خاموش نہیں کروایا بلکہ رونے دیا وہ چاہتی تھی تتلی رو کر اپنی ساری تکلیف اپنی بھڑاس نکال کر ہلکا محسوس کرے۔

سخت ویراں ہے جہاں تیرے بعد

کوئی تجھ سا ہے کہاں تیرے بعد

جانے کس شہر میں آباد ہے تو

ہم ہیں برباد یہاں تیرے بعد

www.novelsclubb.com

اسمارہ کی طبیعت ذرا سی بھلی تھی اور وہ لان میں آ کر بیٹھ گئی تھی کتنے ہی دن بعد اس نے سردیوں کی دھوپ سیکی تھی۔ وہ کرسی پر پاؤں اوپر کئے بیٹھی تھی۔ زندگی کتنی unpredictable ہوتی ہے نا پل بھر میں کیا سے کیا ہو جاتا ہے اور ہمیں سنبھلنے کا موقع تک نہیں ملتا۔ بابا ٹھیک کہتے تھے زندگی حادثوں کا ہجوم ہے زندگی حادثوں کا مجموعہ ہے ایسے حادثے جو پل بھر میں دنیا بدل دیتے ہیں رشتے بدل دیتے ہیں بابا ہیں سے بابا تھے میں پلک جھپکنے تک کا وقت لگا تھا بس۔۔۔۔

"اسمارہ یہاں اکیلی بیٹھی ہو اندر آؤ سب بیٹھے ہیں۔"

عرشیہ اسکے پاس آئی آ کر بولی تھی۔

"نہیں آپی میں ٹھیک ہوں یہاں مجھے کسی سے بات نہیں کرنی۔"۔۔ چند دنوں میں ہونے والے واقعات نے اسے سخت بنا دیا تھا کچھ حادثے انسان کو کمزور نہیں مظبوط بنا دیتے ہیں اور ان حادثوں میں ایک حادثہ کسی بہت قریبی کی موت بھی

ہوتی ہے اور پھر انسان سوچتا ہے اگر اس حادثے سے بچ کر وہ ایسے نکل آئے کہ اس پر خراش بھی نہ آئے تو وہ کسی بھی حادثے سے بچ کر نکل سکتا ہے۔

اسمارہ کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا وہ اگر بابا کی موت سہہ سکتی تھی تو اب وہ دنیا کے کسی بھی محاذ پر لڑ سکتی تھی ورنہ وہ تو کوئی کچھ بھی کہتا پلٹ کر جواب بھی نہیں دیتی تھی شاید وہ جان گئی تھی کہ اسکے لئے بولنے والے اسکے بابا اب نہیں رہے اس بات کا غصہ تھا یا دکھ مگر وہ سب سے ناراض تھی۔

عرشیہ خاموش ہو گئی تھی اور آ کر اسکے سامنے لگی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

"اسمارہ میری بابا کے دوست سے بات ہوئی ہے پتہ ہے کیا کہہ رہے تھے وہ؟"

اسمارہ نے نظریں عرشیہ کی طرف کی۔

www.novelsclubb.com

"وہ کہہ رہے تھے مرنے سے پہلے بھی وہ بس تمہاری فکر کئے جا رہے تھے کہ میری تتلی کا کیا ہو گا۔۔۔اسی لیے انہوں نے اپنی زندگی میں تمہارا فرض ادا کرنا مناسب سمجھا۔۔"

"ایسے فرض ادا کرتے ہیں؟ جانتی ہو پہلے میں اس انسان کو ناپسند کرتی تھی مگر اب اب میں اس سے نفرت کرنے لگی ہوں اس نے بابا کو ہتھیار بنا کر مجھ سے زبردستی نکاح کیا ہے میں کسی ایسے تعلق کو نہیں مانتی!"

اسمارہ کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔

"تم نے خود ہی اسکے بارے میں کچھ بھی سوچ کر اسے سچ مان لیا ہے ایک بار ٹھنڈے دماغ سے اس سے بات تو کرو تم مانو یا نہ مانو اسکے پاس ریکارڈنگ ہے نکاح ہوا ہے تمہارا۔۔۔"

اسمارہ نے خونخوار آنکھوں سے عرشی کو دیکھا۔

"میں نمٹ لوں گی اس سے بھی۔۔۔۔!!"

عرشیہ ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی

"انکے دوست نے جو وڈیو سینڈ کی ہے ہاسپٹل سے وہ دیکھی تم نے؟۔۔"

"وہ تمہارے لیے بہت پریشان تھے اسمارہ تم کیا چاہتی ہو وہ وہاں بھی بے سکون رہیں؟ تم اس حالت میں دیکھ کر وہ کتنا دکھی ہوتے تھے جانتی ہو نا تم؟"

"انہوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں وہ اتنے بیمار تھے وہ یہاں کیوں نہیں آئے؟"

اسمارہ رو دی۔

"آرہے تھے اسی لئے لیکن وقت ہاتھ نہیں آتا اسمارہ اسی لیے تمہیں وہ سمجھاتے رہے اب ان کے جانے کے بعد تم پھر سے اسی جگہ جا کھڑی ہوئی ہو وہ تھے تو تمہیں سنبھال لیتے تھے اب کوئی نہیں ہے اسمارہ جو تمہیں سنبھالے گا تمہاری پرواہ کرے

www.novelsclubb.com

گا سب اپنی اپنی زندگیوں میں مصروف ہیں تمہیں خود کو خود ہی سمبھالنا ہے اور جتنی جلدی یہ بات سمجھ لو تمہارے لیے اچھا ہے۔۔۔۔"

وہ اسکے گال تھپکا کر بولی تھی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اب اندر آؤ مجھے کچھ دکھانا ہے تمہیں۔۔۔"

وہ جاتے ہوئے کہہ گئی۔

اسمارہ آنسو صاف کر کے آسمان کی طرف دیکھنے لگی تھی اس نے ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی اور ہمت جمع کرنے کی کوشش۔۔۔

اسمارہ نے بہت دنوں کے بعد موبائل آن کیا تو ذیحان محمد کی کافی مسڈ کالز موصول ہوئیں تھیں۔اسمارہ نے پہلے سوچا لیکن پھر وقت دیکھے بغیر ہی کال کر لی۔

"ہیلو اسمارہ میں آپ ہی کی کال کا ویٹ کر رہا تھا۔"

ذیحان محمد نے جلد ہی کال ریسیو کر لی تھی۔

"احمد صاحب کا بہت افسوس ہوا مجھے بہت اچھے انسان تھے اللہ انکو جنت میں اعلی مقام عطا کرے۔

آپ ٹھیک ہیں؟"

وہ تھوڑا وقفہ لے کر بولا تھا۔

'ذیحان محمد میں اللہ کے ہر فیصلے سے راضی ہوں ہر کام میں اللہ کی بہتری ہوتی ہے مگر بابا کا یوں چلے جانا مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔۔۔۔۔" وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی کہیں نا کہیں اسکے لہجے میں شکایت بھی تھی۔

"اللہ سب کیا کریں مگر بیٹیوں سے انکے بابا جدا نہ کیا کریں۔۔۔۔۔۔۔"

آنسو اسمارہ کے گالوں سے بہہ رہے تھے لیکن وہ ایک جگہ ٹکٹکی باندھے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اسمارہ جب آپ نے کہہ ہی دیا کہ اللہ کے ہر کام میں راضی ہیں تو اگر مگر کر کے آپ اللہ کے فیصلوں پر سوال اٹھا رہی ہیں اللہ جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے ہم اللہ کی مصلحتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔"۔۔

"یہی تو میں کہہ رہی ہوں مجھے سمجھائیں میرے بابا کے چلے جانے میں کیا مصلحت ہو گی"

"ہم انسانوں کی زندگی ایک ریل گاڑی کی مانند ہے جس میں بہت سے مسافر ہمارے سفر میں ہمارے ساتھی بنتے ہیں لیکن ہم سبکی منزل ایک نہیں ہوتی اور اپنی منزل آنے پر سبکو اترنا پڑتا ہے اگر وہ نہیں اتریں گے تو نئے آنے والے مسافروں کو جگہ کیسے ملے گی؟"

www.novelsclubb.com

"لیکن مجھے میرے بابا میرے ساتھ چاہییں تھے۔۔۔۔"

"یہی تو ہم انسانوں کا المیہ ہے ہم مرنے والے کے لیے اتنے دکھی نہیں ہوتے جتنے اسکے پیار اور اسکی قرب کے لیے ہوتے ہیں جو وہ ہمارے لئے رکھتا تھا۔ جب ہم یہ

کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا مالک ہے ہمارا خالق ہے تو وہ جب ہم جیسے انسانوں کو ہم سے لے لیتا ہے تو ہم یہ کیوں نہیں کہتے اسکی ملکیت تھی اسکی مرضی وہ جب چاہے جسے چاہے بلا لے ہم یہ کیوں کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمارا کوئی اپنا ہم سے چھین لیا؟"

اس سوال کا جواب اسمارہ کے پاس نہیں تھا۔

"آپ جانتی ہیں ہمیں موت کو پازیٹو لینا چاہیے لیکن ہم نہیں لیتے اسی خود غرضی کی وجہ سے۔۔۔"

"موت کو پازیٹو لینا میں سمجھی نہیں؟" اسمارہ سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"یہ عارضی زندگی ہے اسمارہ امتحان ہے آنے والی زندگی کا میں نے آپکو پہلے بھی بتایا تھا کہ زندگی کا مقصد موت ہے ہم سب نے مرنا ہے تو ہمیں جانے والے کو دعاؤں میں رخصت نہیں کرنا چاہیے کہ وہ اپنے مقصد کے مزید قریب ہو گیا۔ ہم سے ایک قدم آگے بڑھ گیا۔۔۔

ہم اپنے لیے دکھی ہوتے ہیں انکے بغیر ہمارا کیا ہو گا ہمیں ان جیسا پیار کون دے گا ہم انکے بغیر کیسے رہیں گے لیکن کبھی ہم نے یہ دعا کی ہے کہ اللہ کرے وہ وہاں پر سکون رہیں اپنی اگلی اعر حقیقی زندگی میں یہاں کی نسبت زیادہ کامیاب ہوں؟

ہم خوش کیوں نہیں ہوتے کہ اس جھوٹی دنیا کے جھمیلوں سے انکی جان چھوٹ گئی وہ تمام دکھوں تمام تکلیفوں سے آزاد ہو گئے؟

اس لیے میں کہتا ہوں ہمیں موت کو پازیٹو لینا چاہیے ہمارے لئے بھلے اچھا نہیں ہوتا لیکن جانے والے کے لے لیے بہت اچھا ہوتا ہے۔

اور ایسا جس کے پیچھے آپ جیسے محبت کرنے والے لوگ ہوں جو دنیا میں بھی اسے محبت کرتے رہے اور مرنے کے بعد اسکے لئے دعا کا ذریعہ ہیں تو ایسے انسان کے لیے ہمیں اللہ سے سوال نہیں کرنے چاہئیں بلکہ شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمارے پیارے کو ایمان والی اچھی زندگی دی اور ایمان پہ موت دے کر اسے اپنے پیاروں میں شامل کیا۔"

اسمارہ پھر سے ذیحان محمد کی باتوں میں کھو گئی تھی یہ باتیں وہ کیوں نہیں سوچتی اسکے ذہن میں سوال تو آتے ہیں مگر انکا جواب اسکے پاس کیوں نہیں ہوتا اسلیے کہ وہ ابھی سیکھ رہی تھی اور ذیحان محمد زندگی کے تجربات سے بہت کچھ سیکھ چکا تھا اور اب وہ اسمارہ کو سکھا رہا تھا۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا

Allah does not burden a soul beyond that it .can bear

اللہ کسی جان پر اس کی وسعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا.

اللہ اور اسکے کاموں پہ بھروسہ رکھئے اسمارہ! احمد صاحب کا ساتھ یہیں تک تھا انہیں اسی موڑ پہ آپکو الوداع کہنا تھا اس میں اگر مگر کی کوئی گنجائش نہیں۔ آپ اللہ پہ بھروسہ رکھئے وہ آپکو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا انشاللہ۔۔۔"

"لیکن جواد ھورے سوال بابا میرے لیے چھوڑ کر گئے ہیں وہ؟ ذیحان محمد وہ ایسے شخص سے میرا تعلق جوڑ گئے ہیں جسے میں جانتی بھی نہیں اور جتنا جانا ہے مجھے وہ بالکل پسند نہیں آیا میں کیسے اس سے جان چھڑاؤں گی مجھے لگ رہا ہے میں کسی گہری کھائی میں گر چکی ہوں جہاں سے نکلنے کو کوئی رستہ نہیں۔۔۔"اسمارہ کی آنکھوں میں سمندر امڈ آیا تھا۔

"تو اسکا حق بھی اللہ نے دیا ہے آپکو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں آپ اس انسان سے بات کریں اگر آپکی نہیں بن پاتی تو آپ اس سے علیحدگی کر لیں۔۔"وہ قدرے مطمئن انداز میں بولا۔

"علیحدگی؟؟ یعنی طل۔۔ طلاق؟"اسمارہ کی پلکیں لرزیں۔

www.novelsclubb.com

"کیوں اسمارہ آپ ڈر کیوں گئی؟ یہ اختیار تو آپکو اللہ نے دیا ہے نا پھر؟"ذیحان محمد نے سوالیہ انداز میں کہا۔

"ہمارے ہاں اسے اچھا نہیں سمجھا جاتا۔۔۔"وہ ہچکچاتے ہوئے بولی۔

ذیحان محمد ہنس دیئے

"اسمارہ آپ سے اس بات کی توقع نہیں تھی آپ تو سنیاسی ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں سنیاسی تو وہ لوگ ہوتے ہیں جو تارک الدنیا ہوتے ہیں وہ صرف اللہ سے ڈرتے ہیں اسی کے لیے جیتے ہیں اور آپ پھر سے دنیا سے ڈرنے لگی؟

اسمارہ اس بات پر شرمندہ ہوئی تھی۔

"ایسی بات نہیں۔۔۔"

"تو پھر آپ کھلے دل سے ملیے بنا دنیا کے خوف کے اپنے لیے سوچیں ورنہ دنیا کا سوچیں گی تو آپ اپنے بابا کے فیصلے کو ساری عمر کوستی رہیں گی۔۔۔اور میں ایسا نہیں چاہتا کسی انسان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ خود ہوش و حواس میں ہوتے ہوئے کوئی فیصلہ کرے اور پھر ساری زندگی دوسرے کو قصوروار ٹھہراتا رہے آپ عاقل ہیں بالغ ہیں خود فیصلہ کریں۔۔۔۔"

اسمارہ اس بات پر کافی حد تک آمادہ ہوئی تھی۔

"دیکھیے اسمارہ وہ اللہ ہے وہ ہمارے سارے سہارے چھین کر ہمیں بارہا بتاتا ہے یہ زندگی تنہا لڑنے والی جنگ ہے جس میں مددگار صرف اسکی ذات ہے مگر انسان مٹ جانے والی چیزوں کو سہارا بنا کر اس جنگ میں فتح حاصل کرنا چاہتا ہے تو جب جب اسکا کھوکھلا سہارا اس سے چھنتا ہے وہ ایسے ہی منہ کے بل گرتا ہے۔اب یہ آپ کے ہاتھ میں ہے آپ کب تک منہ کے بل پڑی رہنا چاہتی ہیں یا اٹھ کر دوبارہ ہمت کر کے اللہ کو سہارا مان کے اپنی زندگی دوبارہ شروع کرنا چاہتی ہیں۔۔"

اسمارہ نے فون رکھا تھا وہ ایک نئے انداز سے سب چیزوں کو دیکھنے لگی تھی۔

اللہ میرے بابا کے لیے آسانیاں پیدا کر میں نادان ہوں مجھ سے غلطیاں ہوتی ہیں مجھے معاف کر دے میرا دکھ اپنی جگہ پر میں تیرے فیصلے سے ناراض نہیں ہوں بالکل نہیں۔۔

وہ دل ہی دل میں سوچ کر شرمندہ ہوئی تھی۔

اسمارہ اپنی بہنوں کے ساتھ قبرستان آئی تھی۔قرآن پاک پڑھنے کے بعد وہ کچھ دیر قبر پر رکی تھی۔اپنے ہاتھ قبر کی ٹھنڈی مٹی پر سہلانے لگی تھی۔

"میرے پیارے بابا۔۔۔"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

"اسمارہ چلیں؟"

عرشیہ نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا اور اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

وہ لوگ قبرستان سے باہر آرہے تھے۔

"مجھے سمجھ نہیں آتی لوگ اس جگہ کو قبرستان کیوں کہتے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

وہ آس پاس قبریں دیکھ کر بولی تھی۔

"کیا مطلب؟"

عرشیہ چونک گئی تھی۔

"قبرستان کو قبرستان نہیں شہر محبت محبتوں کا شہر کہنا چاہیے۔اپنے پیاروں کا شہر

جہاں قدم قدم پر کسی نا کسی کی محبت کسی نا کسی کا بہت پیارا دفن ہے۔۔یہ جو مٹی کی ڈھیری لگتی ہے نا یہ کسی نا کسی کی جان ہوتی ہے۔۔۔۔"

عرشیہ رکی تھی اور اسمارہ کی طرف مڑی عرشیہ کی آنکھیں نم تھی جبکہ اسمارہ کا چہرہ جزبات سے خالی نظر آرہا تھا۔

اسمارہ اسے دیکھ کر مسکرائی تھی۔

عرشیہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے دوبارہ چلنے لگی۔

اسمارہ اپنے کمرے میں آکر بیٹھی تھی اور لیپ ٹاپ آن کرنے لگی۔احمد حسین نے مرنے سے پہلے ایک وڈیو بھیجی تھی ہاسپٹل سے جو کافی دن سے پڑی تھی مگر اسمارہ کی ہمت نہیں ہوئی تھی کھول کر دیکھے۔

آج اس نے ہمت جمع کی اور لیپ ٹاپ سامنے رکھ کر بیٹھ گئی۔

وڈیو پلے ہوئی تھی احمد حسین ہاسپٹل کے بیڈ پہ لیٹے کئی مشینوں میں لپٹے تھے۔

"بابا۔۔۔۔۔"

اسمارہ دیکھ کر بلبلا اٹھی تھی۔

"تتلی۔۔۔۔۔۔"

احمد حسین نے مشکل سے بات کرنے کی کوشش کی تھی۔

"تتلی میری بیٹی مجھے تمہاری بہت فکر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حنا اور سومن نے وعدہ کیا ہے مجھ سے وہ تمہارا خیال رکھیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہاں سب تمہیں دل سے اپنائیں گے تتلی میرے بعد تم یہاں چلی آنا۔۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں جانتا ہوں تمہارے کچھ خواب ہیں وہ سب پورے ہوں گے حنا اور سومن کو تمہاری اور تمہیں انکی ضرورت ہے تتلی میری بات ماننا اور یہاں چلی آنا یہیں تمہارے لیے آسانیاں"

احمد حسین نے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اپنی بات مکمل کی تھی اور پھر آنکھیں موند لیں دواؤں کے اثر سے آنکھیں کھولنا مشکل ہو رہا تھا۔

اسمارہ نے انتظار کیا لیکن اسکے بعد احمد حسین کچھ نہیں بولے۔۔۔

اسمارہ نے لیپ ٹاپ بند کیا اور اپنے کمرے کی کھڑکی کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔ وہ جان گئی تھی اسکے بابا اچانک پاکستان کیوں آرہے تھے اور وہ دوست کوئی اور نہیں جے ینگ ہی تھا جسکے ساتھ وہ اسکا نکاح کر کے اسے سیول لیجانے آرہے تھے لیکن جو باتیں انہوں نے ابھی کیں وہ نہیں جانتی تھی احمد حسین نے یہ سب کیوں کہا تھا وہ جانتے تھے وہ نئے لوگوں میں گھل مل نہیں سکتی پھر انہوں نے کیوں سیول آنے کا کہا اور وہاں اسمارہ کی ضرورت کیوں ہو گی کسی کو؟

اسمارہ کو سمجھ نہیں آئی تھی اسکے بابا نے یہ سب کس لیے کیا تھا مگر وہ اتنا جانتی تھی اسکے بابا اسکے لئے کبھی غلط نہیں سوچ سکتے انہوں نے اتنی بڑی بات کچھ سوچ سمجھ کر ہی کی ہو گی۔

دادی، امی اور بہنوں کے سمجھانے پر اسمارہ نے کافی شور مچایا تھا۔

"اسمارہ نکاح ہوا ہے تمہارا اس سے تم جھٹلا نہیں سکتی۔۔" دادی نے جتانے والے انداز میں کہا۔

"بس کر دیں دادی کیا اہمیت ہے اسکی نظر میں نکاح کی ایک بار زحمت نہیں ہوئی کہ میرا باپ مرا ہے تو حال ہی پوچھ لے وہ آپ نہیں جانتی اسے میں جانتی ہوں ۔۔۔۔" وہ بہت غصے میں تھی

www.novelsclubb.com

"لیکن پھر بھی تمہیں اس سے مل کے سارے خدشات دور کرنے چاہئیں بابا بھی اسی لیے چاہتے تھے تم جلد وہاں آجاؤ۔۔۔" عرشیہ نے سمجھانا چاہا۔

"وہ کیوں نہیں آتا یہاں؟ میں ایسے اکیلی چلی جاؤں وہ اگر کوئی نقصان پہنچا دے مجھے پھر؟" اسمارہ جے ینگ کے بارے میں جو رائے قائم کر چکی تھی اسے اب بدلنا ناممکن تھا۔

"ہوش کرو اسمارہ بیوی ہو تم اسکی وہ کیوں نقصان پہنچائے گا تمہیں؟" دادی نے ڈانٹ کر کہا تھا۔

"اور وہاں حنا عانٹی ہیں سومن ہے تم اکیلی کیسے ہو گی؟" عرشیہ کی اس بات پر صفا بیگم کے چہرے کے نقوش تھے۔

اسمارہ کو پھر سے بابا کی باتیں یاد آئیں تھیں کہ سومن اور حنا کو اسکی ضرورت ہے اسکے دماغ نے جیسا سوچنا بند کر دیا تھا اسے لگ رہا تھا اسکے دماغ کی کوئی رگ ابھی پھٹ جائے گی۔

اسمارہ نے مشکل سے ہی صحیح لیکن خود کو قائل کر لیا تھا اس نے اپنے ڈاکیومینٹس وغیرہ جمع کروا دیئے تھے۔ دن اتنی جلدی گزرے تھے کہ کب احمد حسین کو

گزرے دس دن ہوئے پتہ ہی نہیں چلا۔وہ جے ینگ سے ملکر یہ قصہ ختم کرنا چاہتی تھی۔اور اسی لیے اس نے یہاں سے نہ تو اسے کال کی تھی نہ کوئی میسج۔وہ مزید اسکی نان سیریس باتیں سن کر خود کو اذیت نہیں دینا چاہتی تھی۔جس بیٹی نے اپنی آنکھوں کے سامنے باپ کا جنازہ اٹھتے دیکھا ہو اور وہ پھر سے اٹھ کھڑی ہوئی ہو تو اسکے مضبوط دل کی داد دینی چاہیے کہ اس نے اپنی سب سے قیمتی چیز کھو کر بھی خود کو کھویا نہیں۔

اسمارہ روزانہ وقت نکال کر کچھ دیر قبرستان چلی جاتی وہاں روز اپنے دل کی باتیں کرتی اور کچھ دیر بیٹھ کر واپس آجاتی۔

آج وہ معمول سے زیادہ دیر رکی تھی وہ کب سے بیٹھی سورت یسین پڑھ رہی تھی اور کچھ کچھ دیر بعد باتیں یاد آنے پر خود سے ہی بات کر لیتی۔

احمد حسین جواب تو نہیں دے سکتے تھے مگر اسے لگ رہا تھا وہ سن رہے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"بابا میں کل آپکے کہنے پہ آپکے شہر جا رہی ہوں۔۔۔۔۔میرا آخری سمسٹر تھا مگر آپ کے کہنے پہ فریز کروا دیا ہے میں نے۔۔۔۔بابا میں آپکی بات مان کر وہاں جا رہی ہوں لیکن اگر مجھے لگا وہاں میں ایڈجسٹ نہیں کر پا رہی تو میں واپس آجاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ سوچ میں ڈوبی باتیں کیے جا رہی تھی۔

آپ نے کہا عانٹی اور سومن کو میری ضرورت ہے انکو میری ضرورت کیوں ہے بابا آپ نے یہ نہیں بتایا؟ میرے لیے ہمیشہ سوال ہی کیوں چھوڑے جاتے ہیں جواب کوئی نہیں دیتا سوائے ذیحان محمد کے۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے یاد آنے پر ہلکے سے مسکایا۔

"مجھے لگتا ہے میں زیادہ دن وہاں نہیں گزار سکوں گی میں جلد واپس آجاؤں گی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے ٹھنڈی آہ بھری اور قبر پر ہاتھ پھیر کر خالی نظروں سے تکتی رہی۔

اسمارہ آخری بار ایک نظر قبرستان پر ڈال رہی تھی نہ جانے پھر اس پر سکون جگہ جہاں اسکے پیارے بابا مقیم تھے اسے کب آنا نصیب ہوتا۔۔۔

میری دنیا میں وہ لازم تھے اے خدا

مجھ سے جو لوگ چرائے ہیں تیری جنت نے۔۔۔

12 دسمبر کا دن تھا اور اسمارہ اسلام آباد ایئرپورٹ سے دبئی کے لیے روانہ ہوئی تھی وہاں سے اسے سیول کی فلائٹ لینی تھی۔

اسمارہ بالکل راضی نہیں تھی آنے کے لیے بہنوں اور امی دادی کو چھوڑتے ہوئے اسمارہ کو پہلی بار احساس ہوا تھا کہ بھلے وہ انکے اتنا قریب نہیں تھی مگر وہ سب اسکی زندگی کا حصہ تھے اور ان سے دور جاتے ہوئے اسے جتنی تکلیف ہو رہی تھی وہ اندازہ بھی نہیں کر سکتی تھی کہ ایسا کیوں ہے۔

کبھی کبھی اپنے آپ کو بچانے کے لیے اپنوں سے دور جانا پڑتا ہے بالکل اسی طرح جب کوئی شخص اپنے پیر کا زخمی اور ناکارہ حصہ الگ کر دے تاکہ وہ ناسور بن کر اسکے باقی جسم کو نقصان نہ پہنچا سکے تکلیف ہوتی ہے مگر فائدہ بھی اسی میں ہوتا ہے۔

اسمارہ کی زندگی پچھلے دس دنوں میں کیا سے کیا ہو گئی تھی اسکے بابا اسکی پوری فیملی جس سے اس نے ابھی رشتہ استوار کیا تھا وہ سب ایک ہی جھٹکے میں چھن گیا تھا اور اسمارہ اللہ کے فیصلوں کے آگے سر تسلیم خم کر رہی تھی۔

اسلام آباد سے دبئی اور دبئی سے سیول اسمارہ ایک لمبے سفر کے بعد تھک گئی تھی اور سیول تک وہ سوتی ہوئی گئی تھی۔

فلائٹ انچون ائیر پورٹ پر لینڈ کر چکی تھی۔اس نے جہاز سے باہر قدم رکھا اور پھر ائیر پورٹ کی طرف بڑھی۔ تمام معاملات طے کرنے کے بعد وہ انچون ائیر پورٹ سے باہر آنے لگی۔اسے بتایا گیا تھا اسکو ریسیو کرنے اسکے بابا کے دوست آئیں گے۔ باہر جانے والے رستے پر وہ جیسے ہی آئی تھی ایک خوبصورت ڈھیلے ڈھالے

کپڑوں پر حجاب کئے نازک سی لڑکی اسکی طرف ہاتھ ہلاتے ہوئے اشارہ کر رہی تھی۔اسمارہ اسکی طرف بڑھی۔

"ہائے۔۔۔آئم سومن۔۔۔"

اس نے اسمارہ کو پہچان لیا تھا اسمارہ بھی جانتی تھی اسکے بابا کی سوتیلی بیٹی ہے جسکا نام سومن ہے وہ اکثر انکو بابا کے ساتھ تصویروں میں بھی دیکھ لیتی تھی لیکن وہ اسے لینے خود لینے آئے گی اسمارہ کو اس بات پہ حیرت ہوئی تھی۔

"He is Hadi my fiance

سومن نے ساتھ کھڑے لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔اس لڑکے نے مسکرا کر اسمارہ کو دیکھا۔بابا نے اسے ہادی کے بارے میں بھی بتا رکھا تھا جس نے ان کی بیٹی سے نکاح کیا تھا۔

اسمارہ نے سر ہلا کر دونوں کو سلام کیا اور وہ دونوں اسکا سامان لے کر گاڑی میں بیٹھ گئے۔

"تمہیں آتے ہوئے کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا؟؟" سومن نے پیار سے پوچھا تھا جسکا جواب اسمارہ نے گردن ہلا کر دے دیا۔

"تم گونگی ہو یا بہری؟"

ہادی نے گاڑی سٹارٹ کرتے کہا تھا اور اسمارہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا تھا۔

"جی؟" اسمارہ کے لہجے میں حیرت واضح تھی۔

"جی بالکل۔۔۔ کب سے سومن بات کرنا چاہ رہی ہے اور تم ہوں ہاں۔۔۔۔ مجھے تو یقین نہیں آرہا تم احمد انکل کی سب سے لاڈلی بیٹی تھی جسکی وہ اتنی لمبی لمبی تعریفیں کرتے تھے۔۔۔" ہادی اسے کافی صاف گو معلوم ہوا تھا۔

"کیا ہو گیا ہے ہادی پتہ تو ہے تمہیں اسے لوگوں میں گھلنا ملنا پسند نہیں۔۔۔۔" سومن نے اتنے یقین سے کہا تھا اسمارہ پھر سے حیران ہوئی تھی۔ بابا ٹھیک کہتے تھے اتنا تو اسکی سگی بہنیں بھی اسے نہیں جانتی تھی جتنا وہ انجان لڑکی اسے جانتی تھی۔

"اسمارہ تم ریلیکس ہو جاؤ ہاں اسکی تو عادت ہے۔۔۔۔۔" سومن نے مسکراتے ہوئے آسمارہ کو کمفرٹیبل کرنے کی کوشش کی۔

اسمارہ جواباً بس مسکرا سکی تھی۔

گاڑی انچون ائیرپورٹ سے نکلی تھی اسمارہ نے گاڑی سے باہر نظریں دوڑائیں تھی مگر اسے بالکل محسوس نہیں ہو رہا تھا کہ وہ اسلام آباد سے باہر کہیں آئی ہے وہی کشادہ سڑکیں دور سے نظر آتے پہاڑ وہی سرد موسم بابا اسے بتاتے تھے وہ سیول کو اپنا دوسرا گھر کیوں کہتے ہیں کیونکہ سیول اسلام آباد جیسا تھا پہاڑ، بارش، مصروف زندگی لیکن یہ سب چیزیں جو اسلام آباد کو پرسکون بناتی تھی وہ سیول کو اداس بنا

رہی تھی۔اپنوں سے دوری کا احساس تھا یا سردی کی وجہ سے چھایا سکوت جو بھی تھا سیول اسے بہت اداس لگا تھا۔۔۔۔۔

اداسیوں کا شہر سیول۔۔۔۔

اس نے شیشے کے ساتھ سر لگائے باہر دیکھتے ہوئے زیر لب کہا تھا۔

سومن کا گھر سیول کے ایک پوش علاقے گانگنام میں تھا۔انچون ائیر پورٹ سے گانگنام تک پہنچتے تقریباً ایک گھنٹہ لگا تھا۔گانگنام کے علاقے میں واقع دوگوک-دونگ نامی جگہ پر سومن کا گھر تھا۔گاڑی دوگوک-دونگ کے ایریا میں داخل ہوئی تھی تو لگژری اپارٹمنٹ کمپلیکس نظر آنے لگے تھے۔آس پاس کافی اونچی بلڈنگز تھیں جو غالباً اپارٹمنٹس اور فلیٹس تھے۔دوگوک-دونگ کی گلیوں میں داخل ہوتے ہی تقریباً پہلی دو تین بلڈنگ کو چھوڑ کر سامنے ہادی نے گاڑی روکی تھی۔

باہر سے گھر کی دیوار پتھروں کی بنی تھی کالے رنگ مین گیٹ لکڑی سے بنا نظر آرہا تھا لان میں بڑے بڑے درخت تھے جبکہ گھر ایک چھوٹا سا بنگلہ تھا سنگل سٹوری لیکن کافی کشادہ۔

اسمارہ ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے سومن کے ساتھ گھر کے اندر داخل ہوئی تھی اور اندر سے گھر باقی کورین گھروں جیسا ہی تھا دروازے سے اندر داخل ہوتے ہیں جوتے رکھنے کی جگہ تھی جہاں سے ایک راستہ سومن کے پورشن کی طرف جبکہ دوسرا لاؤنج اور اس سے آگے لان کی طرف جاتا تھا۔

سومن نے اسمارہ کو اندر آکر بٹھایا جبکہ ہادی اسکا سامان گاڑی سے نکال کر لایا۔

بابا نے اسمارہ کو بتا رکھا تھا کہ انکی دوسری بیوی ایک بہت بڑے بزنس مین کی بیوی تھیں جنکی کئی شہروں میں ریسٹورانٹ کی چینز تھیں۔اسمارہ وہی دماغ میں بٹھا کے آئی تھی جیسے اس نے اپنے ہاں حد سے زیادہ امیر لوگ دیکھے تھے بڑی بڑی گاڑیاں

محل نما گھر نوکر چاکر مگر یہاں ایسا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ سومن نے آتے ہی اسے خود پانی پلایا تھا اور اسکے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔

"مماں آرام کر رہی تھیں میں نے بتایا ہے انکو وہ آ رہی ہیں بس۔۔"

اسمارہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تمہارا سامان میں نے رکھ دیا ہے خود سیٹ کر لیں نا۔۔"

"اگر میرے ساتھ رہنا چاہو تو مجھے کوئی پرابلم نہیں لیکن مماں کہہ رہی تھیں تمہاری پرائیویسی ڈسٹرب نہ ہو اس لیے بیک سائیڈ والا کمرہ تمہارے لیے صاف کروا دیا۔"

www.novelsclubb.com

سومن نے تفصیل بتانا ضروری سمجھا۔

"میں رہ لوں گی مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔۔۔۔مجھے بابا کا کمرہ دیکھنا تھا کیا میں۔۔۔۔۔"

سومن نے مسکرا کر ہاں میں جواب دیا۔

"ہاں آجاؤ مماں بھی وہیں ہیں ان سے بھی مل لینا۔۔"

اسمارہ اور سومن کمرے کی طرف آنے لگی۔

بابا کے کمرے میں آکر اسے عجیب سا سکون ملا تھا بابا کی ساری چیزیں ویسے پڑی تھیں جیسے وہ اسے وڈیو کال پہ دکھاتے تھے۔ کمرے میں پڑی ہر چیز سے اسکے بابا کی کوئی نا کوئی یاد وابستہ تھی وہ ایک ایک چیز بہت احتیاط اور بہت محبت سے چھو کر دیکھ رہی تھی اور اپنے بابا کو محسوس کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

حنا واشروم سے نکلی تھی اور اسمارہ انہیں دیکھ کر شاکڈ ہوئی تھی۔ نہایت نفیس اور خوبصورت ہونے کے ساتھ بہت نرم گو سی خاتون اسکے سامنے کھڑی تھی۔

"اسمارہ بیٹی ہماری تتلی۔۔۔" انہوں نے اسکے لئے باہیں کھولیں تھیں اسمارہ پہچان گئی تھی اور مسکرا کر انکے پاس آئی۔

حنا نے اسمارہ کو گلے لگایا تھا۔

"....전 생에 나라 를 구했어

"...Chon-seng-ay-na-ra-ga-gu-hayso

حنا نے اسمارہ کا ماتھا چوم کر کورین میں کچھ بولا تھا۔

اسمارہ نے نگاہیں سومن کی طرف کی جو اسکی ٹرانسلیشن کر سکتی تھی۔

"مماں کے کہنے کا مطلب ہے تم بہت لکی ہو۔۔۔"

اسمارہ حیرت سے حنا کو دیکھنے لگی تھی جبکہ حنا مسکرا کر ان سب کو بیٹھنے کا کہنے لگی۔

"میں سمجھی نہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

اسمارہ سومن کے قریب ہی تھی تو اس نے وضاحت چاہی۔اسمارہ ایسی ہی تو تھی بات بات پہ سوال کرنے والی۔

"اسکا مطلب ہے۔

تم نے پچھلی زندگی میں ضرور کوئی ملک بچایا ہو گا۔

In your past lufe you must have saved a ....life

یہ اس انسان کے لیے کہا جاتا ہے جو بہت لکی ہو۔۔"

"ہاں وہی پوچھ رہی ہوں عانٹی کو میں لکی کیوں لگی؟"

سومن کے پاس اسکے آئی کیو لیول کو دینے کے لیے داد نہیں تھی ورنہ وہ ضرور دیتی۔

"لکی کوئی کیوں ہوتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

اسمارہ نے سوالیہ نظروں سے سومن کو دیکھا۔

"اتنے لوگ تم سے پیار کرتے ہیں تم اچھی زندگی گزار رہی ہو کیا یہ خوش قسمتی نہیں؟"

اسمارہ نے کچھ سمجھتے ہوئے اپنا رخ موڑا۔

"اتنی سی بات پہ بھی کورین خوش قسمتی سمجھ لیتے تھے واہ۔۔۔اور ایک وہ تھی اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی اللہ سے شکایتیں اور شکوے کیے جاتی تھی۔"

اسمارہ نے دل میں سوچا تھا۔

"احمد میرے لیے فرشتہ ثابت ہوئے وہ صرف میرے شوہر ہی نہیں تھے میرے سب سے قیمتی دوست اور ساتھی بھی تھے جب میرے بچوں کو مجھے سہارے کی ضرورت تھی انہوں نے ہمارا ساتھ دیا احمد میرے شوہر کے خاص دوست تھے اور انہوں نے دوستی کا حق نبھایا جب میرے دیور نے بزنس میں میرے ساتھ مقابلہ شروع کر دیا تو احمد نے میرا بہت ساتھ دیا اس نے میرے گھر کو اچھے سے سنبھالا میری بیٹی کو اپنی بیٹی سمجھا سومن کی ایسی حالت کے باوجود انہوں نے سومن کے چہرے پہ کبھی دکھ آنے نہیں دیا"

اسمارہ نے ساتھ بیٹھی سومن کو دیکھا تھا جسکی بیماری کا ذکر بابا بھی کرتے رہتے تھے اور اب حنا بھی کر رہی تھی مگر وہ تو حشاش بشاش نظر آ رہی تھی اسمارہ کو سمجھنے میں دشواری ہو رہی تھی۔

حنا کی آنکھیں نم تھی۔

"وہ تمہارے لیے بہت فکر مند رہتے تھے اور ہمیشہ مجھے کہتے تھے کہ کبھی میں نہ رہا تو میری بیٹی آپکے حوالے ہے سومن کے بعد تم ہماری بیٹی ہو اسمارہ۔۔

احمد نے جس طرح سومن کو پالنے میں میری مدد کی سومن کی ذمہ داری لی میں چاہ کر بھی احسان اتار نہیں سکتی۔۔۔

اور اب اب جاتے جاتے بھی وہ تمہیں یہاں بھیج کر مجھ پر ایک اور احسان کر گیا ہے ۔۔"

اسمارہ نے نظریں اٹھائی اور حنا کی طرف دیکھا وہ صفائی مانگنا چاہتی تھی اس بات کی مگر بول نہیں پائی۔

"میں وعدہ کرتی ہوں اسمارہ تمہیں یہاں ہر ممکن مدد دوں گی کبھی خود کو غیر مت سمجھنا۔۔۔۔"

وہ اسمارہ کے سر پر ہاتھ پھیر کر آنسو صاف کرتے کمرے سے نکلی تھی۔اسمارہ کے زہن میں ابھی بھی سوال تھے۔سومن جو اسکے ساتھ بیٹھی تھی وہ انکے جانے کے بعد اسمارہ کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی۔

اسمارہ نے آنسو صاف کئے تھے اور سومن کی طرف مسکرا کر دیکھا۔

"بابا بتاتے تھے تم وہاں بہت خوش تھی اپنی دنیا میں یہاں تم نہیں آنا چاہتی تھی ہے نا؟"

تھوڑی خاموشی کے بعد سومن نے پھر بات شروع کی۔

"میرے بچپن میں ہی بابا کی ڈیتھ ہو گئی تھی مماں کے لیے ایک طرف بزنس تھا تو دوسری طرف ہم۔۔۔۔ مماں بزنس میں لگ جاتی تو انکے لئے میری دیکھ بھال کرنا گھر دیکھنا انکے لئے بہت مشکل تھا پھر بابا ہماری زندگی میں آئے انہوں نے بزنس میں بھی اور گھر پر بھی مماں کا بہت ساتھ دیا یہ گھر انہوں نے ہی سنبھالا اور مجھے"

سومن نے ایک گہری سانس لی اور کچھ دیر رکی پھر بات کرنے لگی۔

"جانتی ہو مماں کونسے احسان کی بات کر رہی تھیں؟"

اسمارہ نے سوالیہ نظروں سے سومن کو دیکھا۔

سومن نے اپنے سر پہ رکھا حجاب اتارا تھا تو اسمارہ کے ہوش اڑ گئے تھے اسکی آنکھیں حیرت سے بڑی ہو گئی تھیں۔

"کینسر پیشنٹ ہوں میں۔۔۔۔۔۔"

سومن نے مسکرا کر کہا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے لوگوں کو لگتا ہے میں نے بابا کے کہنے پہ اسلام قبول کیا اور انہی کی وجہ سے زبردستی حجاب کرنے لگی ہوں۔۔۔"سومن کی نظریں ایک جگہ ٹکی تھیں۔

"سب کہتے ہیں حجاب پہچان بنانے کے لیے اور خوبصورتی چھپانے کے لیے کیا جاتا ہے مگر جانتی ہو مجھے ایسا لگتا ہے حجاب تو ہماری پہچان چھپا کر ہمیں باعزت بنا دیتا ہے ہماری خوبصورتی نہیں بلکہ ہماری کئی بدصورتیاں چھپا لیتا ہے۔"سومن مسکرائی۔

"بابا کا میری زندگی میں آنا میرا اسلام قبول کرنا اور پھر حجاب کرنا شاید اسی لیے لکھا گیا تھا کہ میں دنیا کی جھوٹی ہمدردیوں سے بچ سکوں کوئی مجھے خود سے کم نہ سمجھے نا مجھ پہ ترس کھائے۔۔۔میں حجاب کر کے بالکل نارمل زندگی گزار رہی ہوں کوئی نہیں جانتا میری حقیقت سوائے میرے اپنوں کے۔۔۔۔۔۔"

کبھی بھی جا سکتی ہوں اپنی مماں کو چھوڑ کر سبکو چھوڑ کر۔۔۔۔

لیکن تم میری مماں کا خیال رکھنا ہمیشہ کبھی انکو چھوڑ کر مت جانا"

اس نے اسمارہ کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے تھے اور اسکے سامنے زمین پر بیٹھ گئی تھی۔

" بابا نے مماں سے وعدہ کیا تھا اسمارہ سومن کی جگہ لے گی انکی بیٹی بن کر انکا سہارا بنے گی بتاؤ اسمارہ کرو گی نا؟.

تمہارے بابا کے اتنے احسان ہیں ہم پر تم ایک احسان کرو گی نا؟"

اسمارہ نہ جانے کونسی دنیا میں چلی گئی تھی۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ جو لڑکی اسکے سامنے بیٹھی اس سے بات کر رہی ہے وہ کیا ہے؟؟؟؟

زندگی اتنی complicated کیسے ہو سکتی ہے؟وہ جب لوگوں سے دور تھی اسے لگتا تھا باقی سب دنیا خوش ہے مطمئن ہے لیکن نہیں زندگی امتحان ہے اور یہاں ہر کوئی اپنے اپنے حصے کا امتحان دے رہا تھا اسمارہ کا دل اس معصوم نازک سی

تتلی کے لیے ڈوبا تھا وہ اتنی خوبصورت تھی لیکن مکمل نہیں تھی یہاں کوئی مکمل نہیں ہوتا بس ہمیں لگتا ہے سب مکمل ہیں مکمل تو صرف اللہ کی ذات ہے۔۔۔۔۔

سومن نے بڑھ کر اسمارہ کو گلے لگایا تھا اور نہ جانے کتنے دنوں سے بھرا غبار اسمارہ کے گلے لگ کر رو کر نکالا تھا۔

اسمارہ کو اپنے بابا کی کہی بات یاد آئی تھی سچ میں یہاں اسمارہ کی ضرورت تھی اور اسمارہ کو یہاں کی۔

سومن اسمارہ کو اسکا کمرہ دکھانے لائی تھی۔ یہاں بھی اسکا کمرہ لان کے ساتھ تھا جسکی کھڑکی لان میں کھلتی تھی۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے چھوٹے چھوٹے

گملوں میں سجے سورج مکھی کے پھول نظر آئے تھے اور وہ دیکھ کر حیران سی ہوئی تھی۔اس نے ہاتھ لگا کر محسوس کیا تھا اور وہ مصنوعی تھے۔

سومن دیکھ کر مسکرادی تھی۔

"یہ جے ہان کے فیورٹ ہیں۔۔۔"سومن نے اسمارہ کی پریشانی دور کرنا چاہی۔یہ پھول تو اسمارہ کی تتلیوں کے بھی پسندیدہ تھے۔سورج مکھی کے پھول تتلیوں کے لیے فائدہ مند اور نیکٹر سے بھرپور ہوتے ہیں۔اسمارہ نے سوچا اور مسکرادی تھی۔

"جے ہان؟"اسمارہ نے ذہن پہ زور ڈالتے کہا۔

"میرا چھوٹا بھائی۔۔۔جے ہان۔۔"سومن نے پاس پڑے کچھ فوٹو فریمز سامنے کیے۔جن میں انیس بیس سال کا ایک معصوم سا لڑکا کھڑا نظر آرہا تھا۔

"بابا نے کبھی اتنا ذکر نہیں کیا اسکا۔۔۔"اسمارہ نے فوٹو فریم پکڑتے کہا تھا فوٹو فریم میں ایک نوعمر لڑکا جو کافی ہنس مکھ لگ رہا تھا نظر آرہا تھا۔

"یہ ہمارے ساتھ نہیں رہتا نااور کچھ عرصہ پہلے تو ٹیکساس چلا گیا تھا ابھی ہی واپس آیا ہے۔۔۔"اسمارہ نے پتہ چلنے پر مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔

"اور یہ پھول یہ جے ہان کے برتھ فلاور ہیں۔۔۔اگست میں پیدا ہوا تھا نا تو اسکے ذوڈیاک سائن کے مطابق یہ پھول اسکا برتھ فلاور ہے۔۔۔ تمہیں شاید اتنا پتہ نہ ہو لیکن یہاں ان سب چیزوں کی بہت اہمیت ہے۔۔"

سومن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بلکہ مماں نے تو اسی خوشی میں اسکا نام بھی یہی رکھا جسکا مطلب ہے پھول۔۔۔"

سومن نے جے ہان کی تصویر کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"پھول؟

جانتی ہو میرے نام کا مطلب کیا ہے خوبصورت پھول۔۔۔"

اسمارہ کے ذہن میں جے ینگ کے الفاظ گھومے۔۔اسمارہ نے کوفت بھرے لہجے میں اس خیال کو جھٹکا تھا اور سومن کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

"اچھا کمرہ ہے نا؟"

اسمارہ نے سومن کے پوچھنے پر اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"سومن مجھے تم سے ایک اور بات بھی پوچھنی تھی۔۔۔"

اسمارہ ہچکچاتے ہوئے بولی تھی۔

"تم تھوڑی دیر آرام کر لو پھر ساری باتیں کر لیں گے ہاں۔۔۔"سومن نے اسکا گال تھپکایا تھا اور اسمارہ جیسے بات منہ میں لے کے رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

سومن کمرے سے آگئی تھی جبکہ اسمارہ کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف ہو چکی تھی۔

شام کا وقت تھا اسمارہ کو گھر سے فون آیا تھا اس نے سب سے بات کی اور خیریت سے پہنچنے کی اطلاع دی تھی پھر سومن اسکے کمرے میں آئی تھی۔

"جاگ گئی تم؟" سومن نے دروازے سے جھانک کر کہا تھا۔

"میں پہلے بھی آئی تھی مگر تم سو رہی تھی۔۔۔" وہ اسکے پاس بیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔

"تم نے کوئی بات کرنی تھی؟" سومن نے اسے یاد دلائی۔

اسمارہ کچھ دیر سوچ میں گم رہی پھر بولی۔

"جے ینگ کو جانتی ہو؟" اسمارہ نے نظریں جھکائے پوچھا تھا۔

سومن خاموش رہی تھی۔ اسمارہ نے گردن اٹھا کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ہم سب جانتے ہیں اسے۔۔۔" سومن نے کچھ ہچکچاتے ہوئے کہا تھا۔

"مجھے ملنا ہے اس سے تم مجھے اس سے ملوا سکتی ہو؟ اسکا ایڈریس پتہ ہے تمہیں؟" اسمارہ ایک دم جیسے اچھل پڑی تھی۔

"اسمارہ تم پہلے اس سے بات کر لو وہ خود تم سے ملنے آ جائے گا میں نہیں جانتی تم دونوں کے بیچ کیا معاملات ہیں اور میں پڑنا بھی نہیں چاہتی یہ تم دونوں کا ذاتی معاملہ ہے۔۔۔"سومن نے نظریں چراتے ہوئے کہا تھا۔

"میرا ذاتی معاملہ کیسے ہو گیا سومن میں اسے کیسے ڈھونڈوں گی یہاں؟اور وہ نکاح کر کے نجانے کہاں چھپ گیا میں صبح سے آئی ہوں کوئی کال کوئی میسج نہیں آیا اور نہ وہ یہاں آیا۔۔۔"

اسمارہ کے لہجے میں دکھ بھی تھا اور غصہ بھی۔

"اسمارہ یہاں تم نیا سم کارڈ ڈالو گی تو کالز میسج ملیں گے نا؟"اسمارہ کو جیسے اپنی کم عقلی کا احساس ہوا۔

www.novelsclubb.com

"اور اگر وہ ملنے نہیں آیا تو میں لے چلوں گی تمہیں ابھی فی الحال تم تیار ہو جاو ہمیں باہر جانا ہے۔۔"سومن ناءاٹھتے ہوئے کہا تھا۔

"نہیں میرا دل نہیں چاہ رہا۔۔۔"

اسمارہ نے بجھے سے انداز میں کہا۔

"لیکن میں تو سوچ رہی تھی تمہارا موڈ فریش ہو جائے گا میں اور ہادی نامسان ٹاور جا رہے ہیں تو تم اکیلی رہ کے کیا کرو گی یہاں بور ہو جاؤ گی" سومن اسے اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔

"میں ایسے تمہیں چھوڑ کے نہیں جانا چاہتی مگر آج پتہ ہے سیول میں پہلی برفباری ہونے والی ہے اور اسے دیکھنے سب نامسان ضرور جاتے ہیں خاص طور پر کپلز کیونکہ کہا جاتا ہے اگر پہلی برفباری پہ ہم ایک ساتھ نامسان ٹاور پہ گزراریں تو ہم ساری زندگی ایک ساتھ گزارتے ہیں۔۔۔ نہیں تو میں گھر پہ رہ جاتی ۔۔۔" سومن نے مزید تفصیل بتائی۔

"تم لوگ جاؤ میں ٹھیک ہوں۔"۔

"وہ تو میں جانتی ہوں لیکن مجھے اچھا نہیں لگے گا۔۔ بابا کیا سوچتے اگر یہاں ہوتے کہ انکی تتلی اتنے دور سے آئی ہے اور یہاں کمرے میں بند ہے؟"

"میں وہاں جا کر کیا کروں گی۔۔ تم اور ہادی انجوائے کرنا۔۔۔"

"اوہاں مجھے یاد آیا۔۔۔" سومن نے خوشی سے چٹکی بجا کر کہا۔

"تمہیں پتہ ہے بابا مرنے سے کچھ دن پہلے نامسان گئے تھے وہاں وہ تمہارے لیے ایک لاک لگا کر گئے ہیں ہو سکتا ہے تمہیں وہ مل جائے اور جا کر اپنا میسج پڑھ لینا جو وہ تمہارے لیے لکھ کر گئے ہیں۔۔۔"

"کیا؟"

اسمارہ کی آنکھوں میں چمک ابھری۔

www.novelsclubb.com

"ہاں سچ۔۔۔اممم وہاں سے لاک ڈھونڈنا آسان تو نہیں لیکن جے ہان انکے ساتھ ہی تھا اس دن اسے پتہ ہو گا ہم اسے بھی بلا لیں گے کال کر کے کیا کہتی ہو؟" سومن نے اسمارہ کے چہرے پہ آمادگی دیکھ لی تھی۔

"بس تم تیار ہو جاؤ ہم تمہیں ساتھ لے کر چلیں گے اوکے؟"

سومن مسکراتے ہوئے یہ کہہ کر وہاں سے آگئی اور اسمارہ کا دل خوش ہو گیا یہ بات سن کر کہ اسکے لئے احمد حسین کیا میسج چھوڑ کر گئے ہوں گے۔۔

سومن اور اسمارہ ہادی کے ساتھ باہر آگئی تھی۔ موسم جب سے وہ آئی تھی ابر آلود تھا محکمہ موسمیات نے آج پہلی بر فباری کی پیشنگوئی کی تھی۔ سیول کا ٹریفک دھند کی وجہ سے جام تھا لیکن پاکستان کی طرح بے ہنگم شور اور ہارن کی کانوں کو چیرتی آوازیں نہیں تھیں اسمارہ سیول کی روشنیوں کو دیکھتے گم سم سی ہو چکی تھی۔ وہی اسلام آباد جیسی گیلی سڑکیں جن پر روشنیوں کے عکس پڑتے تو خوبصورت روشنیاں منور ہوتی سڑکوں کے اطراف میں بنے کیفے اور دکانیں جن پر لگے روشن

بل بورڈز۔۔۔سیول کی سڑکوں پر عجیب سی اداسی چھائی تھی شاید موسم کی خرابی کے باعث؟کچھ دیر بعد نامسان پارک پہنچ گئے تھے۔گاڑی سے اتر کر اسمارہ نے آسمان کو چھوتے نیلے رنگ روشنیوں سے جگمگاتے ٹاور کو دیکھا تھا جو دھند ہونے کے باوجود بہت روشن دکھائی دے رہا تھا۔اسمارہ اسکو دیکھ کر کچھ دیر رکی تھی لیکن یخ بستہ ہواؤں نے اسکے جسم میں ایک جھرجھری سی پیدا کی تھی۔وہ ٹھنڈے ہوتے ہاتھ مسلتی ہادی اور سومن کے پیچھے چلنے لگی۔

نامسان ٹاور سیول کی پہچان ہے۔یہ سیول کے ایک پہاڑ نام سان پر واقع ہے نام مطلب جنوبی جبکہ سان مطلب پہاڑ یعنی جنوبی پہاڑ پر واقع تھا اسلئے اسکا نام نامسان ٹاور ہے۔نامسان پارک میں پہنچتے ہی لوگوں کا ہجوم دیکھنے کو ملا تھا جہاں تک نظر جاتی تھی ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے کپلز پہلی برفباری انجوائے کرنے پہنچ رہے تھے سومن نے ٹھیک کہا تھا آج کے دن کپلز واقعی بہت بڑی تعداد میں یہاں موجود

www.novelsclubb.com

تھے۔اور اسمارہ کو لگ رہا تھا پورا سیول یہیں پہنچ گیا ہے جتنی خاموشی سڑکوں پر تھی اتنی ہی رونق اس وقت نامسان پارک میں تھی۔

نامسان ٹاور تک پہنچنے کے لیے ایک ٹریک بھی تھا کچھ لوگ ٹریک پر چلتے جا رہے تھے لیکن سومن لوگوں نے کیبل کار میں جانے کا فیصلہ کیا اور یہ لوگ جلد ہی نامسان ٹاور کے اوپر پہنچ گئے۔

اوپر پہنچ کر پورے سیول کا حسین نظارہ دیکھنے کو ملتا تھا۔ سردی اور دھند کی وجہ سے شہر دھندلا نظر آ رہا تھا۔اسمارہ نے ریلنگ کے ساتھ کھڑے ہو کر سیول شہر کو ایک نظر دیکھا تھا سرد ہواؤں اور دھند کی وجہ سے سامنے ان گنت عمارتوں کی لائٹس ٹمٹمانے لگی تھیں جیسے جگنو پورے سیول میں ٹمٹماتے نظر آ رہے ہوں۔ سومن اور ہادی باہوں میں باہیں ڈالے نامسان ٹاور پہ پہلی برفباری کا انتظار کر رہے تھے ۔جبکہ یہاں پہنچ کر اسمارہ نے ریلنگز کے ساتھ لگے لاک دیکھے تھے اور وہ انکی طرف بڑھی تھی۔ جہاں لاک لگائے جاتے ہیں اسے عام طور پر لوگ لو برج(love

bridge) کے نام سے بھی بلاتے تھے جہاں لوگ اپنے پیاروں کے لیے کتنی ہی دعائیں، منتیں اور پیغامات لکھ کر ہمیشہ کے لیے لاک کر دیتے تھے۔

رنگ برنگے لاکس تاحد نگاہ نظر آتے تھے۔ جیسے پوری دنیا نے اپنے پیاروں کے لیے پیغامات یہیں لکھ کر ٹانگ دیئے ہوں۔

یہاں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں لاکس لگے ہوئے تھے اور یہاں سے اسکے بابا کا لاک ڈھونڈنا اسمارہ کو ممکن نہیں لگ رہا تھا۔

سومن اور ہادی کے ساتھ وقت گزارتے بہت خوش لگ رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی اسکی سانسیں کب تھم جائیں وہ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ یادگار بنانا چاہتی تھی اسی لیے کیمرہ ہمیشہ اسکے ہاتھ میں ہوتا تھا اور وہ ہر ایک یاد اس کیمرے میں قید کر لیتی تھی ابھی بھی وہ اپنی اور ہادی کی پکچرز لینے میں مصروف تھے۔

"سومن یہاں سے لاک کیسے ملے گا؟"

اسمارہ نے سومن سے کے پاس آئی تھی اور پریشانی ڈسکس کی۔

"رکو تم جے ہان آرہا ہے بابا اسی کے ساتھ لاسٹ ٹائم یہاں آئے تھے اسے پتہ ہو گا ۔۔۔۔۔"

اسمارہ نے اثبات میں سر ہلایا اور پیچھے جا کر کھڑی ہوئی جہاں ایک خوبصورت چاند کی شکل کا ایک سٹرکچر بنا تھا۔ آنے والے لوگ اس چاند کے سامنے کھڑے ہو کر یا اس میں بیٹھ کر خوبصورت تصاویر بنوا رہے تھے۔ اسمارہ اسی چاند کے ساتھ جا کر کھڑی ہوئی تھی۔

تھوڑی دیر گزری تو ایک لڑکا سومن کے پاس آکر رکا تھا۔ کالی ہڈی کالی جینز کالی بیس بال کیپ اور کالے مفلر میں وہ چھپا ہوا تھا۔ سومن کے بتانے پر اس نے مڑ کر اسمارہ کو دیکھا تھا اسمارہ کریم کلر کے لانگ کوٹ اور گلے میں ہلکے سبز رنگ کے مفلر کے ساتھ وہاں بنے چاند کے ساتھ کھڑی تھی چاند پہ لگی مصنوعی روشنیاں اسمارہ کو بھی منور کر رہی تھیں۔ اسمارہ سنبھل کر کھڑی ہوئی۔ جے ہان توقف کے بعد اس

کے بالکل سامنے لگی ریلنگ کے پاس گیا اور وہاں ایک لاک کو پکڑ کر اسمارہ کو آگے آنے کا اشارہ کیا۔

اسمارہ تیز قدموں سے چلتی ہوئی آگے بڑھی اور اس لاک کو دیکھا اس پر اسکے بابا نے اپنے ہاتھوں سے اردو میں اسکے لئے پیغام لکھا تھا وہ یہ دیکھ کر رو دی اور وہیں بیٹھ گئی۔لاک پہ لکھا تھا:

مجھے یقین ہے میری تتلی کو دنیا کی تمام خوشیاں نصیب ہوں گی انشاللہ

اسمارہ بے ساختہ رو دی تھی۔لاک پکڑے اس نے اپنے بابا کا نام پکارا تھا وہ جہاں جاتے اسمارہ انکے ساتھ رہی تھی انکے ذہن سے اسمارہ کبھی نہیں نکلتی تھی۔

نامسان ٹاور پر ایک دم اودھم مچ گیا تھا لوگوں کا شور بڑھنے لگا تھا آسمان سے روئی کے گالے برسنے لگے تھے۔سفید روئی کی مانند برف اسمارہ کے کالے سیاہ بالوں پر موتیوں جیسی دکھائی دے رہی تھی۔اسمارہ کو اپنے ہاتھوں پہ برف گرتی محسوس

ہو رہی تھی لیکن اچانک برف پڑنا بند ہوئی تھی اسمارہ نے سر اٹھا کر دیکھا اسکے سر پہ کسی نے چھتری سجا رکھی تھی۔

وہ کوئی اور نہیں بلکہ جے ہان تھا۔

اسمارہ نے نظریں اٹھائی تھیں کالے بیس بال کیپ اور مفلر میں وہ انسان اسمارہ کو نظر نہیں آیا تھا مگر جے ہان کی آنکھیں۔۔۔جو باقی کوریز کے مقابلے کافی ابھری ہوئی تھیں پلکوں کے نچلے حصے باہر کو ابھرے تھے اسمارہ کی آنکھوں سے ٹکرائی تھیں جے ہان دیکھ کر چونک گیا تھا وہی بڑی بڑی آنکھیں جو دو سال سے مسلسل روتی رہیں تھیں جے ہان نے ان آنکھوں کو جب بھی دیکھا تھا وہ ایسے ہی ٹمٹماتے ستاروں سے بھری نظر آتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میں قدرت کی بنائی ہر چیز کی خوبصورتی دیکھتا اور حیران ہوتا تھا... ہواؤں کا لمس، موسموں کا تغییر، پھولوں کے رنگ، جگنوؤں کی ٹمٹماتی روشنیاں، پانی کی شفافیت، اور پرندوں کی بولیاں یہ ساری چیزیں میرے نزدیک خلقت کی اعلی ترین مثالیں

تھیں اور پھر ایک دن میں نے تمہاری آنکھیں دیکھ لیں۔۔۔۔" جے ہان اگر کچھ کہہ سکتا تو یہی کہتا مگر وہ خاموش رہا تھا اور کتنی ہی دیر ان آنکھوں کے سحر میں مبتلا رہا۔

چشمِ من پی تو گشتہ حیراں

از ھمہ بے غیر تو گ

چشم تو شب سرارہ بر آن

آسمان شدہ خلاصۃ در آن

من از تمام دنیا شبی بریدم

تورا کہ دیدم

، میان چشم مستت چہ ہاندیدم

تورا کہ دیدم

www.novelsclubb.com

غم تو را اھمان شب کہ دل سپردم

بہ جان خریدم

قسم بہ جان تو بہ جان رسیدم

تو را کہ دیدم

ہادی نے فارسی نغمہ گنگنایا تھا۔ کالے سیاہ لباس میں کھڑے جے ہان کے ارد گرد سفید روئی کے گالوں کی برسات تھی۔ وہ چھتری پکڑے اسمارہ کی طرف متوجہ تھا۔

"جے ہان یہی تمہارا فیورٹ ہے نا؟"

وہ پاس آتے ہی بولا تھا جے ہان نے ہوش میں آتے ہوئے ہادی کو دیکھا تھا اور اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"جے ہان اب تم فارسی بھی سیکھو گے؟"

سومن حیران ہوئی تھی۔

"کیوں نہیں اتنی پیاری زبان ہے اتنی میٹھی ضرور سیکھنی چاہیے جے ہان کو۔۔"

ہادی نے جے ہان سے پہلے جواب دیا تھا۔

"ہاں جے ہان ہے اسکے لئے یہ سب سیکھنا کونسا مشکل ہے خیر چلو سب ایک گروپ فوٹو لیتے ہیں۔۔۔"

سومن نے اس لمحے کو ہمیشہ کے لیے ایک کلک کر کے قید کیا تھا۔

www.novelsclubb.com